جامع مسجد رحمانیہ پونچھ روڈ لاہور میں نمازِ فجر کے بعد درس قرآن

کے سلسلہ میں پیش کیے جانے والے

دروس سورۃ فاتحۃ

فقیر بارگاہِ صمدانی

مولانا عبدالرزاق یزدانی

نائب مدیر جامعہ شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ لاہور

www.KitaboSunnat.com

ناشر: شیخ الاسلام اکیڈمی

39/C سٹریٹ: 3 توحید پارک گلشن راوی لاہور

0300-4361579 042-37419864

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جامع مسجد رحمانیہ پونچھ روڈ لاہور میں نمازِ فجر کے بعد درس قرآن کے سلسلہ میں پیش کیے جانے والے

دروس سورۃ فاتحہ

فقیر بارگاہِ صمدانی

مولانا عبدالرزاق یزدانی

نائب مدیر جامعہ شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ لاہور

جامعہ بیت العتیق (رجسٹرڈ)

کتاب نمبر ____________

ناشر

شیخ الاسلام اکیڈمی

39/C سٹریٹ :3 توحید پارک گلشن راوی لاہور

0300-4361579 042-37419864

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کتاب کے جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب: **دروس سورۃ فاتحۃ**

مصنف: مولانا عبدالرزاق یزدانی

ناشر: **شیخ الاسلام اکیڈمی**
39/C سٹریٹ 3 توحید پارک گلشن راوی لاہور
042-37419864 0300-4361579

اشاعت اول: دسمبر 2009ء

قیمت: 120 روپے

ہماری مطبوعات ملنے کے پتے:

☆**اردو بازار لاہور:** دارالشعور 37 مزنگ روڈ لاہور 7239138، مکتبہ اصحاب الحدیث 7321823، نعمانی کتب خانہ 7321865، اسلامی اکیڈمی 7357587، مکتبہ اسلامیہ 7244973، مکتبہ قدوسیہ 7230585، مکتبہ سلفیہ 7237184، مکتبہ دارالسلام 7232400، کتاب سرائے، مکتبہ محمدیہ 0300-4826023، مکتبہ تعمیر انسانیت 7310530، معارف اسلامی منصورہ 5432419، ادارہ اسلامیات انارکلی 7324412 نگارشات 7322892، دارالھدیٰ 0300-9480166، دارالاندلس 7230549۔

☆**اردو بازار گوجرانوالہ:** مدینہ کتاب گھر، مکتبہ نعمانیہ، والی کتاب گھر

☆**اسلام آباد:** المسعود اسلامک بکس 2261356

☆**فیصل آباد:** مکتبہ اسلامیہ 6301204، مکتبہ اہلِ حدیث امین پور بازار

☆**کراچی:** مکتبہ اہلِ حدیث کورٹ روڈ، مکتبہ نورِ حرم 4965724

☆**پشاور:** معراج کتب خانہ 214720

☆**حیدر آباد:** مکتبہ دعوت السلفیہ 0333-2607264

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

تقریظ	5
پیش لفظ	7
اظہار تشکر	9
درس نمبر 1	11
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	
درس نمبر 2	17
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	
درس نمبر 3	21
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	
درس نمبر 4	26
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	
درس نمبر 5	33
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	
درس نمبر 6	39
الحمد للہ رب العالمین	
درس نمبر 7	47
الرحمٰن الرحیم	

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درس نمبر 8	56
مالک یوم الدین	
درس نمبر 9	65
ایاک نعبد وایاک نستعین	
درس نمبر 10	76
اھدنا الصراط المستقیم	
درس نمبر 11	88
اھدنا الصراط المستقیم	
درس نمبر 12	99
اھدانا الصراط المستقیم	
درس نمبر 13	111
اھدنا الصراط المستقیم	
درس نمبر 14	121
صراط الذین انعمت علیھم......الآیہ	
درس نمبر 15	128
صراط الذین انعمت علیھم......الآیہ	
درس نمبر 16	137
آمین	

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الرحمن الذی خلق الانسان وعلمہ البیان والصلوۃ والسلام علی نبیہ محمد المبعوث الی الانس والجان وعلی الہ وصحبہ، اما بعد!

اس امر میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں کہ قرآن مجید اور فرقان حمید اللہ تعالیٰ کی کلام برحق ہے اور بمصداق "کلام الملوک ملوک الکلام" ملک الملوک اور ملک الکلام کا کلام تمام کلاموں کا بادشاہ ہے۔ قرآن احسن البیان، اصدق البیان اور تنزیل الرحمٰن بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی اس پاکیزہ کلام کی تعبیر وتوضیح ترجمہ کی صورت میں ہو یا تفسیر وتشریح کی شکل میں سراپا خیر و برکات ہے، اللہ تعالیٰ کی قربت ومودّت اور فلاحِ دارین کا ذریعہ ہے۔ قرآن مجید کے اردو، فارسی، پنجابی، انگریزی اور دیگر زبانوں میں تراجم کیے گئے ہیں وہاں مذکورہ زبانوں میں مختصر مطوّل تفاسیر بھی معرضِ وجود میں آئی تھیں ہر ایک نے اپنی علمی استعداد کے مطابق اس کارِ خیر میں حصہ ڈالا۔ اللہ تعالیٰ ان سب حضرات کی کاوشوں کو قبول فرمائے۔ آمین!

اس سلسلہ مبارکہ کی ایک کاوش ہمارے فاضل دوست حضرت مولانا عبدالرزاق یزدانی حفظہ اللہ نائب مدیر جامعہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ لاہور نے فرمائی۔ اللہ تعالیٰ اس کاوش اور سعی جلیل کو قبول فرمائے۔ آمین!

مولانا عبدالرزاق یزدانی حفظہ اللہ نے جامع مسجد رحمانیہ پونچھ روڈ لاہور صبح کے دروس القرآن میں سورۃ فاتحہ کی تفسیر کی تکمیل کی سعادت اور اعزاز حاصل کیا۔ سورۃ فاتحہ کی اس تفسیر پر مجھے بھی عبوری نظر ڈالنے کا شرف حاصل ہوا۔ مولانا کا اندازِ تفسیر نہایت سادہ مگر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآنی آیات کا حسین مرقع۔گویا کہ یہ تفسیر القرآن بالقرآن کی ایک شکل ہے۔علاوہ ازیں احادیث اور تاریخی واقعات بھی جابجا سمو دیئے گئے ہیں۔مواقع کی مناسبت سے اردو اور پنجابی کے اشعار کے ذریعے بھی تفسیر کو دلچسپ بنایا گیا ہے۔

یہ تفسیر جہاں علماء کرام اور منتہی طلباء کے لئے مفید اور نفع بخش ہے وہاں عامۃ الناس کے ذوق کے تسکین کے لئے کافی شافی ہے۔دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس سعی کو مشکور بنادے اور انہیں پورے قرآن مجید کی تفسیر کی توفیقِ خاص ارزاں کرے اور ان کا یہ عمل صالح ان کی ،ان کے والدین،اساتذہ اور جملہ معاونین کی نجات و مغفرت کا ذریعہ بنائے۔

این دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد

ابو تقی حفیظ الرحمٰن لکھوی

مدیر جامعہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ

لاہور پاکستان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی رسولہ النبی الکریم. اما بعد:

اللہ رب العالمین کے بے پایاں احسانات میں سے لوگوں کی ہدایت کے لئے انہیں اپنے احکامات پر مبنی ایک ہدایت کی کتاب قرآن مجید اور اس کے ساتھ سورت الفاتحہ نازل کرنا بھی ہے، خود اللہ تعالیٰ نے اس کا تذکرہ یوں فرمایا:

"وَلَقَدْ اٰتَیْنٰکَ سَبْعاً مِّنَ الْمَثَانِیْ وَالْقرآنَ الْعَظِیْمَ"

"یقیناً ہم نے آپ ﷺ کو سات بار بار پڑھی جانے والی (سورۃ الفاتحہ کی آیات) اور عظمت سے بھرپور قرآن عطا فرمایا ہے" (الحجر: ۸۷)

"سَبْعاً مِّنَ الْمَثَانِیْ" کی تشریح خود نبی اکرم ﷺ نے اس طرح بیان فرمائی کہ "سورۃ الفاتحہ ہی ہے" (صحیح بخاری، تفسیر سورۃ الحجر، آیت مذکورہ)

قرآن مجید بذاتِ خود ہی عظیم کتاب ہے کہ جس کی مثل اس سے پہلے نہ بعد کبھی کائنات میں نہ ہے نہ ہوگی۔ اس پر استزادامتِ مسلمہ کے لئے مزید عنایات سورۃ الفاتحہ کی صورت میں...... اسے اللہ تعالیٰ کا احسانِ عظیم ہی قرار دیا جا سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مفسرین نے یہ نکتہ بھی درج کیا ہے کہ خود قرآن مجید میں جس قدر مضامین موجود ہیں وہ ایک خلاصہ کی شکل میں سورۃ الفاتحہ میں ذکر کر دیئے گئے ہیں۔ شاید اسی وجہ سے کئی علماء نے اسے دیباچہء قرآن کا لقب بھی دیا ہے۔ بلکہ غور کریں تو الفاتحہ کا معنی "کھولنے والی" ہے۔ گویا سورۃ مبارکہ ایک مسلمان کے لئے خیر و برکت اور مسائل کے حل اور بیماریوں سے شفاء کے تمام دروازے کھولنے والی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ نے علوم القرآن کے موضوع پر اپنی شہرۂ آفاق کتاب ''الاتقان'' کے صفحہ ۵۴ میں لکھا ہے کہ مجھے اس سورۂ مبارکہ کے پچیس (۲۵) نام ملے ہیں۔ جبکہ برصغیر کے معروف محدث و مفسر قرآن مولانا عبدالستار دھلوی رحمہ اللہ نے ''فوائدِ ستاریہ بتائیدات الٰہیہ'' میں سورۃ الفاتحہ کے تیس (۳۰) نام ذکر فرمائے ہیں۔

چودہ صدیوں سے امتِ مسلمہ اپنے اپنے انداز میں قرآن حکیم کی تفسیر و تشریح اور تعبیر میں مشغول ہے، یہ بہت خوشی کی بات ہے کہ ہمارے فاضل دوست محترم عبدالرزاق یزدانی حفظہ اللہ نگران مجلّہ ''نداء الجامعہ'' اور نائب مدیر جامعہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے جامع مسجد رحمانیہ پونچھ روڈ لاہور میں صبح کی نماز کے بعد درسِ قرآن کا سلسلہ شروع کیا اور ان دروس میں انہوں نے اس عظیم سورت ''سورۃ الفاتحہ'' کو اپنا موضوع منتخب کیا، جسے بعد ازاں بہت سے احباب کے اصرار پر کتابی شکل دے کر ہدیۂ قارئین کیا ہے، مجھے اس سورۃ کو پڑھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ واقعی قرآن وحدیث و نصائح پر مشتمل ایک بیش بہا خزینہ جمع ہو چکا ہے جس پر ہم اپنے فاضل بھائی کو ھدیۂ تبریک پیش کرتے ہیں اور دعا گو ہیں اللہ رب العالمین ان کی اس سعی تمام کو ان کے اہل وعیال و والدین اور احباء کے لئے زادِ راہ بنائے اور اس کا نفع عامۃ المسلمین تک پہنچائے۔ (آمین) وما توفیقی الا باللہ

شفیق الرحمٰن فرخ

مدیر اعلیٰ ...... مجلّہ نداء الجامعہ

جامعہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ

لاہور ...... پاکستان

۱۶ ذوالحجہ ۱۴۲۹ھ

0300-4478122

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اظہار تشکر

الحمد لله والصلوۃ والسلام علی رسولہ وصحبہ ومن اهتدی بهداه إلی یوم الدین، اما بعد!

قرآن مجید فرقان حمید اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب جو کہ سراپا رحمت اور باعثِ شفاء اور باعثِ برکت ہے۔ یہ ایک ایسی مقدس کلام ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے پوری انسانیت پر بے شمار عظیم احسانات عطا فرمائے ہیں۔ انسانی زندگی کا کوئی ایسا شعبہ نہیں ہے کہ جس میں یہ کتاب کسی بھی پہلو سے راہنمائی نہ فرماتی ہو۔ انسان اللہ تعالیٰ کی توفیق اور اپنی بھرپور محنت اور کوشش کے بعد اپنے مقام کو پہنچتا ہے قرآن اس کے آگے بھی اس کی راہنمائی فرماتا ہے۔

جامع مسجد رحمانیہ پونچھ روڈ لاہور کی انتظامیہ کی دیرینہ خواہش تھی کہ ہماری مسجد میں درس وتدریس کا کوئی مستقل سلسلہ جاری ہو۔ اس بات کا تذکرہ انہوں نے میرے مربی ومحترم استاد الشیخ ابوتقی حضرت مولانا حفیظ الرحمٰن لکھوی حفظہ اللہ مدیر جامعہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ سے کیا۔ آخرکار ان کے بہت زیادہ اصرار کے بعد شیخ محترم نے اس کام پر میری ڈیوٹی لگائی، اگرچہ یہ کام میرے لئے بہت مشکل تھا لیکن شیخ محترم کے حکم کو نظر انداز بھی نہیں کر سکتا تھا۔

یہاں میں یہ بات تحدیث نعمت کے طور پر کہہ دینا چاہتا ہوں کہ آج جس مقام پر میں کھڑا ہوں یہ میرے والدین کی دعاؤں اور شیخ محترم کی محنتوں اور دعاؤں کا نتیجہ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الحمدللہ تین دفعہ قرآن پاک کو صبح وشام کے دروس میں ترجمہ اور تشریح وتوضیح کے ساتھ مکمل کر چکا ہوں۔

شیخ محترم کے حکم پر جامعہ رحمانیہ میں فجر کی نماز کے بعد قرآن پاک کا درس شروع کیا اور اپنے ناقص علم کے مطابق اس کی تشریح وتوضیح بھی کرتا رہا۔اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے محترم جناب منیر ہاشمی صاحب کو جنہوں نے ان دروس کو کیسٹوں میں محفوظ کیا۔ جب یہ سورۃ فاتحہ مکمل ہوئی کو بعض ساتھیوں نے اس تفسیر کو کتابی شکل میں مرتب کرنے کی طرف توجہ مبذول کرائی ۔ یہ سورۃ فاتحہ کی تفسیر انہی دروس کا ایک حصہ ہے جو جامعہ رحمانیہ میں صبح کے دروس میں سنائی گئی تھی ۔اس تفسیر میں اگر کوئی خوبی ہے تو یہ میرے اللہ تعالیٰ کی مدد اور توفیق ہے اور اگر کوئی کمی یا کوتاہی ہے تو یہ میرے عملوں کا نتیجہ ہے۔کمی کوتاہی پر آگاہی کرنے والوں کا شکریہ ادا کروں گا تا کہ آئندہ ایڈیشن میں اس کا ازالہ کیا جاسکے۔

میں ان تمام رفقاء کا مشکور ہوں جو اس کی کمپوزنگ ،پروف ریڈنگ ،طباعت واشاعت میں میرے معاون بنے خصوصاً منیر ہاشمی صاحب کہ جنہوں نے تمام دروس کو کیسٹوں میں محفوظ کیا پھر کیسٹوں سے نقل کر کے کتابی شکل دی۔

آخر میں میں اللہ تعالیٰ سے دست بدعا ہوں کہ وہ اس تفسیر کو میرے والدین،اساتذہ اور میرے اہلِ خانہ اور دوست واحباب کے لئے نجات اور مغفرت کا ذریعہ بنائے۔آمین

العبد الفقیر الی رحمۃ ربہ الکبیر

فقیر بارگاہِ صمدانی

عبدالرزاق یزدانی

نائب مدیر جامعہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درس نمبر 1

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی هَدٰنَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْلَا اَنْ هَدٰنَا اللّٰهُ: اَمَّا بَعْدُ، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ!

رب العالمین کی حمد وثنا اور نبی اکرم ﷺ پر ہدیہ درود وسلام کے بعد اللہ کے حضور دعا ہے کہ قرآن حکیم کی تفسیر کے دروس کا جو سفر آج ہم اللہ کی توفیق سے شروع کر رہے ہیں ......اللہ ہم سب کو صحت والی لمبی زندگی عطا فرمائے کہ ہماری زندگی کے اندر یہ مکمل ہو جائے ۔ بندے کی کوئی طاقت نہیں جو کچھ ہو گا میرے مالک کی توفیق کے ساتھ ہو گا۔(ان شاءاللہ)

بزرگ حضرات جانتے ہیں کہ برصغیر پاک وہند میں مولانا سید عطا اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ کا بڑا چرچہ تھا اور انہیں قرآن کے ساتھ اتنا شغف اور پیار تھا کہ وہ جیل کی بند کوٹھڑی کے اندر بھی قرآن حکیم کی تلاوت کرتے تھے ،اللہ اپنی قدرت سے ہی جیل کی کوٹھڑی میں روشنی کر دیتا تھا۔اور جہاں پر قرآن کی تلاوت ہوتی ہے وہاں پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے سکونت اور رحمت نازل ہوتی ہے۔سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ کو ایک دفعہ کسی جگہ ان کو خطاب کا موقع ملا تو اللہ کی قدرت کہ اللہ تعالیٰ نے شاہ صاحب کی زبان سے ایک لفظ بھی نہ نکلنے دیا۔شاہ صاحب بعد میں فرمانے لگے کہ میرے اللہ نے مجھے سمجھا دیا کہ یہ تیرا کمال نہیں یہ سب کچھ میرا ہی فضل اور کمال ہے۔

میرے بھائیو! اگر میں کچھ باتیں کہوں گا تو میرے اللہ نے مجھے توفیق دینی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تب ہی کہوں گا، اللہ تعالیٰ ہم سب کو دکھلاوے، ریاکاری اور شہرت طلبی سے بچائے۔ اللہ تعالیٰ اس عمل کو ہماری نجات کا ذریعہ بنادے۔ آمین

قرآن حکیم سب کتابوں کی طرح منزل من اللہ اور سب کتابوں کی سردار کتاب ہے۔ اور اس کی پہلی سورۃ کو سب حضرات جانتے ہیں جو تیسویں پارے میں ہے لیکن اب جو مسلمانوں کے سامنے اس کی صورت ہے اس لحاظ سے اس کتاب کی پہلی سورت جس کو سورۃ فاتحہ کہا جاتا ہے۔

فاتحہ کا معنیٰ:

یہ عربی زبان کا لفظ ہے لیکن اردو کے اندر اس کا ترجمہ ''آغاز اور ابتداء'' کیا جاتا ہے۔ کیونکہ ہمارے سامنے جو شکل ہے یہاں سے اس کتاب کی ابتداء ہوتی ہے اس کے شروع میں جو سورت ہے اس کو سورۃ فاتحہ کہا جاتا ہے۔

سورۃ فاتحہ کے نام:

① تفسیر ستاری میں صاحب اتقان کے حوالہ سے نام منقول ہیں لیکن ایک مشہور معروف نام جو نبی اکرم ﷺ کی حدیث سے ثابت ہے کہ اس سورۃ کا نام ''ام القرآن'' بھی ہے، یعنی قرآن کی ماں۔ اور اس کی تائید حدیث میں ہے کہ ایک دفعہ نبی کریم ﷺ نماز پڑھا رہے تھے، نبی اکرم ﷺ پر قراءت بوجھل ہوگئی سلام کے بعد نبی اکرم ﷺ نے پوچھا کیا تم میرے پیچھے پڑھتے ہو؟ کہا کہ اے اللہ کے نبی ﷺ ہم آپ کے پیچھے فاتحہ کے علاوہ قرآن حکیم میں سے بھی پڑھتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے کہا: ''لَا تَفْعَلُوا اِلَّا بِاُمِّ الْقُرْآنِ'' (ابوداؤد) مگر ام القرآن کو ضرور پڑھا کرو۔ تو اس کا نام ام القرآن بھی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سورۃ کا نام قرآن عظیم بھی ہے اس سورۃ کا نام سبع مثانی بھی ہے اس سورۃ کا نام شافیہ بھی ہے اور کافیہ وواقیہ اور اساس القرآن سورۃ الکنز سورۃ الحمد بھی ہے۔ میں جتنے نام بھی بیان کرتا جاؤں گا اس کے پیچھے کوئی نہ کوئی حدیث ضرور مل جائے گی بلکہ اس کا نام سورۃ صلاۃ بھی ہے۔ اور اس کے بارے میں حدیث قدسی ہے۔ حدیث قدسی کا معنی یہ ہوتا ہے کہ بعینہٖ وہ الفاظ جو اللہ تعالیٰ نے بتائے ہیں نبی کریم ﷺ نے اسی طرح ہی بیان کر دیئے ہیں۔

صحیح مسلم میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي" (صحیح مسلم)

"میں نے نماز کو اپنے اور بندے کے درمیان تقسیم کر دیا ہے"

میں نے نماز کو اپنے اور بندے کے درمیان کس طرح تقسیم کیا ہے؟ بندہ کہتا ہے:

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ" تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "حَمِدَنِي عَبْدِي" بندے نے میری تعریف کی ہے۔ بندہ کہتا ہے "الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" اللہ کہتا ہے "أَثْنٰى عَلَيَّ عَبْدِي" بندے نے میری ثنا بھی کر دی ہے۔ بندہ یہ کہتا ہے "مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ" اللہ کہتا ہے "مَجَّدَنِي عَبْدِي" بندے نے میری بزرگی کی بات کی ہے۔ بعض روایتوں میں "فَوَّضَ إِلَيَّ عَبْدِي" ہے بندہ کہتا ہے "إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ إِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ" اللہ کہتا ہے "هٰذَا لِي وَلِعَبْدِي" یہ میرے اور میرے بندے کے لئے ہے۔

اس سورۃ کے اندر اللہ تعالیٰ کی تعریف بھی ہے۔ انسان کے لئے دعا بھی ہے اور پھر بندہ کہتا ہے "اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ" اے اللہ مجھے سیدھا راستہ دکھا دے اور ساتھ وضاحت بھی ہے کہ سیدھا راستہ کن لوگوں کا ہے۔ فرمایا "صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْهِمْ ''سیدھا راستہ ان لوگوں کا ہے جن پر تو نے انعام کیے ہیں۔ لہٰذا انعام یافتہ لوگ چار قسم کے ہیں۔ جیسا کہ سورۃ النساء میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَ الشُّهَدَآءِ وَ الصّٰلِحِيْنَ ۚ وَ حَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ﴾ (النساء: ٦٩)

''اور جو اللہ اور رسول کی فرمانبرداری کرے تو یہ ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام کیا نبیوں اور صدیقوں اور شہداء اور صالحین میں سے اور یہ لوگ اچھے ساتھی ہیں''

نبی سارے انعام یافتہ، صدیق سارے انعام یافتہ، شہید انعام یافتہ، صالحین انعام یافتہ۔ سورۃ الفاتحہ بھی امت محمدیہ پر اللہ کا انعام ہے۔

صحیح مسلم اور نسائی شریف میں روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ بیان فرماتے ہیں کہ میرے پاس جبرئیل امین بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک زوردار دھماکے کی آواز آئی ہم نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی تو جبرئیل امین کہنے لگے اللہ کے نبی! ﷺ آج آسمان کا وہ دروازہ کھولا گیا ہے جو آج سے پہلے کبھی نہیں کھولا گیا تھا۔ ایک فرشتہ آتا ہے فرماتا ہے خوش ہو جایئے کہ آپ کو دو ایسے نور دیئے گئے ہیں جو آپ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دیئے گئے اور وہ دو نور ایک سورہ فاتحہ تھی اور دوسری سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں تھیں۔

سورہ فاتحہ ہر بیماری کا تریاق ہے، صدقِ دل اور توبہ کے ساتھ بندہ پڑھے تو ہر بیماری کا تریاق (علاج) سورہ فاتحہ ہے۔ اس لئے اسے سورہ شافیہ (شفاء دینے والی بھی) کہا گیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیح بخاری میں موجود ہے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کچھ ساتھیوں کے ساتھ ایک بستی میں گئے اس بستی والوں نے ان کی مہمان نوازی نہ کی بلکہ بستی سے نکال دیا۔ رات بھی وہاں بسر نہ کرنے دی۔ اللہ کی قدرت کہ اس بستی کے سردار کو کسی موذی جانور نے ڈنگ لگا دیا انہوں نے بڑی کوشش کی لیکن آخر کار ایک روایت کے مطابق اس قبیلے کی ایک عورت ،ایک روایت کے مطابق اس قبیلے کا ایک مردان لوگوں کے پاس آیا کہنے لگا کہ تمہارے پاس کوئی ہے جو زہر کا علاج کرے، کوئی دم کرنے والا ہے؟ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ بھائی ہم جائیں گے ضرور لیکن تم نے ہماری ضیافت نہیں کی ہے اب ہم بھی تم سے کچھ لیں گے۔ حتی کہ تیس بکریوں پر فیصلہ طے ہوا۔ اللہ کی قدرت کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کیا اللہ نے اس کو شفاء عطا فرما دی اب انہیں تیس بکریاں مل گئیں۔ کچھ لوگوں نے کہا یہ کام ٹھیک نہیں کیا، لیکن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آخری اتھارٹی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سمجھتے تھے۔ انہوں نے سارا مسئلہ آکر بیان کیا۔ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیرے لئے یہ لینا جائز تھا۔ سورہ فاتحہ قرآن کا حصہ ہے اور اللہ نے فرمایا ہے کہ قرآن شفاء ہے لوگوں کے لئے۔

صحیح بخاری میں ہے ایک دن حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نماز پڑھ رہے تھے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آواز دی۔ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نماز دیر سے چھوڑ کر آئے۔ جب آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ اے ابی بن کعب! رضی اللہ عنہ میں تجھ کو ایک ایسی سورت بتانے لگا ہوں کہ تورات، انجیل اور قرآن میں اس کی مثل نہیں ہے اور وہ قرآن کی بہت عظیم سورت ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ سورت ''سورہ فاتحہ'' ہے۔ محترم قارئین! یہ اللہ کا انعام ہے کہ اللہ نے اس امت کو سورہ فاتحہ جیسا نور دیا ہے۔

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ جتنے علوم اس دنیا میں اور پہلی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتابوں کے میں موجود ہیں وہ اکیلے قرآن میں موجود ہیں اور جو علوم قرآن میں موجود ہیں وہ سب علوم سورہ فاتحہ میں موجود ہیں۔

امام رازی رحمہ اللہ نے تفسیر کبیر میں یہ بات نقل کی ہے کہ جتنے علوم سورہ فاتحہ کے اندر ہیں وہ اکیلی "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" میں موجود ہیں۔اور یہی وہ سورۃ ہے جس کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان واضح موجود ہے:

"لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ"

"جس نے سورہ فاتحہ نہیں پڑھی اس کی نماز ہی نہیں ہے"

تفسیر خازن میں ہے کہ سورۃ فاتحہ کے ستائیس کلمات اور ایک سو چالیس (۱۴۰) حروف ہیں۔حدیث میں ہے کہ قرآن کا ایک حرف پڑھنے سے دس نیکیاں ملتی ہیں تو معلوم ہوا کہ سورہ فاتحہ پڑھنے سے (۱۴۰۰) نیکیاں ملتی ہیں۔

کہتی ہے سو زبان سے قرآن کی خامشی
لاریب ذات پاک کی سچی کتاب ہوں
مجھ میں بھرے جہاں کے علوم فنون ہیں
قرآن میرا نام ہے ام الکتاب ہوں

اللہ کے حضور دعا ہے اللہ ہمیں قرآن کی عظمت سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے،اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔(آمین)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درس نمبر 2:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدٰنَا لِھٰذَا وَمَا کُنَّا لِنَھْتَدِیَ لَوْلَا اَنْ ھَدٰنَا اللّٰہُ: اَمَّا بَعْدُ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ. بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ!

اللہ احکم الحاکمین کی حمد وثناء کے بعد ہدیۂ درود وسلام زینتِ بزم رسالت حضرت محمد ﷺ کی ذات پر ہوں۔ گذشتہ درس میں سورہ فاتحہ کی فضیلت میں نے اللہ کی توفیق کے ساتھ بیان کی تھی آج پہلی آیت " بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ " کے بارے میں کچھ بیان کروں گا۔ یہ آیت سورہ فاتحہ کا ایک حصہ ہے، ایک آیت ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا ہے:

﴿وَ لَقَدْ اٰتَیْنٰکَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِیْ وَ الْقُرْاٰنَ الْعَظِیْمَ﴾

(الحجر: ۸۷)

"ہم نے آپ کو سات آیتیں دی ہیں جو بار بار دھرائی جاتی ہیں"

بعد والی سورتوں کے بارے میں اختلاف ہے کہ آیا بسم اللہ ان سورتوں کا حصہ ہے یا کہ نہیں؟ لیکن اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ سورہ نمل میں جو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہے وہ سورہ نمل کا حصہ ہے۔ پھر بسم اللہ میں اللہ کا ذاتی نام ہے۔ اسی کو اسم اعظم کہا جاتا ہے۔ ہر کام شروع کرتے وقت اللہ کا نام لینا چاہیے۔۔، بسم اللہ پڑھنی چاہیے۔ کیونکہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا ہے:

"کُلُّ أَمْرٍ ذِیْ بَالٍ لَمْ یُبْدَأْ بِاسْمِ اللّٰہِ وَھُوَ أَقْطَعُ وَأَبْتَرُ"

"جس کام کے شروع میں اللہ کا نام نہ لیا جائے وہ بے برکت ہوتا ہے، دم بریدہ ہوتا ہے"۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ کا نام بڑی برکت والا ہے، اللہ کی ذات بڑی برکت والی ہے۔ سورۃ فرقان کی پہلی آیت کے اندر اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا ہے:

﴿ تَبَارَكَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِهٖ لِیَكُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْراً ﴾(الفرقان: ۱)

''بڑی برکت والی وہ ذات ہے کہ جس نے اپنے بندے پر قرآن حکیم کو اتارا ہے تاکہ وہ جہانوں کے لئے ڈرانے والا بن جائے''

سورۃ الملک کی پہلی آیت جس کی اکثر لوگ رات کو تلاوت کرتے ہیں، اللہ اس کی تلاوت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس کی پہلی آیت بھی یہی ہے:

﴿ تَبَارَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ وَ هُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴾(الملك: ۱)

''بڑی برکت والی وہ ذات ہے جس کے ہاتھ میں بادشاہی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے''

اللہ کی ذات بڑی برکت والی ہے۔ سورۃ الرحمٰن کی آخری آیت پڑھیں گے تو اس کے میں یہی ہے۔

﴿ تَبَارَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِی الْجَلٰلِ وَ الْاِكْرَامِ ﴾(الرحمن: ۷۸)

''بہت برکت والا ہے تیرے رب کا نام جو بڑی شان اور عزت والا ہے''

ایک جگہ پر رب العالمین نے اس طرح اپنا تعارف پیش کیا ہے:

﴿ اَللّٰهُ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّ السَّمَآءَ بِنَآءً وَّ صَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَ رَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ﴾ (المومن: ٦٤)

''اللہ وہ ذات ہے جس نے زمین کو تمہارے لئے فرش بنایا ہے اور آسمان کو اس نے چھت بنایا ہے اور تمہیں رزق بھی دیا اور تمہاری تصویر (شکل) بنائی اور شکل وصورت اچھی بنائی یہی تمہارا پروردگار ہے اللہ برکت والا ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے''

اسی طرح اللہ کا نام بڑا برکت والا ہے۔ سورۃ المومنون میں جہاں اللہ تعالیٰ نے انسان کی تخلیق کا ذکر کیا ہے کہ ہم نے انسان کو پہلے مٹی سے بنایا پھر آگے اس کی نسل کو نطفے سے، جمے ہوئے خون سے، پھر اس کا گوشت پھر اس کے اندر ہڈیاں پھر سارا کچھ بنا کر آخر میں اللہ نے فرمایا:

﴿فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِیْنَ﴾ (مومنون: ١٤)

''اللہ کی ذات برکت والی، سب سے بہترین پیدا کرنے والی ہے''

اس کے سوا کوئی پیدا کرنے والا نہیں ہے۔ اللہ کا نام برکت والا ہے اسے ہر کام کے شروع میں پڑھنا چاہئے اور جس کام کے شروع میں اللہ کا نام لیا جائے وہ برکت والا ہو جاتا ہے۔ اللہ پھر اس کا رزلٹ بھی دیتا ہے،

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ حیرہ میں دشمن کے مقابلے میں گئے، انہوں نے آگے سے کہہ دیا کہ اے خالد بن ولید! رضی اللہ عنہ تو ہمارے ساتھ لڑائی کرے گا ہمارے بھی بندے مریں گے اور تمہارے بھی مریں گے آخر اس کا ایک حل پیش کرتے ہیں۔ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کہنے لگے کیا حل ہے؟ تو وہ کہنے لگے کہ تو ہمیں اللہ کی طرف دعوت دیتا ہے، اس کی عبادت کی طرف دعوت دیتا ہے۔ ہم تیری خدمت میں ایک زہر کا پیالہ پیش کرتے ہیں اگر زہر کے پیالے نے اثر کر دیا تو پھر تو جس اللہ کی طرف دعوت دیتا ہے وہ جھوٹا ہے اگر زہر کے پیالے نے اثر نہ کیا تو ہم مان لیں گے تیرا رب سچا ہے۔ بہت بڑا امتحان ہے لیکن جن کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعلق اللہ کے ساتھ ہو:

﴿مَنْ كَانَ لِلّٰهِ كَانَ اللّٰهُ لَهُ﴾

''جو اللہ کا بن جاتا ہے اللہ بھی ان کا بن جاتا ہے''

خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ لے آؤ، زہر کا پیالہ لائے، خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اللہ کا نام لے کر اس زہر کے پیالے کو نوش کیا زہر پیا لیکن کوئی اثر نہ ہوا، جتنے لوگ وہاں موجود تھے ان سب نے اسلام قبول کر لیا۔ (تفسیر کبیر، فتح الباری)

یعنی اللہ کا نام اتنی برکت والا ہے۔'' بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ''ساتھ نام اللہ کے جو رحم کرنے والا نہایت مہربان ہے'' اور یہ اللہ کا نام ہر جگہ لینا چاہیے جب گھر سے نکلنا ہے پھر بھی اللہ کا نام، گھر میں واپس پلٹنا ہے پھر بھی اللہ کا نام۔ باقی گفتگو اگلے درس میں ہوگی، اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درس نمبر 3:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدٰنَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْلَا اَنْ هَدٰنَا اللّٰهُ: اَمَّا بَعْدُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ!

اللہ احکم الحاکمین کی حمد وثناء اور سید الرسل پر درود وسلام کے بعد جیسا کہ میں نے پچھلے درس میں بیان کیا ہے کہ گھر سے نکلو تو پڑھا کرو:

''بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ''

جب بندہ یہ دعا پڑھ کر نکلتا ہے تو اس کو آواز دی جاتی ہے:

''وُقِیْتَ وَحُفِظْتَ''

''تو بچایا گیا ہے، تیری حفاظت کی گئی ہے''

واپس گھر میں آؤ تو پھر یہ پڑھو:

''اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ خَیْرَ الْمَوْلَجِ وَخَیْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا وَعَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا''

''اے اللہ! میں آپ سے گھر میں بھلائی کے ساتھ داخل ہونے اور نکلنے کا سوال کرتا ہوں، اللہ کے نام کے ساتھ ہم داخل ہوتے ہیں اور اللہ ہی کے نام سے ہم نکلتے ہیں اور اللہ پر ہی ہم بھروسہ کرتے ہیں''

یہ دعا پڑھو اور ساتھ اپنے گھر والوں کو السلام علیکم کہو، جب یہ کلمات کہو گے تو شیطان اپنے چیلوں، حواریوں اور ساتھیوں سے کہے گا بھائی! یہاں تمہارا کوئی ٹھکانا نہیں ہے یہاں تمہیں کھانا بھی نہیں ملے گا۔

اللہ کے نبی ﷺ نے ایک اور دعا بھی سکھلائی ہے: حضرت عثمان بن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طلحہ رضی اللہ عنہ اسے بیان کرتے ہیں فرمایا جو صبح کی نماز کے بعد اور مغرب کی نماز کے بعد یہ کلمات پڑھتا ہے:

”بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِی لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ“

”اس اللہ کے نام کے ساتھ جس کے نام کے ساتھ زمین وآسمان کی کوئی چیز تکلیف نہیں دے سکتی، وہ سننے والا اور جاننے والا ہے“

اٹھائیسویں پارے کی پہلی آیت حضرت خولہ رضی اللہ عنہا کو اس کے خاوند نے ”اَنْتِ عَلَیَّ کَظَهْرِ اُمِّی“ کہہ دیا، (کہ تو میرے لئے میری ماں کی طرح ہے) اس کے ساتھ ظہار کیا۔ یہ لفظ اس دور میں طلاق کے برابر سمجھا جاتا تھا۔ حضرت خولہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش ہوتی ہیں اور کہتی ہیں کہ اللہ کے نبی! صلی اللہ علیہ وسلم میرے خاوند نے مجھے یہ الفاظ کہہ دیئے ہیں۔ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ خولہ! رضی اللہ عنہا اس مسئلے کا حل ابھی تک میرے پاس نہیں آیا اس مسئلے کا حل اللہ ہی بتائے گا۔ جیسے سورۃ یونس میں ہے:

﴿ائْتِ بِقُرْاٰنٍ غَیْرِ هٰذَآ اَوْ بَدِّلْهُ﴾(یونس:۱۵)

”کہ اے محمد! صلی اللہ علیہ وسلم جس قرآن کے اندر ہمارے معبودوں کی تردید ہے اس کے علاوہ کوئی قرآن لے کر آ، یا اس میں کچھ تبدیلی کر دے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے اختیار میں یہ نہیں ہے یہ سارا کام اللہ کی طرف سے ہے۔ اور اس کی تائید سورہ تحریم میں بھی ہے۔ کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا اور ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی بات میں آکر یہ کہہ دیا تھا کہ میں آج کے بعد میں شہد نہیں پیوں گا۔ اللہ نے فوراً کہا:

﴿یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ﴾(التحریم:۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"آپ اس چیز کو کس طرح حرام قرار دے سکتے ہو جو اللہ نے آپ کے لئے حلال کر دی ہے"

نبی اکرم ﷺ اپنی طرف سے کوئی مسئلہ نہیں بتاتے۔

مصطفیٰ ہرگز نہ گفتے تا نہ گفتے جبرئیل

جبرئیلش ہم نہ گفتے تا نہ گفتے کردگار

یہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بات کرتے ہیں تو اللہ کی وحی سے کرتے ہیں۔ جبرئیل علیہ السلام کے ذریعے اور پھر جبرئیل بھی اللہ کے حکم سے محمد ﷺ تک بات پہنچا دیتے ہیں جب جواب ملا تو حضرت خولہ رضی اللہ عنہا واپس پلٹیں آسمان کی طرف نگاہ کر کے کہنے لگیں یا اللہ تو نے ابھی تک اپنے نبی ﷺ پر اس چیز کا کوئی حکم ہی نازل نہیں کیا۔ چند لمحے بھی نہیں گزرے تھے کہ جبرئیل امین وحی لے کر آ گئے۔ اللہ کے نبی ﷺ نے پوچھا کہ وہ عورت کہاں ہے جو مسئلہ پوچھنے آئی تھی؟ حضرت خولہ رضی اللہ عنہا اللہ کے نبی ﷺ کی خدمت میں پیش ہوئی فرمایا خوش ہو جا اللہ نے تیرے مسئلے کا حل کر دیا ہے۔ اللہ نے تیری بات کو سن لیا ہے۔ میں اصل بات جو کرنے لگا تھا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں اس گھر کے اندر تھی حضرت خولہ رضی اللہ عنہا نے اتنی آہستگی سے بات کی تھی کہ مجھے تو پتہ نہ چل سکا لیکن عرش والے نے اسے عرش پر سن لیا تھا۔ جب بندہ یہ دعا پڑھے گا تین دفعہ صبح کی نماز کے بعد اور تین دفعہ مغرب کی نماز کے بعد اس میں بھی بسم اللہ کا ذکر ہے:

"بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِی لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ"

جس صحابی نے یہ دعا بیان کی تھی ایک دن اس کو بھی فالج کی بیماری ہو گئی۔ اللہ سب کو بیماریوں سے محفوظ فرمائے۔ اگر بیماری آئے تو اللہ صبر کی توفیق عطا فرمائے۔ ساتھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہنے لگے ہمیں تو کہتے تھے کہ یہ دعا پڑھا کرو اور آج آپ خود ہی بیمار ہو گئے ہیں۔ حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے آج یہ دعا مجھے پڑھنی یاد نہیں رہی۔ کہ شیطان نے مجھے بھلا دی کیونکہ شیطان قدم قدم پر ہم کو بھلانے کی کوشش کرتا ہے۔ یہ سورہ فاتحہ کی آیت "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ!" اللہ کے نام کے ساتھ شروع کرو۔ شروع کرنا عربی میں کوئی لفظ نہیں ہے جس کا معنی ہو بلکہ یہ کلمہ معنوی طور پر بول دیا جاتا ہے۔ یہ بات صاحب علم لوگ جانتے ہی ہیں۔

لفظ "اللہ" اللہ کا ذاتی نام ہے۔

﴿قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى﴾ (بنی اسرائیل: ١١٠)

"کہہ دیجئے! اللہ کو پکارو یا رحمان کو پکارو، تم جس کو بھی پکارو گے سو یہ بہترین نام اسی کے ہیں"

بلکہ صحیح بخاری میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے (٩٩) نام ہیں ایک کم سو۔ فرمایا جو ان کو زبانی یاد کر لے گا جنت میں داخل ہو جائے گا۔

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" اللہ کا نام لیا کرو اللہ کے نام سے برکتیں بڑھ جاتی ہیں۔

اکثر لوگ یہ بھی دعا پڑھتے ہیں اور اقرار بھی کرتے ہیں کہ:

"سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ"

"پاک ہے تو اے اللہ! اپنی حمد کے ساتھ تیرا نام برکت والا ہے اور بلند ہے تیری بزرگی تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے"

اگر بندہ اس دعا کا ترجمہ ہی یاد کر لے تو پھر بھی شرک سے بچ سکتا ہے۔ غور کریں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو اس میں موجود ہے کہ اللہ کا نام برکت والا ہے۔وضو کے شروع میں بھی اللہ کا نام لینا چاہئے۔جانور ذبح کرتے وقت بھی کہنا چاہئے "بِسْمِ اللّٰہِ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ" اللہ کا نام لیا جاتا ہے کتنے جانور ذبح کئے جاتے ہیں قربانی پر اور کتنے جانور روزانہ ذبح کئے جاتے ہیں لیکن ریوڑ کے ریوڑ پیچھے پیدا ہوتے ہیں۔کبھی کسی نے کتوں کے ریوڑ بھی دیکھے ہیں۔اس میں حکمت بھی یہی ہے کہ:

﴿ تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِی الْجَلٰلِ وَ الْاِكْرَامِ ﴾(الرحمن:۷۸)

"تیرے اللہ کا نام برکت والا ہے"

اللہ مجھے اور آپ کو یہ باتیں سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درس نمبر 4:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدٰنَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْلَا اَنْ هَدٰنَا اللّٰهُ: اَمَّا بَعْدُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ!

رب العالمین کی حمد وثنا اور نبی اکرم ﷺ پر درود وسلام کے بعد! گزشتہ گفتگو میں یہ بات ہوئی تھی کہ جس کام کے شروع میں اللہ کا نام نہ لیا جائے وہ دم بریدہ ہوتا ہے اس کی تائید میں یہ حدیث پیش کی تھی:

"كُلُّ اَمْرٍ ذِیْ بَالٍ لَمْ یُبْدَأْ بِسْمِ اللّٰهِ فَهُوَ اَقْطَعُ وَاَبْتَرُ وَهُوَ اَجْذَمُ"

قدیم زمانے سے ہی یہ بات چلی آ رہی ہے کہ کافر مشرک لوگ تعداد کے اعتبار سے ہمیشہ زیادہ ہی ہوئے ہیں اور مسلمان مواحد لوگوں کی تعداد کم ہی رہی ہے۔ جتنے بھی کافر مشرک ہیں وہ اپنے کام کی ابتداء غیر اللہ کے نام سے کرتے ہیں جیسے مشرکین مکہ کے بارے میں بھی ہے کہ وہ کام کے شروع میں "بِسْمِ اللّٰهِ وَلِغَیْرِہٖ" کہتے تھے۔ حضرت نوح علیہ السلام کے دور میں وہ جو پانچ نام (ود، سواع، یعوق، یغوث، نصر) سورہ نوح میں ہیں ان کے نام ذکر کیا کرتے تھے۔ عیسائی لوگ آج بھی ابن اللہ، کلمۃ اللہ کہہ کر ہی بات کرتے ہیں اللہ کا نام بسم اللہ کہہ کر نہیں لیتے یہ اللہ نے اسلام کو ہی عزت بخشی ہے اور مسلمانوں کو ہی یہ امتیاز دیا ہے کہ ہر کام کے شروع میں اللہ کا نام لیا جائے اور جو سب سے پہلی وحی حضرت محمد ﷺ پر نازل ہوئی اس میں بھی پہلا سبق یہی تھا۔

﴿اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ﴾ (العلق: ۱)

"اس رب کا نام لے کر پڑھو جس نے پیدا کیا ہے"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور سورۃ مزمل کے اندر بھی اللہ نے یہ کہا ہے:

﴿ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ ﴾(المزمل:۸)

''اپنے رب کا نام لو''

سورہ اعلیٰ کے اندر بھی یہ ذکر کیا ہے:

﴿ وَ ذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلّٰى ﴾(الاعلیٰ:۱۵)

''اس نے اپنے رب کا نام لیا اور نماز پڑھی''

تو یہ نام برکت والا ہے اللہ کے نبی ﷺ نے کھانا شروع کرتے وقت بھی اللہ کا نام لینے کی تعلیم دی ہے ۔حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے چھوٹے بیٹے حضرت عمرو بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ یہ محمد ﷺ کے زیر تربیت تھے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے ان کو چار کاموں کا حکم دیا تھا فرمایا:

''سَمِّ اللّٰهَ وَكُلْ بِيَمِيْنِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيْكَ''

''فرمایا کھانا کھاتے وقت اللہ کا نام لو اور اپنے دائیں ہاتھ سے کھایئے اور اپنے سامنے سے کھانا کھاؤ''

یہ نبی ﷺ نے تعلیم دی ہے کہ کھانے کے شروع پر اللہ کا نام لینا چاہئے اور سورہ ھود میں تفسیر ابن کثیر میں موجود ہے کہ جو فرشتے انسانی شکل میں حضرت ابراھیم علیہ السلام کے پاس آئے تھے تو حضرت ابراھیم علیہ السلام نے انہیں نہ پہچانا اور مہمان نوازی کے طور پر حضرت ابراھیم علیہ السلام مشہور تھے ۔حضرت ابراھیم علیہ السلام نے جلدی سے ایک بچھڑا ذبح کیا اور ان کے سامنے لاکر رکھ دیا۔ پرانے دور کی بات تھی کہ جس گھر کا نمک کھالیا جائے اس کا کوئی نقصان نہیں کرنا۔فرشتوں نے تو کیا کھانا تھا ان کی تو خوراک ہی ''سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ'' تھی ۔ جب ابراھیم علیہ السلام نے دیکھا کہ یہ میرے مہمان کھا نہیں رہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿فَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً﴾

حضرت ابراھیم علیہ السلام دل ہی دل میں ڈر گئے حضرت ابراھیم علیہ السلام نے پوچھا: کھانا کیوں نہیں کھاتے؟ اب فرشتوں نے کہا ہم معاوضے کے بغیر کھانا بھی نہیں کھاتے۔

اب فرشتوں کے پاس کونسا بینک بیلنس ہے کون سے پیسے دینے ہیں۔ فرمایا کہ بھئی کھانے کی قیمت تو دو کہنے لگے کیا دیں۔ حضرت ابراھیم علیہ السلام نے کہا کہ تم کھانے کے اوپر ایک دفعہ اللہ کا نام لے دو، بسم اللہ پڑھ دو میرے کھانے کی قیمت مل جائے گی۔ کھانا شروع کرتے وقت اللہ کا نام لینا چاہئے برکت ہوگی اور اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم دی ہے کہ اگر تم بھول جاتے ہو ابتداء میں نام نہیں لیتے تو پھر یہ کہہ دیا کرو "بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَآخِرَهٗ" اس کی ابتداء میں بھی اللہ کا نام ہے اور اس کے آخر میں بھی اللہ کا نام ہے۔ اور اول آخر میں اللہ کا ہی نام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اٹھائیسویں پارے میں فرمایا ہے:

﴿هُوَ الْاَوَّلُ وَ الْاٰخِرُ وَ الظَّاهِرُ وَ الْبَاطِنُ﴾ (الحدید: ۳)

"وہی (اللہ) اول اور آخر ہی وہی ظاہر اور باطن ہے"

اللہ کا نام برکت والا ہے بلکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ تشریف لائے اللہ عرض کیا: اے اللہ کے نبی! صلی اللہ علیہ وسلم جب سے میں مسلمان ہوا ہوں اس وقت سے میرے جتنے جوڑ ہیں وہ درد کرتے ہیں۔ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا بتایا؟ عثمان بن ابی العاص جس جگہ پر درد ہو اس جگہ پر ہاتھ رکھ کر تین دفعہ بسم اللہ کہہ اللہ کا نام لے اور پھر کہہ:

"اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ"

"میں اللہ کی قدرت اور اس کی عزت کے ساتھ اس کی پناہ طلب کرتا ہوں ہر اس چیز سے جو مجھے محسوس ہو رہی ہے اور میں اس سے ڈرتا ہوں"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو اللہ کے نبی ﷺ نے یہ دعا سکھلائی ہے۔بسم اللہ کے نام پر روایت تو اسرائیلی ہے لیکن بطور استشہاد پیش کی جاسکتی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے بطور علاج کہا کہ اس بوٹی کو کھانا ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ کا نام لیا اور اس بوٹی کو کھا لیا اللہ نے شفا دے دی پھر کبھی موقعہ بنا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کو استعمال کیا انسان بھول سکتا ہے پیغمبر بھی بھول جاتے ہیں اللہ کا نام لینا یاد نہ رہا۔کہا اللہ! چیز ایک ہے پہلے شفا ہوئی اب نہیں ہوئی۔اللہ تعالیٰ نے کہا موسی! علیہ السلام اس وقت تو نے اللہ کا نام لیا تھا اللہ نے برکت ڈال دی تھی۔اور اب کے بار نہیں لیا تو برکت بھی نہیں رہی۔

لہٰذا بسم اللہ کہنی چاہیے اور ہر کام کے شروع میں اللہ کا نام لینا چاہئے اور جب بندہ بسم اللہ کہتا ہے تو ہر کام میں یہ تجدید کرتا ہے کہ میرے ہر کام میں مددگار اللہ تعالیٰ ہے۔آج کل کسی نے کوئی تحریر لکھنی ہے یا کوئی خط لکھنا ہے تو اس کے شروع میں ۷۸۶ لکھ دیتے ہیں اور جبکہ اللہ کے نبی ﷺ نے پوری بسم اللہ لکھی ہے۔صحیح بخاری میں موجود ہے جب نبی ﷺ نے روم کے بادشاہ کو خط لکھا تو اس میں بھی یہی لکھا تھا کہ:

"بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، اِنَّهٗ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ"

پوری بسم اللہ بلکہ قرآن میں ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے ملکہ بلقیس کو خط لکھا تھا تو اس میں بھی بسم اللہ مکمل لکھی تھی۔

سلیمان پیغمبر علیہ السلام کہ جن کی پوری زمین پر بیک وقت حکومت رہی ہے چار بادشاہ گزرے ہیں جن کی روئے زمین پر حکومت رہی ہے دو مسلمان اور دو کافر۔مسلمانوں میں ایک ذوالقرنین اور دوسرے جناب سلیمان علیہ السلام تھے۔سلیمان پیغمبر کو اللہ کی طرف سے یہ عطا تھی کہ ہر چیز کی بولی اور ہر چیز کی زبان سمجھتے تھے قرآن میں موجود ہے کہ ایک دن حضرت سلیمان علیہ السلام نے حاضری لگائی دیکھتے دیکھتے ہد ہد پرندہ نظر نہ آیا۔سلیمان علیہ السلام طیش میں آگئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ میری اجازت کے بغیر کہاں گیا اس کو آنے دو۔ تھوڑی دیر گزری کہ ہدہد پرندہ آ گیا ساتھی کہنے لگے کہ آج خیر نہیں سلیمان علیہ السلام پوچھیں گے تو کہاں چلا گیا تھا کہنے لگا کہ کوئی بات نہیں:

﴿فَقَالَ اَحَطْتُّ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ وَ جِئْتُكَ مِنْ سَبَاٍۭ بِنَبَاٍ يَّقِيْنٍ﴾(النمل: ۲۲)

"کہنے لگا کہ میں نے ایک ایسی چیز کا احاطہ کیا ہے جس کا تو نہیں کر سکا اور میں سبا سے ایک یقینی خبر لے کر آیا ہوں"

جو میرے پاس بات ہے وہ سلیمان علیہ السلام کے پاس نہیں ہے یہاں سے یہ بھی نکلتا ہے کہ پوری زمین پر حکومت بھی ہو لیکن اصل علم اور سارا احاطہ اللہ ہی کے پاس ہے۔ جو میرے پاس ہے آپ کے پاس نہیں میں ملک سبا کی خبر لے کر آیا ہوں سلیمان علیہ السلام نے پوچھا کہ بھئی! کیا خبر لے کر آئے ہو؟ کہا میں نے وہاں ایک عورت کو پایا ہے کہ جس کو ان لوگوں نے اپنا بادشاہ بنایا ہوا ہے اور دوسری بات یہ کہ وہ سورج کی پوجا کرتے ہیں۔ اس اللہ کو چھوڑ کر جس نے ہر چیز کو پیدا کیا ہے وہ چھپی چیز کو زمین سے نکالتا ہے اور اس کا تعارف یہ ہے:

﴿اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ﴾(النمل: ۲۶)

"وہ عرش عظیم کا مالک ہے"

سلیمان علیہ السلام نے کہا کہ ہم دیکھیں گے کہ یہ اس معاملے میں سچا ہے یا جھوٹا ہے۔ تو سلیمان علیہ السلام نے جو پہلا خط لکھا اس میں یہی لکھا تھا۔ "اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ" یہ سلیمان پیغمبر کی طرف سے خط ہے۔

یہاں پر کچھ اعتراض کرنے والے یہ اعتراض کرتے ہیں کہ آپ نے کہا ہے کہ پہلے بسم اللہ لکھنی چاہیے لیکن یہاں سلیمان علیہ السلام کا نام پہلے کیوں لکھا ہے؟ اس کا جواب مفسرین یہ دیتے ہیں کہ وہ اس لئے لکھا تھا کہ ملکہ بلقیس ابھی مسلمان نہیں ہوئی تھی ہو سکتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خط دیکھ کر طیش میں آجائے کوئی بات کہہ دے تو وہ اللہ کی گستاخی نہ کر دے۔اس نے اگر کہنا ہے تو سلیمان علیہ السلام کے نام پر ہی کہہ دے۔تحریر یا خط لکھنے میں پوری بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھنی چاہئے۔

نبی ﷺ نے صلح حدیبیہ کے موقع پر جب معاہدہ تحریر کرنا تھا تو جناب علی رضی اللہ عنہ کو یہی حکم دیا تھا اے علی ''اُكْتُبْ بِسْمِ اللّٰهِ'' اللہ کا نام لے کر اس کو لکھو۔قرآن میں ایک سورت ہے اس کے شروع میں بسم اللہ کا تذکرہ نہیں ہے۔سورہ توبہ اور وہ اسی لئے ہے کہ سورہ انفال کے آخر میں جہاد کا ذکر، جنگ وقتال کا ذکر ہے اور سورہ توبہ کے شروع میں بھی لڑائی کا ہی ذکر ہے۔مفسرین اس کا جواب دیتے ہیں۔تو اللہ کا یہ نام لینا چاہئے۔اللہ کا نام برکت والا ہے تحریر میں پوری '' بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ '' لکھو۔دوسری جگہ میں بسم اللہ بھی کہہ دو گے تو اللہ کے نام سے برکت ہو جائے گی۔تو اللہ تعالیٰ نے یہ اسلام اور مسلمانوں کو امتیاز دیا ہے کہ ہر کام کے شروع میں اللہ کا نام لیا کرو۔اللہ کے نام سے برکت ہو جائے گی اور یہ اللہ کا ذاتی نام ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو بندہ مجھے ایک دفعہ یا اللہ کہتا ہے مجھے اس کے خالی ہاتھ لٹاتے ہوئے شرم آتی ہے تو یہ ہے سورہ فاتحہ کی ایک آیت۔

اسم ''اللہ'' اللہ تعالیٰ کا ذاتی نام ہے اور اس میں جلالت ہے۔جس کے سامنے اللہ کا نام لیا جائے وہ ڈر جاتا ہے۔نبی ﷺ ایک دفعہ درخت کے نیچے لیٹے ہوئے تھے۔تلوار لٹکائی ہوئی تھی کافر آیا اس نے تلوار اتاری اور نبی ﷺ کو مخاطب کیا بتاؤ اب کون بچائے گا؟ نبی ﷺ نے کہا ''رَبِّیَ اللّٰهُ'' میرا رب مجھے بچائے گا۔اس کے ہاتھ سے تلوار گر گئی۔فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نام میں جلالت بھی ہے '' اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ '' وہ رحم کرنے والا مہربان بھی ہے۔اس کا رحم اور اس کی رحیمی کوئی اس کا نام لے یا نہ لے وہ اس کو بھی دیتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں بیان کیا تھا کہ وہ مہمان نواز تھے۔ایک دفعہ حضرت ابراہیم علیہ السلام مہمان کے انتظار میں کھانا تیار کر کے بیٹھ گئے۔حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عادت تھی کہ بغیر مہمان کے کھانا نہیں کھاتے تھے۔انتظار میں بیٹھ گئے اسّی سالہ بوڑھا آیا بڑی خوشی ہوئی مہمان آ گیا ہے جب کھانا کھانے لگے اس نے اللہ کا نام ہی نہ لیا۔لقمہ توڑا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔فرمایا تو نے اللہ کا نام ہی نہیں لیا میں تجھے اپنے ساتھ کھانا نہیں کھلاؤں گا۔بوڑھا چلا گیا اللہ نے جبرئیل امین کو بھیجا فرمایا ابراہیم! علیہ السلام تیرے سامنے ایک دفعہ میرا نام نہیں لیا تو نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا ہے۔میری ذات کو بھی دیکھ میں اس کو اسّی سال سے کھلا رہا ہوں۔جلالت بھی ہے اور رحیمی بھی ہے۔

ہمیں یہ عادت بنانی چاہئے کیونکہ بسم اللہ سن کر شیطان بھی ذلیل ہو جاتا ہے۔اللہ کے نبی ﷺ ایک سواری پر جا رہے تھے تو سواری پھسل گئی پیچھے سوار بندے نے کہا شیطان ہلاک ہو۔اللہ کے نبی ﷺ نے کہا کہ یہ کلمہ نہ کہہ کیونکہ اس سے شیطان خوش ہوتا ہے۔سواری پھسلی ہے تو بسم اللہ کہو اور بسم اللہ سن کر شیطان تڑپتا ہے وہ مٹی کی طرح بھسم ہو جاتا ہے۔تو میرے بھائیو! ہمیں عادت بنانی چاہئے اور میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ گھر سے نکلو تو "بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ" اور واپس لوٹو تو پھر بھی اللہ کا نام لو۔جب معاملہ اللہ کے سپرد ہو جائے گا تو یقین تام ہونا چاہئے کہ اللہ ہمیشہ ہماری مدد فرمائے گا۔اللہ تعالیٰ سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درس نمبر 5:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی هَدٰنَا لِهٰذَا وَمَا کُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْلَا اَنْ هَدٰنَا اللّٰهُ: اَمَّا بَعْدُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِیعِ الْعَلِیمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ!

رب العالمین کی حمد وثنا اور نبی اکرم ﷺ پر درود وسلام کے بعد! ہر کام کے شروع میں اللہ کا نام لیا جائے کیونکہ جب انسان اللہ کا نام لیتا ہے تو اس سے شیطان جل جاتا ہے جیسا کہ کل بیان کیا تھا کہ نبی ﷺ سواری پر سوار تھے تو سواری پھسل گئی جو پیچھے سوار تھا اس نے کہا شیطان ہلاک ہو جائے۔ تو نبی ﷺ نے کہا یہ نہیں کہنا چاہئے تھا بلکہ جب اس طرح کا مسئلہ ہو تو بسم اللہ کہنا چاہئے۔ اللہ کا نام لینا چاہئے۔ اس سے شیطان ذلیل ورسوا ہوتا ہے جل جاتا ہے۔ سواری پر سوار ہوتے وقت اللہ ہی کا نام لینا چاہئے۔ نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ رات کو اپنے گھر کا دروازہ بند کرو تو بسم اللہ پڑھ کر بند کرو۔ شیطان اس دروازے سے داخل نہیں ہو سکتا، دروازہ نہیں کھول سکتا۔ آج کل فریج اور فریزر ہے اس کو بھی بسم اللہ پڑھ کر بند کیا کرو فرمایا جب رات کو برتن ڈھانپو تو اللہ کا نام لے کر ڈھانپو اور سواری پر سوار ہوتے ہو تو اللہ کا نام لے کر سوار ہوا کرو۔

حضرت علی بن ربیع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پیچھے سوار تھا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جب رکاب پر اپنا قدم رکھا تو کہا ''بسم اللہ''۔ جب سواری پر سوار ہو گئے تو کہنے لگے الحمد للہ اور جب سواری چلنے لگی تو کہا اللہ اکبر اور ساتھ یہ دعا پڑھی:

''سُبْحَانَ الَّذِی سَخَّرَلَنَا هٰذَا وَمَا کُنَّا لَهُ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْن سُبْحَانَكَ اِنِّی ظَلَمْتُ نَفْسِی فَاغْفِرْلِی اِنَّهُ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوبَ اِلَّا أَنْتَ''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب یہ کلمات کہے تو علی بن ربیع رضی اللہ عنہ نے مسکرانا شروع کر دیا۔ جب مسکرائے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس طرح آج تو میرے پیچھے سوار ہے اسی طرح میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھا اور میں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح سوال کیا تھا کہ سواری پر اس طرح سوار ہونا چاہیے۔ پھر جناب علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاں کیونکہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی طریقہ بتایا ہے کہ اللہ کا نام لے کر بلکہ مسند احمد میں یہ روایت موجود ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اونٹ کی پشت پر شیطان سوار ہوتا ہے اور جب تم اللہ کا نام لیتے ہو۔ وہ اس کو چھوڑ جاتا ہے۔ آج کل اونٹ کا دور نہیں گھوڑے کا دور نہیں ہماری موٹر گاڑیاں ہیں تو اس میں بھی ہمیں وہی طریقہ اختیار کرنا چاہیے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے اور دوسری دعا بھی منقول ہے۔ حدیثوں میں ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس دعا کا آغاز بسم اللہ سے کرتے تھے اور وہ کلمات سورہ ھود میں ہیں کہ حضرت نوح علیہ السلام نے اللہ کے حکم سے جب وہ کشتی بنائی لوگ کہنے لگے کہ یہ نوح علیہ السلام (معاذ اللہ) کتنا پاگل ہے آسمان سے پانی نہیں اتر رہا اور زمین سے پانی نہیں نکل رہا اور یہ کشتی کدھر چلائے گا؟ اور لوگوں کو یہ نہیں پتہ تھا کہ یہی پانی ہماری تباہی اور بربادی کا سبب بنے گا۔ کشتی تیار ہوگئی فرمایا نوح علیہ السلام کو کہ اس میں ہر چیز کو سوار کرلو مگر مشرک کو سوار نہیں کرنا۔ اور ہوا بھی پھر اسی طرح اور جب وہ بیٹھ گئے اللہ نے کیا حکم دیا؟

﴿ وَ قَالَ ارْكَبُوْا فِيْهَا بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَ مُرْسٰىهَا اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴾ (ھود: ٤١)

''کہا کہ اس میں سوار ہو جاؤ اللہ کے نام سے اس کا چلنا ہے اور اس اللہ کے نام سے اس کا رکنا ہے بے شک میرا پروردگار بہت بخشنے والا بہت رحم کرنے والا ہے''

اگر کسی کو سمجھ آنی ہو تو اس کشتی سے ہی آ سکتی ہے کہ اللہ ہے۔ اور رب العالمین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے سورہ یٰسین کے تیسرے رکوع میں یہی کہا ہے کہ کشتیاں اللہ کی قدرت کی نشانیاں ہیں کہ آخر اس کو کوئی نہ کوئی چلانے والا ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے کسی دھریے نے سوال کیا کہ کیا اللہ ہے؟ جناب امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے جواب دیا کہ اللہ ہے۔ اس نے کہا کہ کس طرح؟ تو امام صاحب نے کہا: کہ بھئی ایک کشتی خود بخود چلتی ہے خود ہی رکتی ہے خود ہی چلتی ہے اس کو کوئی چلانے والا نہیں۔ دہریہ کہنے لگا کہ یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ کشتی خود بخود ملاح کے بغیر چل پڑے۔ پھر کہنے لگا کہ اس کو نہ کوئی چلانے والا ہے اور نہ کوئی روکنے والا ہے یہ کس طرح ہو سکتا ہے؟ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ایک کشتی جو بغیر کسی چلانے والے کے نہیں چل سکتی زمین وآسمان کا نظام بھی کسی کے بغیر نہیں چل سکتا۔ آخر اس کو کوئی نہ کوئی چلانے والا ہے۔

ابوجہل کا بیٹا عکرمہ رضی اللہ عنہ بعد میں مسلمان ہو گیا تھا۔ کشتی میں سوار ہے کشتی درمیان میں گئی کشتی نے ہچکولے کھائے تو ملاح کہنے لگا کہ یہاں اگر پکارا جائے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رب کو پکارا جائے گا۔ عکرمہ چونکے اور کہا کہ میں اسی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے تو بھاگ کر آیا ہوں اور تو پھر کہتا ہے کہ یہاں کام آئے گا تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا رب ہی کام آئے گا۔ ملاح نے کہا کہ بات سچی ہے یہاں تو ہمارے لات، عزیٰ کام نہیں آئیں گے۔ یہاں تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا رب ہی کام آئے گا۔ کہنے لگا کہ کشتی واپس لے چل اگر یہاں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا رب ہے تو وہاں بھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی رب ہے۔ واقعی اللہ سمجھاتا ہے اپنی قدرتوں سے کہ میرا وجود ہے۔ اللہ منواتا ہے۔ بندہ چلتا ہے قدم سے ہی انسان پہچان جاتا ہے کہ یہ قدم انسان کے ہیں یا کہ یہ قدم کسی جانور کے ہیں۔ اور اس سے پہچان جاتا ہے کہ یہ قدم جانور کے ہیں:

اِنَّ البَعرَ لَیَدُلُّ عَلَی البَعِیرِ

وَاِنَّ آثَارَ الاَقدَامِ لَیَدُلُّ عَلَی المَسِیرِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَسَمَاءٌ ذَاتُ اَبْرَاجٍ وَاَرْضٌ ذَاتُ فِجَاجٍ وَبِحَارٌ ذَاتُ اَمْوَاجٍ

اَلَا يَدُلُّ ذَالِكَ عَلٰى وَجُوْدِ اللَّطِيْفِ الْخَبِيْرِ

گوبر پڑا ہو تو لوگ فیصلہ کر لیتے ہیں کہ گائے کا ہے یا بکری کا ہے بھینس کا ہے یا کہ اونٹ کا۔ آسمان اتنا بڑا جو کہ بغیر ستون کے کھڑا ہے اور زمین جو اتنی کشادہ ہے کہیں پہاڑ ہیں کہیں دریا ہیں کہیں حجر ہیں اور کہیں شجر ہیں۔ یہ سب چیزیں اللہ کے وجود پر دلالت کرتی ہیں۔ تو کشتی نے عکرمہ رضی اللہ عنہ کو سمجھا دیا کہ ادھر بھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا رب ہے ادھر بھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا رب ہے۔ عکرمہ رضی اللہ عنہ آئے تو بیوی سے ملاقات ہوئی اس نے جا کر کہا تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار سے بھاگ رہا ہے تجھے ان کا پتہ ہی نہیں چل سکا عکرمہ (رضی اللہ عنہ) کہنے لگے کہیں میرے ساتھ دھوکا کرنے تو نہیں آئی۔ اے ام حکیم کہیں مجھ کو قتل تو نہیں کروا دے گی؟ کہنے لگی میں تیری پناہ مانگ کے آئی ہوں اس کو کچھ نہیں کہنا۔ چلو محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں۔

بات دور نکل گئی میں یہ کہہ رہا تھا کہ سواری پر سوار ہوتے وقت اللہ کا ہی نام لینا چاہیے۔

"بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖهَا وَ مُرْسٰهَا اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ"

آج کل تو لوگ کہتے ہیں کہ:

"بہاول حق بیڑا دھک"

"معین الدین چشتی پار لگا دے میری کشتی"

کوئی کچھ کہتا ہے اور کوئی کچھ کہتا ہے، کوئی اپنے بازو پر امام ضامن باندھتا ہے کوئی کچھ کرتا ہے اور کوئی کچھ کرتا ہے۔ کوئی بھی کچھ نہیں کرتا اللہ ہی سب کام کرنے والا ہے جب مشکل آتی ہے تو سب کہتے ہیں کہ آیت کریمہ کا وظیفہ کرو:

﴿لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الظّٰلِمِيْنَ﴾(الانبیاء:۸۷)

اس لئے اپنا ہر کام اللہ کے سپرد کرو۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"مَنْ كَانَ لِلّٰهِ كَانَ اللّٰهُ لَهٗ"

"جو اللہ کا بن جاتا ہے پھر اللہ بھی اس کا بن جاتا ہے"

تو میرے بھائیو یہ سورہ فاتحہ کی پہلی آیت "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" جس میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ بڑا ہی مہربان ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ بندہ بڑا مہربان ہے۔ اللہ سے زیادہ کوئی مہربان نہیں ہے۔ نبی محترم ﷺ جا رہے ہیں حدیث میں موجود ہے کہ چڑیا کے گھونسلے سے بچے نیچے گرے تو نبی محترم ﷺ کے ساتھی نے بچوں کو اٹھایا اور اپنے کپڑے کے نیچے دبا لیا۔ اب چڑیا آتی ہے اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے سر پر اڑتی ہے کبھی آگے اور کبھی پیچھے کبھی دائیں اور کبھی بائیں۔ میرے آقا نبی کریم ﷺ نے منظر دیکھا۔ تو فرمایا ان بچوں کی ماں ہے اور بہت پریشان ہے اس کو یہ خطرہ بھی نہیں ہے کہ تم اس کو پکڑ لو گے ذبح کر دو گے کیونکہ اس کو اپنے بچوں سے پیار ہے۔ فرمایا اے میرے صحابہ یہ ماں کا پیار ہے۔ تمہارے رب کو اس سے سو درجے زیادہ تم سے پیار ہے، سو درجے زیادہ محبت ہے۔

لہٰذا اللہ کا نام لینا چاہئے ہر کام کے شروع میں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ آخری وقت میت کو قبر میں اتارو تب بھی کہو "بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ" اللہ کا نام لے کر محمد ﷺ کے دین کے مطابق اس کو قبر میں اتار رہے ہیں۔ یہ اس مرنے والے کا آخری وقت ہے، آخری تجدید تم کر دو کہ اس کا معاملہ اللہ ہی کے سپرد ہے۔

www.KitaboSunnat.com

یہ اللہ کا نام بڑا ہی برکت والا ہے۔ قرآن کے حوالے سے میں نے بات کی تھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿ تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِی الْجَلٰلِ وَ الْاِكْرَامِ ﴾

''تیرے رب کا نام بڑی برکت والا ہے جو بزرگی والا اور اکرام کرنے والا ہے''

تفسیر کبیر میں ہے کہ بسم اللہ کے انیس حروف ہیں اس میں دو فائدے ہیں۔ اول یہ کہ اس کو صدقِ دل سے پڑھنے والا اور اس پر عمل عقیدہ رکھنے والا موحد متبع سنت کو اللہ تعالیٰ جہنم کے انیس فرشتوں کی گرفت وعذاب سے محفوظ کر دے گا۔ دوسرا یہ کہ اللہ تعالیٰ نے دن رات کے چوبیس گھنٹے بنائے ہیں اور رات دن میں پانچ وقت کی نماز فرض کی ہے۔ پانچ نمازیں پانچ گھنٹوں کے لئے کفارہ ہیں اور بسم اللہ کے انیس حروف انیس گھنٹوں کے لئے کفارہ ہو سکتے ہیں۔ آخر میں کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے یہ امر کوئی بعید نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درس نمبر 6:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدٰنَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْلَا اَنْ هَدٰنَا اللّٰهُ: اَمَّا بَعْدُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ!

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ﴾

”تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جو تمام جہانوں کو پالنے والا ہے“

سورہ فاتحہ کی دوسری آیت کریمہ کہ تمام تعریفیں رب العالمین کی ذات کے لئے ہی ہیں۔ کیونکہ وہ ہی خالق کل مالک کل فاطر بے مثال ہے۔ اور یہی ”اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ“ اسی پر میں نے کہا تھا کہ بندہ چھینک لے تو اس کا بھی جواب دینا چاہیے۔ جس کو چھینک آئے وہ کہے ”اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ“ اور ہر حال میں اللہ کی ہی تعریف کرنی چاہیے خوشی ہو تب بھی ”اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ“ اور اگر غم آئے تب بھی صبر کرتے ہوئے ”اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ“ اور یہی تعلیم اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو دیتے ہوئے ساری امت کو بھی تعلیم دی۔ خوشی آئے تب بھی ”اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ“۔

نبی کریم ﷺ کو مکہ فتح ہونے سے زیادہ بڑی کوئی خوشی نہیں تھی کہ اللہ کا گھر اللہ کے نبی ﷺ چھوڑ کر گئے وہ زمین کا حصہ جس پر ایک نماز ادا کریں تو ایک لاکھ نماز کا ثواب ملتا ہے پھر وہاں حجر اسود وہاں پر صفاء ومروہ کی سعی وہاں پر زم زم کا پانی اللہ تعالیٰ کی لازوال نعمتیں ہیں۔ جب مکہ فتح ہوا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو کہہ دیا اللہ کی حمد کرو:

”فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ“ غمی آئے تو ”اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ“ ہی کہنا چاہیے اور اس کی تائید میں گذشتہ دروس میں جامع ترمذی کی وہ روایت پیش کی تھی جس کا چھوٹا سا بچہ فوت ہو جاتا ہے اور وہ بندہ ”اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ“ کہتے ہوئے ”اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ“ کہتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب فرشتہ آسمان پر آتا ہے تو اللہ پوچھتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ سینے کی ساری باتوں کو جانتا ہے۔قیامت کے دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے کہ جب اللہ تعالیٰ فرمائیں گے:

﴿ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِیْ وَ اُمِّیَ اِلٰهَیْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ﴾(المائدہ:۱۱۶)

''اے عیسیٰ کیا دنیا والوں کو تم یہ کہہ آئے تھے کہ مجھے اور میری والدہ کو اللہ کے علاوہ معبود بنالو''

عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے:

﴿اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ تَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِیْ وَلَا اَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِكَ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ﴾(المائدہ:۱۱۶)

''اے اللہ اگر میں نے یہ بات کہی ہے تو، تو اس کو جانتا ہے، میرے سینے میں جو کچھ ہے تو اس کو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا جو تیرے نفس میں ہے''

اللہ تعالیٰ سینے کی باتوں کو جانتا ہے، اور اللہ تعالیٰ نے سورہ ق القرآن المجید میں کہا بھی ہے:

﴿وَ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَ نَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ﴾(ق:۱۶)

فرمایا تمہارے نفسوں کے اندر جو وسوسہ پیدا ہوتا ہے ابھی اس کو زبان پر نہیں لاتے اللہ اس کو بھی جانتا ہے۔لیکن مسلمانوں کو سمجھانے کے لئے تعلیم دینے کے لئے اللہ تعالیٰ پوچھتے ہیں اپنے فرشتے سے کہ جب تو اس کے دل کو توڑا، اس کے پھول کو توڑا، اس کے جگر کے ٹکڑے کو توڑا تو اس بندے نے کیا کہا؟ کہا کہ اس نے ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ'' کہا اور کہا کہ اے اللہ تیرا شکر ہے۔پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں؟''اِبْنُوْا لِعَبْدِیْ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ'' جس بندے نے اس حال میں بھی میرا شکر یہ ادا کیا ہے اس کے لئے ایک گھر جنت میں بنا دو اور اس مکان کی پیشانی پر یہ تختی لگا دو کہ یہ ایسے بندے کا گھر ہے جو اللہ کی تعریف کیا کرتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھا۔ بچہ چلا جائے ، جانا تو سب کو ہی ہے پھر جب بچہ مل جائے تو بھی "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ " کہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جب حضرت اسماعیل ملے تھے تو کہا:

﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ وَهَبَ لِیْ عَلَى الْكِبَرِ اِسْمٰعِیْلَ وَ اِسْحٰقَ ﴾ (ابراھیم: ۳۹)

اس اللہ کی تعریف ہے کہ جس نے بڑھاپے میں مجھے اسماعیل عطا کر دیا ہے۔ پھر بھی "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ"۔

یہ کلمہ اللہ کی تعریف کا ہے اس کلمہ کو کہنے سے اللہ تعالیٰ زمین و آسمان کے خلا کو نیکیوں سے بھر دیتے ہیں۔ کلمہ "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" ہر حال میں کہتے رہنا چاہیے "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی كُلِّ حَالٍ" ہر حال میں اللہ کا شکر ہے، اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ سارے کام اللہ ہی کرنے والا ہے۔ اور ساری تعریف اسی کی ہے جو سارے کام کر سکتا ہے ۔

کئی دھریے قسم کے لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہ سارا نظام آگ سے ہوا سے پانی سے سورج سے چل رہا ہے یہ بات بالکل غلط ہے کائنات کا مالک موجود ہے اور میں نے پہلے بیان کیا تھا کہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے کسی نے پوچھا تھا کہ اللہ ہے؟ فرمایا ہے۔ کہا کیسے ؟ انہوں نے کہا کہ یہ ایسے کہ ایک کشتی بغیر ملاح کے چلتی بھی ہے رکتی بھی ہے کہنے والوں نے کہا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ کشتی بغیر ملاح کے چل پڑے۔ امام صاحب فرماتے ہیں کہ تمہاری کشتی کسی کے بغیر نہیں چل سکتی تو اتنا بڑا زمین و آسمان کا نظام کسی کے بغیر کیسے چل سکتا ہے۔ ایک ذات ہے اور ہے بھی وہ ایک، دو نہیں:

﴿ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ﴾

"کہہ دو اللہ ایک ہے"

امام شافعی رحمہ اللہ سے کسی نے پوچھا کہ کیا اللہ ہے؟ امام صاحب نے فرمایا کہ ہے۔ کہا کیسے؟ فرمایا دیکھو درخت کی ایک ٹہنی ہے شہتوت کے پتے بکری کھاتی ہے تو اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے پیٹ سے مینگنی نکلتی ہے اور اسی شہتوت کے پتوں کو مکھی چوستی ہے تو اس کے پیٹ سے شہد نکلتا ہے، اور اسی شہتوت کے پتوں کو ہرنی کھاتی ہے تو اس کے پیٹ سے کستوری نکل آتی ہے۔ آخر یہ سارا نظام چلانے والا کوئی ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے سوال ہوا کہ اللہ ہے؟ فرمایا ہاں ہے۔ کہا کس طرح؟ فرمایا ایک کمرہ ہے قلعے کی شکل میں اس کے اندر سونا بھی ہے اور چاندی بھی ہے نہ سونا چاندی کے اندر اور نہ چاندی سونے کے اندر ملتی ہے۔ اور چند دن گزرتے ہیں تو ان کے اندر سے ایک جاندار چیز نکلتی ہے۔ پھر فرمایا کہ یہ انڈے کی مثال ہے کہ انڈے کی نہ زردی سفیدی میں ملتی ہے اور نہ سفیدی زردی میں ملتی ہے۔ اور اسی انڈے سے جانور بھی نکلتا ہے آخر کوئی ذات تو ہے جو اس طرح کرتی ہے:

﴿ تُولِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَ تُولِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ز وَ تُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ تُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ ﴾ (آل عمران: ۲۷)

”تو رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور تو دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور تو زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے اور تو مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے“

کہ مرغی سے انڈہ اور انڈے سے مرغی نکالنے والی کوئی تو ذات ہے۔ امام صاحب فرمانے لگے کہ تمہارا وجود بھی بتاتا ہے کہ اللہ ہے۔ فرمایا کس طرح۔ اللہ تعالیٰ قرآن میں ارشاد فرماتے ہیں:

﴿يَاأَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَ بَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَّنِسَاءً﴾ (النساء: ۱)

اللہ نے آدم علیہ السلام سے یہ نسل چلائی ہے آگے اس نے مرد اور عورت پھیلائے ہیں اور مرد و عورت اس طریقے سے پھیلائے ہیں کہ ساری آدم علیہ السلام کی اولاد کو پیدا کرنے والا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک اللہ ہے رنگوں کا اختلاف بنادیا ہے اور زبانوں کا اختلاف بنادیا ہے۔ اللہ ہر بندے کو بیت اللہ کی زیارت نصیب فرمائے اور وہاں دیکھتا ہے کہ بندے عجیب وغریب طریقے سے ہی مانگ رہے ہوتے ہیں۔

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ" "تمام تعریفیں اللہ کی ہیں اور نبی ﷺ نے یہ فرمایا کہ افضل الذکر "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" افضل الدعاء "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" اور ایک روایت میں الشکر کے لفظ بھی آتے ہیں۔ افضل دعا "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" ہے "اللہ کی تعریف" اور واقعتاً ہی اللہ کی تعریف ہونی چاہئے۔ ساری کائنات کا مالک وخالق وہی ہے اور جس طرح کی چیز کی کسی کو ضرورت ہوتی ہے وہی اس کو مہیا کرتا ہے۔ ابھی بچہ ماں کے پیٹ سے باہر آتا ہے کسی سے بات نہیں کرسکتا اور بچہ روتا ہے اس لئے کہ ایک جگہ کو چھوڑ کر دوسری جگہ جب بندہ پہنچے تو بندہ پریشان ہوجاتا ہے اس نے ۹ ماہ ماں کے پیٹ کے اندر بسر کیے ہیں کوئی روکنے والا نہیں اور نہ کوئی ٹوکنے والا ہے آج دنیا میں آیا بندہ روتا ہے لوگ مسکراتے ہیں فرمایا جب بچہ پیدا ہوتا ہے وہ بول بھی نہیں سکتا۔ ماں سے بھی بات نہیں کرسکتا لیکن اللہ راہنمائی کردیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"ہم اس کو زبان دیتے ہیں اس کو ہونٹ دیتے ہیں اس کی ماں کو تھوڑی سی سمجھ دے دیتے ہیں کہ بچہ رورہا ہے اس کو بھوک لگی ہوئی ہے بچے ماں کی چھاتی کو منہ لگا کر ہونٹوں سے دبا کر زبان سے چوسنا تیرا کام ہے اور دودھ نکالنا اللہ کا کام ہے، ایک وقت آتا ہے کہ اس دودھ پر بھی گزارا نہیں ہوتا وہ دودھ تھوڑا ہے اور اللہ تعالیٰ اور کوئی دوسرا انتظام فرمادیتے ہیں۔

﴿وَ اِنَّ لَكُمْ فِي الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِيْ بُطُوْنِهٖ مِنْۢ بَيْنِ فَرْثٍ وَّ دَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِيْنَ﴾ (النحل: ٦٦)

"اور بلاشبہ تمہارے لئے چوپاؤں میں یقیناً بڑی عبرت ہے، ہم ان چیزوں میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے جوان کے پیٹوں میں ہیں گوبر اور خون کے درمیان میں سے تمہیں خالص دودھ پلاتے ہیں جو پینے والوں کے لئے حلق سے آسانی سے اتر جانے والا ہے''

فرمایا ایک طرف گوبر کی دیوار ہے اور ایک طرف خون کی دیوار ہے اور درمیان سے دودھ نکالتا ہے تا کہ لوگوں کی ضرورت پوری ہوتی رہے۔ اور جب میں دیتا ہوں تو وہ خالص ہوتا ہے اب آگے آپ کی مرضی ہے کہ اس کو خالص رہنے دیں یا نہ رہنے دیں۔ آج کل تو بھینس کا بچہ ہی خالص پی سکتا ہے اور کوئی نہیں خالص پی سکتا وہی خالص پی سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ نعمت بھی عطا کر دی اور اب اس کا دودھ پر بھی گزارہ نہیں ہوتا اب کیا کرتا ہے؟ اب زمین کے اندر بیج ڈالتا ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں سورہ واقعہ میں ہے کہ زمین سے انگوری اللہ تعالیٰ نکالتا ہے یا تم نکالتے ہو وہ اللہ ہی ہے جو اسے نکالتا ہے پھر اس سے گندم تیار ہوتی ہے یہ بھی اللہ کا ہی نظام ہے جب تم ایک بوری ڈال کر آتے ہو لیکن جب لاتے ہو تو تمیں بوری ایک ایکڑ سے ہی لے آتے ہو جس کو جس چیز کی ضرورت ہوتی ہے اللہ اس کو وہی مہیا کر دیتا ہے۔ شیر اس کی ضرورت گوشت ہے اللہ اس کو گوشت مہیا کر دیتا ہے کئی وہ چیزیں ہیں جن کی خوراک ہیرے جواہرات ہیں اللہ ان کو وہی مہیا کر دیتا ہے۔

''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ'' تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کو پالنے والا ہے۔ اور جہان سے بھی اللہ کی پہچان ہوتی ہے اس کائنات کے اندر چیز ایک ہی ہے ذائقہ الگ الگ ہے۔ اس ملک کا کیلا کھالو اس کا ذائقہ الگ ہے، مصر کا کیلا کھالو اس کا ذائقہ الگ ہے۔ سیب یہاں کا کھالو تو اس کا ذائقہ الگ ہے۔ افغانستان کا کھالو تو اس کا ذائقہ اور ہے۔ یہ ساری تاثیریں پیدا کرنے والا اللہ ہی ہے تو اس کا شکر یہ ادا کرنا چاہئے۔ بلکہ ہم اپنے وجود کی طرف دیکھیں اس کے اندر تین سو ساٹھ جوڑ بنے ہوئے ہیں اور ان جوڑوں کے اندر قدرتی طور پر اللہ نے لچک رکھی ہوئی ہے اگر اندر کا مادہ خشک ہو جائے تو کوئی مائی کا لال اس کو حرکت نہیں دے سکتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث میں مثالیں موجود ہیں اللہ ہی ہے جو ان جوڑوں کو حرکت دیتا ہے اور اس چھوٹے سے ٹکڑے کو بولنے کی طاقت دیتا ہے، اللہ ہی ہے جس نے ہمیں کان دیئے اور ان کے اندر سننے کا آلہ بھی رکھ دیا۔ اللہ نے ہمیں آنکھیں دی اس کے اندر قوتِ بینائی بھی رکھ دی ہے زبان کو قوتِ گویائی بھی عطا کی ہے۔ اور پھر اللہ تعالیٰ نے سر میں دماغ بھی رکھا ہوا ہے ان کے اندر سوچنے کا ملکہ بھی پیدا کر دیا ہے۔ کئی انسان ہیں اچھے بھلے ہیں دو بھائی ہیں ایک بولنے والا ہوتا ہے ایک گونگا ہوتا ہے کوئی گونگے کو بولنے والا نہیں کر سکتا ایک ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتے ہیں ایک آنکھوں سے بینا ہوتا ہے اور دوسرا آنکھوں سے نابینا ہوتا ہے۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کی مرضی ہے۔ ایک ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتے ہیں ایک سیاہ پیدا کرتا ہے اور دوسرا سفید پیدا کرتا ہے۔ اللہ کو کون پوچھنے والا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿هُوَ الَّذِیْ یُصَوِّرُكُمْ فِی الْاَرْحَامِ كَیْفَ یَشَآءُ﴾ (آل عمران: ٦)

”وہ اللہ ہی ہے جو جس طرح کی چاہے تمہاری صورتیں بنا دے“

اور اس چیز کا انکار بھی نہیں کرنا چاہیے یہ سفیدی، سیاہی اللہ کے اختیار میں ہے۔ نبی ﷺ نے مثال سمجھائی ہے کہ ایک اونٹ سیاہ ہے آگے چلتے چلتے نسل سفید بن جاتی ہے۔ خاکستری رنگ کی ہوتی ہے جب بچہ پیدا ہوتا ہے وہ اللہ کے نبی ﷺ سے سوال کرتا ہے یہ کیا ہے؟ فرمایا کہ اس کا دادا یا پردادا سیاہ رنگ کا ہوگا اس کی رنگت اس کو اس طرف کھینچ کر لے گئی ہوگی۔ فرمایا یہ سارا جو نظام ہے اس کو چلانے والا اللہ ہی ہے۔ اس لئے تعریفیں اسی کی ہی کرنی چاہئیں جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے کہ ہر حال میں اللہ کا شکریہ ادا کرو، نیند سے اٹھتے ہو تو فوراً کہو۔

”اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَمَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ“

قضائے حاجت سے فارغ ہوتے ہو تو کہو

”اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَ عَافَانِیْ“

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھانا کھاتے ہوتو کہو

" اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی اَطْعَمَنِی وَسَقَانِی وَجَعَلَنِی مُسْلِمِیْنَ"

نیا کپڑا پہنتے ہوتو کہو:

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی کَسَانِی مَا اُوَارِیْ بِهٖ سَوْءَ تِی"

کسی بیمار یا کسی لولے اپاہج یا لنگڑے کو دیکھتے ہوتو پھر بھی کہو

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی عَافَانِی مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِی عَلٰی کَثِیْرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا"

اللہ کا شکریہ ادا کرو گے تو اللہ کہتا ہے:

﴿ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ ﴾(ابراهیم: ۷)

"تم شکریہ ادا کرو گے تو میں تمہیں زیادہ دوں گا"

ایسا مالک چھوڑ کر روز و شب مدعا قبروں سے کرتا ہے طلب

پیروں ولیوں کو پکڑ لینا سبب ہے سراسر برخلاف رب

حق کے گھر کا کوئی مختار ہے

بن گیا تو حاجتی مخلوق کا تو نے سمجھا غیر کو حاجت روا

رب کو چھوڑ کر بندہ کا بندہ ہوا کچھ تو شرما دل میں اے مردِ خدا

وہ رحیم اس شرک سے بیزار ہے

اللہ تعالیٰ قرآن وحدیث سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درس نمبر 7:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدٰنَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْلَا اَنْ هَدٰنَا اللّٰهُ: اَمَّا بَعْدُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ!

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۙ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ"

"تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کو پالنے والا ہے، بڑا مہربان بہت رحم کرنے والا ہے"

سورہ فاتحہ کی آیتوں کی تفسیر و ترجمہ کرتے ہوئے کہ تمام تعریفات اللہ ہی کے لئے ہیں۔ تمجیدات، تحمیدات، تکبیرات و تقدیسات جو بھی ہیں وہ سب رب العالمین کے لئے ہیں۔ رب العالمین کا معنی تمام جہانوں کو پالنے والا ہے اس کے اندر بھی رب العالمین کی عظمت و جلالت کا ذکر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے پہلے یہ ترغیب دی کہ اللہ کی تعریف کرو جو تمام جہانوں کو پالنے والا ہے اور پھر رغبت دلائی کہ اس بات پر کہ وہ جو تمام جہانوں کو پالنے والا ہے وہ رحم کرنے والا بھی ہے، مہربان بھی ہے تمہارے اوپر رحم کرنے والا ہے۔ یہ رحمٰن اور رحیم دونوں رحمت سے نکلے ہیں۔ کچھ لوگ اس رحمان اور رحیم کو دوسری زبانوں سے مانتے ہیں لیکن جامع ترمذی میں حدیث موجود ہے اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "اَنَا الرَّحْمٰنُ" میں رحمان ہوں میں نے رحم کو پیدا کیا اور اپنے نام میں سے ہی اس کا نام مشتق کیا۔ فرمایا جو ان کو ملائے گا میں ان کو ملاؤں گا جو ان کو کاٹے گا میں ان کو کاٹوں گا میں ان سے قطع تعلقی رکھوں گا۔ رحمٰن سے رحمت نرمی کے معنی میں بھی آتی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رحمٰن اور رحیم کا معنی نرمی ہے۔ حدیث

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں موجود ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نرمی کرنے والا ہوں بلکہ میں نرمی کرنے والوں کو اتنی چیزیں عطا کرتا ہوں جتنی میں سختی کرنے والوں کو نہیں دیتا۔اس لئے رحمت کا معنی نرمی ہے اور رحمٰن کا معنی جو بغیر مانگے ہی دے۔حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رحمٰن وہ ہے جو بغیر مانگے دے اور رحیم وہ ہے جو مانگنے سے دے یعنی اگر اللہ سے مانگنا چھوڑ دیا جائے تو اللہ تعالیٰ غضبناک ہوتے ہیں۔حدیث میں ہے کہ بندہ اگر اللہ سے مانگنا ترک کردے،نہ مانگے تو اللہ اس سے غصے ہوتے ہیں۔کسی کہنے والے نے کہا ہے:

اَللّٰهُ يَغْضَبُ إِنْ تَرَكْتَ سُؤَالَهُ

وَ بَنِي آدَمَ حِيْنَ يُسْأَلُ يَغْضَبُ

کہ اللہ اس وقت غصے میں آتے ہیں جب مانگنا چھوڑ دیا جائے ،اور آدم کا بیٹا اس وقت غصہ کرتا ہے جب اس سے مانگا جائے اور رحمٰن وہ ہے کہ اس سے آپ مانگنا چھوڑ دیں گے تو وہ ناراض ہوجائے گا اور''اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى'' وہ بے حد رحم والا عرش پر بلند ہوا'' مکہ کے لوگ جانتے تھے کہ رحمٰن کیا ہے؟ صرف حسد بغض کی بنا پر عناد، دشمنی کی بنا پر یہ اس کا انکار کرتے تھے، جیسے قرآن مجید میں ہے:

﴿ وَ إِذَا قِيْلَ لَهُمُ اسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ قَالُوْا وَ مَا الرَّحْمٰنُ ﴾(الفرقان: ٦٠)

ہمیں کیا پتہ ہے رحمان کیا ہے؟ ہم اس کو سجدہ کیوں کریں؟ نبی کریم ﷺ نے جب ٦ ہجری میں صلح نامہ حدیبیہ تحریر کیا تھا تو نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کہا تھا:

''يَا عَلِيُّ اُكْتُبْ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ''(صحیح بخاری)

رحمٰن اور رحیم کا نام لے کر لکھو تو ان لوگوں نے کہا ہمیں رحمٰن رحیم کا کیا پتہ ہے ہم نہیں جانتے کہ رحمٰن رحیم کیا ہے تو یہ ساری باتیں تکبر کی بنا پر حسد و بغض کی بنا پر اور دشمنی کی بنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پروہ کرتے تھے۔ حالانکہ وہ رحمٰن کو جانتے تھے۔ رحمٰن تمام مخلوق کے لئے ہے۔ رحمٰن اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام ہے مگر اس کا اطلاق اللہ تعالیٰ کے لئے خاص ہے جو کسی اور کے لئے نہیں بولا جا سکتا۔

﴿ قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ﴾ (بنی اسرائیل: ۱۱۰)

اللہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن کہہ کر پکارو۔ اور جس نے اپنے آپ کو رحمٰن کہا اللہ نے اس کو کذب کی چادر پہنا دی۔ وہ مسیلمہ کذاب جب اس نے اپنے آپ کو رحمٰن الیمامہ کہا اور اللہ تعالیٰ نے اس کی اس طرح بیخ کنی کی کہ قیامت تک لوگ کہیں گے مسیلمہ کذاب ہی ہے، مسیلمہ جھوٹ بولنے والا ہے۔ رحمٰن اللہ کے سوا کسی اور کا نام نہیں۔ ہاں رحیم لفظ دوسروں کے لئے بولا جا سکتا ہے۔ اللہ کے لئے بھی بولا گیا ہے:

﴿ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴾ (البقرہ: ۱۴۳)

جب قبلہ تبدیل ہوا تو مدینہ منورہ کے اندر جا کر کچھ لوگوں کو خیال ہوا کہ جو ہمارے بھائی پہلے نمازیں بیت المقدس کی طرف منہ کر کے پڑھتے رہے ہیں ان کی نمازوں کا کیا بنے گا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴾ (البقرہ: ۱۴۳)

''اللہ تمہاری نمازیں ضائع نہیں کرے گا بے شک اللہ لوگوں کے ساتھ شفقت کرنے والا مہربان ہے''

اور یہ رؤف الرحیم کا لفظ یہ نبی ﷺ کے لئے بھی بولا گیا ہے۔ سورہ توبہ میں اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ﴾(التوبه:١٢٨)

''کہ نبی محمد رسول اللہ ﷺ ایمان والوں کے لئے رؤف رحیم ہیں اور واقعتاً ہی اللہ کے رسول رؤف الرحیم تھے''

یہ رؤف الرحیم ہی تھے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے معراج کی رات پچاس نمازیں ملیں۔واپسی پر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی تو موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ کیا ملا ہے؟ جہاں دوسری باتیں بتلائیں وہاں یہ بھی بتایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے پچاس نمازیں دی ہیں۔حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ اللہ کے پاس واپس جا کر کہیے کہ اس میں کمی کر دی جائے کمی ہوتے ہوتے پچاس سے پانچ نمازیں رہ گئیں۔موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ میری امت کو دو نمازیں ملی تھیں لیکن وہ ان کو بھی نہ پڑھ سکی۔لیکن دیکھئے کہ کس طرح نبی محمد رسول اللہ ﷺ امت کے لئے رؤف الرحیم ہیں جب پانچ نمازوں کا معاملہ چل رہا تھا تو اللہ تعالیٰ نے آواز دی اے نبی یہ تیری امت کے لئے شفقت ہے تیری امت کے لئے میری رحیمی ہے کہ نمازیں پانچ پڑھتے رہیں گے میں ثواب پچاس نمازوں کا ہی دونگا۔

﴿اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ﴾(البقرة:١٤٣)

اللہ تعالیٰ بھی رؤف الرحیم اور نبی کریم ﷺ بھی امت کے لئے رؤف الرحیم ہیں۔کتنے رؤف الرحیم نبی کہ آپ ﷺ نے رمضان میں قیام کیا اتنا لمبا کہ اللہ کے نبی ﷺ نے چھوڑ دیا کیوں چھوڑا؟ اس لئے کہ میری نماز اللہ تعالیٰ کو اتنی پسند آ گئی ہے کہ کہیں میری امت کے اوپر فرض ہی نہ ہو جائے۔یہ نبی کریم ﷺ کی رؤف الرحیمی ہے اور اللہ کے نبی ﷺ نے بوجھ اتارے ہیں امت سے۔بوجھ اتار دیئے ہیں اور نبی کے لئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ نے یہ لفظ بولا ہے۔

یہ رحمٰن صرف اور صرف اللہ ہی کے لئے بولا جائے گا۔ رحیم دوسرے کے لئے بھی بولا جا سکتا ہے۔ اور جب بندہ اللہ تعالیٰ کو رحمٰن کہہ کر پکارتا ہے تو اللہ تعالیٰ پھر اس کی مدد بھی فرماتے ہیں۔ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں تفسیر کبیر میں موجود ہے کہ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ ایک دفعہ مکہ معظمہ سے طائف گئے راستے میں کچھ کھنڈرات اور شکستہ مکانات اور کہیں کہیں چھوٹی چھوٹی پہاڑیاں آئیں۔ منافق کہنے لگا کہ دھوپ بڑی سخت ہے گرمی بہت زیادہ ہے اس غار میں تھوڑی دیر دوپہر کا آرام کر لیں۔ سورج ڈھلتے ہی سفر شروع کر دیں گے۔ غار میں جا کر دونوں سونے کے لئے لیٹ گئے۔ صحابی رسول تو سو گئے کیونکہ وہ تو بے فکر اور دل سے کھرے تھے۔ اور منافق بے ایمان بیٹھا رہا اور انتظار کرتا رہا کہ کب یہ زید صحابی مکمل سو جاتا ہے۔ منافق کے دل میں بدی تھی۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ سو گئے۔ منافق اٹھا اور حضرت زید رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے کے لئے تلوار نکال لی۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ کی آنکھ کھل گئی۔ دیکھا تو معاملہ نہایت پریشان کن تھا۔ منافق سے کہا کہ مجھے کیوں قتل کرنے لگا ہے؟ تو اس نے کہا کہ تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا محبوب ہے آج میں تجھے ہر حال میں قتل کئے بغیر نہیں چھوڑوں گا۔ تاکہ تیرے قتل سے تیرے پیغمبر کو تکلیف پہنچے۔ یہ سن کر حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فوراً ہی اللہ تعالیٰ کے دربار میں اس صفاتی نام سے جو بسم اللہ میں ہے مدد مانگی۔ دل کے اندر ہی خیال کر رہے ہیں۔

﴿ اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَ يَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَ يَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ﴾(النمل: ٦٢)

کون ہے جو مجبور کی دعا کو سنتا ہے کون ہے جو لاچار کی دعا کو سنتا ہے کہنے والے نے کہہ ہی دیا ہے کہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ وَ اِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَ لْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ﴾(البقرہ:۱۸۶)

جس وقت مجھے پکارے گا میں اس کی پکار کا جواب دوں گا۔ساری دنیا سو جاتی ہے لیکن وہ جاگنے والا جاگتا ہے۔بندہ بیمار ہو جائے پریشان ہو جاتا ہے ماں کو پکارتا ہے ماں جتنا بھی جاگ لے آخر سو جاتی ہے۔جاگنے والی ذات صرف اللہ ہی کی ہے۔غزوہ خیبر کے موقع پر نبی محمد رسول اللہ ﷺ نے کہا کہ آج کون ہے جو صبح کی نماز کے لیے پہرہ دے گا ہم سفر کے تھکے ہوئے ہیں کون پہرہ دے گا حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے کہا اے اللہ کے نبی ﷺ میں یہ ذمہ داری اٹھاتا ہوں ،فرمایا ٹھیک ہے۔صبح صادق ہو تو ہمیں نماز کے لئے بیدار کر دینا۔صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سو گئے ، نبی محمد رسول اللہ ﷺ بھی سو گئے۔حضرت بلال رضی اللہ عنہ سوچتے ہیں کہ وقت بڑا قیمتی ہے آدھی رات کا وقت ہے رب العالمین پہلے آسمان پر آ کر کہہ رہے ہیں:

''هَلْ مِنْ مُّسْتَغْفِرٍ''

ہے کوئی مانگنے والا میں اس کو عطا کرتا جاؤں گا۔اس نیت سے حضرت بلال رضی اللہ عنہ نماز پڑھنا شروع کر دیتے ہیں جب دو رکعت نماز پڑھ لی تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ حبشی اونٹ کے پالان کے ساتھ ٹیک لگا کر چہرہ سامنے کر کے بیٹھ گئے کہ جب صبح صادق طلوع ہو گی تو میں محمد رسول اللہ ﷺ کو بیدار کر دوں گا۔صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین بھی سو گئے۔سیدنا بلال رضی اللہ عنہ بھی سو گئے۔نماز کا وقت بھی گزر گیا سورج طلوع ہوا سورج کو اللہ نے ''سِرَاجًا وَّهَّاجًا'' کہا ہے۔قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

نبی محترم ﷺ کے بارے میں فرمایا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا وَّ دَاعِیًا اِلَی اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِیْرًا﴾(الاحزاب: ٤٥، ٦٦)

ایک آسمان کا سورج ہے ایک زمین کا سورج ہے۔ سراج وہاج طلوع ہوا، سراج منیر کے رخساروں پر پڑا۔ نبی محمد رسول اللہ ﷺ بیدار ہوئے نماز کا وقت گزر گیا سورج نکل آیا صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو بیدار کیا فوراً سوال کیا کہ "اَیْنَ بِلَالٌ" بلال کہاں ہے؟ بلال رضی اللہ عنہ پیش ہوئے کہا بلال کیا معاملہ ہوا آپ نے تو ذمہ داری اٹھائی تھی کہ میں آپ کو جگا دوں گا کیا ہوا۔ اب بلال رضی اللہ عنہ سوچتے ہیں کہ کیا جواب دوں۔ اگر کہہ دیتے ہیں کہ سو گیا تو نافرمانی ہوتی ہے اور اگر کہہ دیتے کہ مجھے نیند نہیں آئی تو پھر بھی جھوٹ ہے۔ کیا معاملہ ہے کیا جواب دیں۔ اللہ تعالیٰ نے دل میں القاء کر دیا فرمایا بلال جواب ایسا دو کہ بات بھی پوری ہو جائے گی اور کام بھی پورا ہو جائے گا۔ کہا کیا جواب دیں؟ الہام ہوتا ہے کہا آقا جس اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو سلا دیا اس اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی سلا دیا ہے۔ جو چیز آپ پر غالب آ گئی وہ مجھ پر بھی غالب آ گئی ہے۔ اللہ یہ کیا معاملہ ہے کہ میں ثابت کرنا چاہتا تھا کہ اگر جاگنے والی ذات ہے تو صرف اور صرف رب العالمین کی ذات ہے۔

﴿لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ﴾(البقرہ: ٢٥٥)

ماں بھی تھک جاتی ہے باپ بھی بیدار ہو کر تھک جاتا ہے بھائی بھی بیدار ہو کر تھک جاتے ہیں۔ کتنا خیال رکھے آخر رات کا وقت ہوتا ہے سارے سو جاتے ہیں بندہ ایک دفعہ کہتا ہے یا اللہ آسمان سے آواز آتی ہے "لَبَّیْكَ یَا عَبْدِیْ" میرے بندے میں حاضر ہوں میں ہمیشہ جاگنے والا ہوں۔ اللہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن کہہ کر پکارو جس وقت بھی پکارو گے وہ تمہاری پکار کا جواب دے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَ يَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَ يَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ﴾(النمل: ٦٢)

''کون ہے جو لاچار کی دعا کو سنتا ہے'' حضرت زید (رضی اللہ عنہ) نے فوراً یہ الفاظ کہے:

''يَا رَحْمٰنُ اَغِثْنِي''

''اے رحمان تو میری مدد فرما''

اور مدد کرنے والا اللہ ہی ہے اور اللہ کے نبی ﷺ نے مدد مانگی ہے۔ بدر کے میدان میں تو یہی کہا تھا:

''يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ نَسْتَغِيْثُ''

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خیمے کے دروازے پر کھڑے ہیں اندر اللہ کے نبی ﷺ رو رو کر دعا کر رہے ہیں:

''يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ نَسْتَغِيْثُ''

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اللہ کے نبی ﷺ سجدے سے سر اٹھایئے اللہ تعالیٰ آپ کی مدد فرمائے گا۔ نبی اکرم ﷺ باہر نکلے جبرائیل امین گھوڑے پر سوار اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا اے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ یہ جو گھوڑے پر سوار ہے جبرائیل جا رہا ہے اللہ تعالیٰ نے مدد کرنی ہے۔

''يَا رَحْمٰنُ اَغِثْنِي''

اے رحمان تو میری مدد فرما۔ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب میں نے یہ کلمات کہے تو اچانک اس کے کان میں آواز آئی اس کو قتل نہ کر۔ منافق گھبرا کر باہر آیا کہ یہ آواز دینے والا کون ہے؟ لیکن دیکھا تو نظر کوئی نہ آیا۔ پھر غار میں گیا دوبارہ آواز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آئی کہ اس کو قتل نہ کر پھر باہر آیا لیکن نظر کوئی نہ آیا۔منافق تیسری دفعہ اندر گیا تو پھر زیادہ زور سے آواز کہ شرم کر قتل نہ کیونکہ یہ معصوم ہے۔منافق گھبرا کر باہر آیا کیا دیکھتا ہے کہ ایک گھوڑ سوار نیزا لئے ہوئے کھڑا ہے۔منافق کو دیکھتے ہی اس نے ایسی ضرب لگائی کہ منافق کے دو ٹکڑے کر دیئے۔پھر گھوڑ سوار حضرت زید رضی اللہ عنہ سے کہتا ہے کہ کیا تو مجھے پہچانتا ہے؟ میں جبرئیل ہوں۔جس وقت تو نے اللہ تعالیٰ کو پکارا تھا میں اس وقت ساتویں آسمان پر تھا،اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا کہ میرے بندے کے پاس پہنچ جا۔میری ڈیوٹی لگ گئی میں تیری مدد کے لئے یہاں پہنچ گیا ہوں۔

﴿ قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ﴾(بنی اسرائیل: ۱۱۰)

اللہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن کہہ کر پکارو اللہ تمہاری پکار کا ضرور جواب دے گا۔تو اللہ تعالیٰ نے یہ سمجھایا ہے کہ میں رحمٰن بھی ہوں اور رحیم بھی ہوں۔

﴿ نَبِّئْ عِبَادِيْٓ اَنِّيْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴾(الحجر: ۴۹)

''میرے بندو کو کہہ دو کہ میں معاف کرنے والا مہربان ہوں'' اور فرمایا کہ میں اس طرح معاف کروں گا کہ میرے در پر ایک آنکھ کا قطرہ گرانا تیرا کام ہوگا تیری ساری زندگی کے گناہوں کو مٹانا میرا کام ہوگا۔

﴿ قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴾(زمر: ۵۳)

درافتادگی میں وہ کرتا ہے رحمت　　وہی دور کرتا ہے ہر ایک کی مصیبت
علالت میں کرتا ہے صحت عنایت　　وہی بخشتا ہے ضعیفی میں قوت
وہی اہل حاجت کا حاجت روا ہے　　وہی دردمندوں کے دکھ کی دوا ہے

اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درس نمبر 8:

اَلحَمدُ لِلّٰهِ الَّذِی هَدٰنَا لِهٰذَا وَمَا کُنَّا لِنَهتَدِیَ لَولَا اَن هَدٰنَا اللّٰهُ: اَمَّا بَعدُ اَعُوذُ بِاللّٰهِ السَّمِیعِ العَلِیمِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ بِسمِ اللّٰهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ!

"مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ"

وہ قیامت کے دن کا بھی مالک ہے اور حقیقت میں چاہے دنیا ہے چاہے آخرت ہے اس کا بادشاہ اس کا مالک اور ان سب چیزوں کی ملکیت صرف اللہ تعالیٰ کی ہے۔ اس "مالک یوم الدین" کو ہم اگر مُلک سے مانیں یا مِلکیت سے مانیں تو یہ صرف اللہ کی ہی ہے۔ جیسے رب العالمین نے قرآن پاک میں فرمایا ہے:

﴿اِنَّا نَحنُ نَرِثُ الاَرضَ وَ مَن عَلَيهَا وَ اِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ﴾ (مریم: ۴۰)

"اس زمین کے وارث اور اس کے باشندوں کے وارث بھی ہم ہی ہیں اور یہ ہماری طرف ہی لوٹیں گے"

یہ مُلک یا مِلکیّت اللہ تعالیٰ ہی کی ہے جیسے قرآن میں ہے:

﴿قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ مَلِكِ النَّاسِ﴾ (الناس: ۱، ۲)

"کہہ دیجئے کہ میں پناہ مانگتا ہوں لوگوں کے رب کی یعنی جو لوگوں کا مالک ہے"

یعنی اگر اس کو ملکیت سے مانیں تو یہ اللہ تعالیٰ پر ہی صادق آتا ہے۔ ہم کسی چیز کے مالک نہیں ہمارے تو اپنے سانس بھی اپنے اختیار میں نہیں کسی کو کیا معلوم ہے کہ ایک سانس آ گیا ہے اور دوسرا آنا بھی ہے کہ نہیں۔ ہم مالک نہیں ہیں مالک صرف اللہ تعالیٰ ہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ حقیقت میں اس کی بادشاہی سچی ہے۔ جیسا کہ قرآن میں ہے:

﴿ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ﴾(المومنون:١١٦)

اگر اس کو مُلک سے مانیں یعنی بادشاہت کے معنی میں تو وہ بھی اللہ تعالیٰ ہی کو زیب دیتی ہے۔ سورۃ الفرقان میں ہے کہ:

﴿وَ يَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ وَ نُزِّلَ الْمَلٰئِكَةُ تَنْزِيْلًا ﴾(الفرقان:٢٥)

جس دن آسمان پھٹ جائے گا فرشتے اتر پڑیں گے اس دن کہا جائے گا:

﴿ اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذِ ٍالْحَقُّ لِلرَّحْمٰنِ ﴾(الفرقان:٢٦)

آج کے دن بادشاہی ہے تو سچے رحمٰن کی ہے۔

صحیح بخاری کی روایت ہے کہ قیامت کے دن رب العالمین زمین کو اپنے دائیں ہاتھ میں لے لیں گے۔ اللہ تعالیٰ کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں۔ لیکن ہیں کس طرح؟

"لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْئٌ"

اس جیسا کوئی نہیں ہے

رب العالمین کہیں گے

"اَيْنَ مُلُوكُ الْاَرْضِ"؟

کہاں گئے زمین کے بادشاہ

"اَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ"؟

کہاں گئے ظلم کرنے والا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَيْنَ الْمُتَكَبِّرُونَ"؟

کہاں گئے تکبر کرنے والا

"لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ"؟

آج کے دن کس کی بادشاہت ہے؟ اس دن کوئی نہیں بولے گا اللہ تعالیٰ خود ارشاد فرمائیں گے:

"لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ"

آج صرف ایک طاقت والے کی حکومت ہے۔

اس کے سامنے کوئی نہیں بول سکے گا۔ وہ بول سکے گا جس کو اللہ تعالیٰ اجازت دے گا۔ لوگوں کی آوازیں پست ہو جائیں گی۔

سورہ طٰہٰ میں ہے:

﴿وَخَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا هَمْسًا﴾(طٰحہ:۱۰۸)

رحمٰن کے سامنے سب کی آوازیں پست ہو جائیں گی نہیں تو سنے گا مگر ایک گنگناہٹ۔ کوئی بات نہیں کر سکے گا۔

سورہ ھود میں ہے:

﴿يَوْمَ يَاْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ﴾(ھود:۱۰۵)

قیامت کے دن اللہ کے سامنے وہ بات کر سکے گا جس کو اللہ اجازت دے گا۔

سورۃ النباء میں ہے:

﴿يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا لَّا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَ قَالَ صَوَابًا﴾(النباء:۳۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قیامت کے دن جبریئل اور فرشتے بھی کھڑے ہوں گے قطار کی شکل میں، کلام نہیں کرسکیں گے مگر وہ جس کو رحمٰن اجازت دیں گے، بات بھی کرے گا تو سچی کرے گا جھوٹ کی ہمت ہی نہ ہوگی۔ قیامت کے دن کا بادشاہ اللہ ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ خود فرمائیں گے کہ میں بادشاہ ہوں قیامت کے دن کا۔

مَلِکٌ اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ نے ننانوے نام بیان کئے ہیں ان میں "مَــلِكٌ" کا ذکر بھی ہے۔ رب العالمین سورۃ الحشر میں فرماتے ہیں:

﴿هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ﴾(الحشر:۲۳)

مالک اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام ہے، یہ لفظ مجازی طور پر بھی استعمال ہوتا ہے۔ جن کے لئے بولا جاتا ہے ان کی بادشاہت کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ سورہ یوسف میں کہا گیا ہے:

﴿ وَ قَالَ الْمَلِكُ اِنِّيْٓ اَرٰى سَبْعَ بَقَرٰتٍ﴾(یوسف:۴۳)

بادشاہ نے کہا میں نے سات گائیں موٹی اور سات گائیں دبلی دیکھی ہیں جب کسی نے تعبیر نہ بتائی تو اس کی تعبیر وہ بتائے گا جو نوجوان جیل میں ہے۔

﴿ وَ قَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِيْ بِهٖ﴾(یوسف:۵۰)

بادشاہ نے کہا کہ یوسف کو جلدی سے میرے پاس لاؤ پھر وہ وقت بھی آیا کہ بنیامین کے تھیلے سے بادشاہ کا پیالہ نکلا تو اس وقت کہا گیا:

﴿ نَفْقِدُ صُوَاعَ الْمَلِكِ﴾(یوسف:۷۲)

بھئی ہم بادشاہ کا پیالہ گم پا رہے ہیں۔ پھر جب یہ فیصلہ ہوا کہ بنیامین نہیں چھوڑا جائے گا کیونکہ اس کے تھیلے سے وہ پیالہ نکل آیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ مَا كَانَ لِيَأْخُذَ اَخَاهُ فِيْ دِيْنِ الْمَلِكِ ﴾(یوسف:٧٦)

بادشاہ کے دین کے اندر نہیں ہے کہ وہ بھائی کو پکڑے۔ یہ اوروں کے لئے بھی لفظ بولا گیا ہے۔جیسے سورۃ الکھف میں ہے کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام کشتی میں سوار ہوئے تو آگے چلتے چلتے کشتی کا ایک تختہ نکال دیا گیا تو موسیٰ علیہ السلام نے خضر علیہ السلام کو کہا کہ تو کیا کرتا ہے انہوں نے ہم سے کرایہ بھی وصول نہیں کیا لیکن تو نے کشتی کا تختہ بھی نکال لیا ہے:

﴿ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ﴾(الکھف:٧٢)

تیرے اندر صبر کی طاقت نہیں ہے۔آگے جا کر حضرت خضر علیہ السلام نے وضاحت کی کہ میں نے کشتی اس لئے خراب کی تھی کہ:

﴿ كَانَ وَرَآءَهُمْ مَّلِكٌ يَّاْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ غَصْبًا ﴾(الکھف:٧٩)

وہ بادشاہ ہر ایک کی کشتی کو پکڑ لیتا تھا۔آج کل ہماری حکومت ہے،کوئی غریب مسکین کاروبار شروع کرے تو فوراً ٹیکس والے آجاتے ہیں۔ہمارے لئے روٹی کمانا یہاں پر حرام ہو چکا ہے۔وہ ہر کشتی کو دبانے کی کوشش کرتا تھا۔میں نے اس لئے اس کو عیب دار کیا ہے تاکہ غریب اس سے روٹی کما سکے۔سورہ بقرہ میں بھی یہ مجازی طور پر بولا گیا ہے:

﴿ وَ قَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوْتَ مَلِكًا عَلَيْنَا ﴾(البقرہ:٢٤٧)

بنی اسرائیل کے لوگو تمہارے لیے اللہ تعالیٰ نے طالوت کو بادشاہ بنا دیا ہے۔اب وہ حیران ہو گئے:

﴿ قَالُوْٓا اَنّٰى يَكُوْنُ لَهُ الْمُلْكُ ﴾(البقرہ:٢٤٧)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''انہوں نے کہا اس کی حکومت ہم پر کیسے ہو سکتی ہے''؟

یہ جو غریب ہے اس کو کہاں سے مل جائے گی حالانکہ رازق اللہ تعالیٰ ہے کہنے لگے:

﴿وَ نَحْنُ اَحَقُّ بِالْمُلْكِ﴾(البقرہ:۲۲۷)

کہ ہم زیادہ حق دار ہیں ان کو یہ نہیں پتہ کہ بادشاہوں کا بادشاہ اللہ ہی ہے۔

﴿تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ﴾

وہ جس کو چاہے بادشاہی عطا کرے اور جس کو چاہے فقیر بنا دے اس سے کوئی سوال کرنے والا نہیں۔ اگر کسی کو عزت مل جائے تو وہ کہتا ہے کہ اس کو کہاں سے مل گئی ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو نبی بنایا تو لوگوں نے آپ ﷺ کو یہ بات کہہ دی۔

لوگوں نے اعتراض کیا کہ محمد ﷺ یتیم ہیں اس کے پاس کچھ نہیں اس کے والدین بھی دنیا پر نہیں ہیں اس کا بہن بھائی بھی کوئی نہیں ہے یہ کہتا ہے کہ میں نبی بن گیا ہوں اللہ تعالیٰ کو مکہ اور طائف میں اور کوئی آدمی نظر نہیں آیا؟ کہنے لگے کہ اس کو کس نے نبی بنایا ہے تو اللہ تعالیٰ نے جواب دیا:

﴿يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَاءُ﴾

جس کو چاہے اللہ اپنی رحمت کے ساتھ خاص کر لے یہ اس کی کرم نوازی ہے کہ جس نے۔

جس نے ذروں کو ملایا تو صحرا کر دیا
جس نے قطروں کو ملایا تو دریا کر دیا
ارے جس کی حکمت نے یتیموں کو کیا دُرِّ یتیم
غلاموں کو زمانے بھر کا سلطان کر دیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگوں نے اعتراض کیا کہ محمد ﷺ کے پاس کچھ نہیں ہے اور ہے بھی یتیم لیکن ان کو یہ پتہ نہیں تھا کہ اس کے بارے میں رب کہہ رہا ہے:

﴿وَالضُّحٰى وَ الَّيْلِ اِذَا سَجٰى مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَ مَا قَلٰى﴾(الضحی: ۱، ۳)

آپ کا رب آپ پر کبھی ناراض نہیں ہوگا۔آپ کو کبھی چھوڑے گا نہیں۔انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کو اور کوئی مالدار آدمی نظر نہیں آیا؟ اللہ تعالیٰ نے خود ہی جواب دے دیا۔

﴿اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ رَحْمَةَ رَبِّكَ﴾(الزخرف: ۳۲)

کیا تم اللہ تعالیٰ کی رحمت کو تقسیم کرتے ہو، یا اللہ تعالیٰ خود کرتا ہے؟

یہ رب العالمین کی مرضی ہے، کہنے لگے کہ کہاں سے طالوت کو بادشاہت ملے گی؟ فرمایا:

﴿اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰهُ عَلَيْكُمْ وَزَادَهٗ بَسْطَةً فِى الْعِلْمِ وَ الْجِسْمِ وَ اللّٰهُ يُؤْتِىْ مُلْكَهٗ مَنْ يَّشَآءُ﴾(البقرہ: ۲۲۷)

اللہ تعالیٰ نے اس کو بادشاہ چن لیا ہے، اللہ نے اس کو مال بھی دیا ہے اور علم بھی دیا ہے اور جسمانی طاقت بھی۔

لوگو! حقیقی بادشاہ اللہ ہی ہے جس کے حکم کو چیلنج نہیں کیا جا سکتا۔اس کا ہر حکم نافذ ہوتا ہے اور ہوگا اور دنیا کے سب بادشاہ ختم ہو جائیں گے۔

﴿مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ﴾

بدلے کے دن کا وہی بادشاہ ہے

اللہ اس دن پورا پورا بدلہ دے گا۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنی جانوں کا خود حساب کرو پہلے اس کے کہ تمہارا حساب ہو اپنے اعمال کو تولو پہلے اس سے کہ تمہارے اعمال کو تولا جائے۔ ہر بندے کو اپنی کی ہوئی باتوں کا علم ہوتا ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے:

رات کو جب بستر پر لیٹتے ہو تو اپنی ساری زندگی کا حساب لگایا کرو اور اللہ سے یہ دعا کیا کرو:

"اَللّٰهُمَّ حَاسِبْنِي حِسَابًا يَّسِيْرًا"

"اے اللہ میرا حساب آسان کر دینا"

اگر اللہ تعالیٰ کے سامنے پوچھا گیا تو بندہ ہلاک ہو گیا۔ اللہ کے سامنے کون بول سکتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے دعا سکھائی ہے۔ اللہ تعالیٰ حساب پورا پورا دیں گے۔

﴿وَلَا يُظْلَمُونَ فَتِيْلًا﴾ (النساء: ٤٩)

گٹھلی کے دھاگے کے برابر بھی ظلم نہیں کیا جائے گا

www.KitaboSunnat.com

سورۃ الکھف میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿وَ وُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا فِيْهِ وَيَقُوْلُوْنَ يٰوَيْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً اِلَّا اَحْصٰهَا وَ وَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا وَ لَا يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا﴾(الکھف: ٤٩)

"اور کتاب رکھی جائے گی پس تو مجرموں کو دیکھے گا کہ اس سے ڈرنے والے ہوں گے جو اس میں ہوگا اور کہیں گے ہائے ہماری بربادی اس کتاب کو کیا ہے نہ کوئی چھوٹی بات چھوڑتی ہے اور نہ بڑی مگر اس نے اسے ضبط کر رکھا ہے اور انہوں نے جو کچھ کیا اسے موجود پائیں گے اور تیرا رب کسی پر ظلم نہیں کرتا"

اللہ تعالیٰ کسی پر ظلم نہیں کرے گا، اللہ تعالیٰ تو ہے ہی رحمت کرنے والا، اکثر جاہل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگ یہ جملہ بول دیتے ہیں جب کسی کا چھوٹا بچہ فوت ہو جاتا ہے تو کہہ دیتے ہیں کہ نعوذ باللہ اللہ تعالیٰ کو بھی اس پر ظلم کرتے ہوئے خیال نہیں آیا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ اس پر ظلم نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿ وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَ هُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴾(البقرۃ: ۲۸۱)

''اور اس دن سے ڈرو جس میں تم اللہ کی طرف لوٹائے جاؤ گے پھر ہر شخص کو پورا دیا جائے گا جو اس نے کمایا اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا''

کسی پر ظلم نہیں ہوگا' قیامت کے دن انصاف کا ترازو رکھ کر بدلہ پورا دیا جائے گا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی صفت ہے جب بندہ زمین پر کہتا ہے: ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ'' تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ''حَمِدَنِي عَبْدِي'' میرے بندے نے میری تعریف کی ہے۔ بندہ کہتا ہے '' الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ '' اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ''اَثْنٰى عَلَيَّ عَبْدِي'' میرے بندے نے میری تعریف کی ہے۔ بندہ زمین پر کہتا ہے '' مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ '' اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں ''مَجَّدَنِي عَبْدِي'' میرے بندے نے میری بادشاہت (بزرگی) کا اقرار کیا ہے۔ آخر میں یہی کہتا ہوگا:

وہ مالک ہے سب آگے اس کے لاچار
نہیں ہے کوئی اس کے گھر کا مختار

اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درس نمبر 9:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدٰنَا لِهٰذَا وَمَا کُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْلَا اَنْ هَدٰنَا اللّٰهُ: اَمَّا بَعْدُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ!

"اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ"

ہم خاص تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور خاص تجھ ہی سے مدد طلب کرتے ہیں:

رب العالمین کی حمد و ثناء اور سید الرسل حضرت محمد ﷺ کی ذات پر درود وسلام کے بعد! سورۃ فاتحہ کی آیت نمبر ۴ سے پہلے جتنی آیات تھیں ان کے اندر رب العالمین کی حمد و ثناء، رب العالمین کی تعریفات تھیں مگر آیت نمبر ۴ میں بندہ اللہ سے مخاطب ہو کر کہتا ہے۔ چونکہ پہلے حمد کر کے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر لیتا ہے۔ اب بندہ اللہ تعالیٰ سے مانگتا ہے اور بندہ اقرار کرتا ہے اس بات کے ساتھ کہ ہم عبادت بھی تیری ہی کرتے ہیں اور مدد بھی تجھ ہی سے مانگتے ہیں۔ اور اسی آیت کے جواب میں رب العالمین فرماتے ہیں:

"هٰذَا لِیْ وَلِعَبْدِیْ وَلِعَبْدِیْ مَا سَأَلَ"

"یہ میرے اور میرے بندے کے لئے ہے اور میرے بندے کے لئے وہ ہے جس کا اس نے سوال کیا ہے"

عبادت کا لغوی معنی ہے ذلت اور پستی، مگر شرعی طور پر عبادت محبت، الفت، خشوع اور خوف کے مجموعہ کا نام ہے۔ اے اللہ ہم تجھ ہی سے ڈرتے ہیں اور تیری ہی محبت دل میں رکھتے ہیں اور ہم عبادت بھی تیری ہی کرتے ہیں۔

اس آیت کے دو حصے ہیں:

① عبادت تیری ہی کرتے ہیں۔ اس میں شرک سے بیزاری کا اعلان ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

④ تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں، دوسرے جملے میں اپنی طاقتوں اور قوتوں کے کمال کا انکار ہے اور اقرار کرتا ہے کہ اے اللہ میرے ہر کام کا بھروسہ تجھ پر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کے اندر یہی بات محمد ﷺ کو بھی کہی ہے:

﴿فَاعْبُدْهُ وَ تَوَكَّلْ عَلَيْهِ﴾ (هود: ١٢٣)

عبادت اسی کی کرو اور توکل بھروسہ بھی اسی پر کرو

دوسری جگہ پر یہ اقرار بھی کروایا ہے:

﴿قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ وَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا﴾ (ملك: ٢٩)

کہہ دیجئے کہ وہ رحمٰن جس پر ہم ایمان لائے ہمارا توکل اسی پر ہے۔

سورۃ مزمل میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿رَبُّ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا﴾ (المزمل: ٩)

وہ مشرق اور مغرب کا رب ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں اسی کو اپنا کارساز بنا

عبد کا لفظ اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں جہاں کوئی اہم مسئلہ بیان کیا ہے محمد رسول اللہ ﷺ کے لئے وہاں اللہ تعالیٰ نے لفظ عبد استعمال کیا ہے۔

قرآن کے نزول کا وقت آیا تو اللہ تعالیٰ نے لفظ عبد کا استعمال کیا۔ نماز میں کھڑے ہونے کا ذکر آیا تو اللہ تعالیٰ نے لفظ عبد کا ذکر کیا۔ جب آپ ﷺ کو معراج کرائی گئی تو لفظ عبد کا ذکر کیا۔ قرآن میں معراج کے حوالے سے موجود ہے:

﴿سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِيَهٗ مِنْ اٰيٰتِنَا ط اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ﴾(بنی اسرائیل: ۱)

''پاک ہے وہ جو رات کے ایک حصے میں اپنے بندے کو حرمت والی مسجد سے بہت دور کی اس مسجد تک لے گیا جس کے اردگرد کو ہم نے بہت برکت دی ہے تا کہ ہم اسے اپنی کچھ نشانیاں دکھائیں، بلاشبہ وہی سب کچھ سننے والا، سب کچھ دیکھنے والا ہے''

قرآن کے نزول کا وقت آیا تو اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ذکر فرمایا:

﴿ وَ اِنْ كُنْتُمْ فِیْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا ﴾(البقرہ: ۲۳)

''اگر تم شک میں ہو اس چیز سے جو اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ پر نازل کی''

سورۃ الکہف میں قرآن کے نزول کے وقت فرمایا:

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَ لَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا﴾(الکہف: ۱)

''تمام تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے اپنے بندے پر کتاب نازل کی اور اس میں کوئی کجی نہ رکھی''

سورۃ الفرقان کا آغاز کیا تو فرمایا:

﴿تَبٰرَكَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا ﴾(الفرقان: ۱)

''بہت برکت والا ہے وہ جس نے اپنے بندے پر فیصلہ کرنے والی (کتاب) اتاری تا کہ وہ جہانوں کے لئے ڈرانے والا ہو''

بندہ اقرار کرتا ہے کہ اے اللہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مد طلب کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ کی عبادت ہی صراطِ مستقیم ہے۔قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائیں گے:

﴿وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ﴾(یسین:۵۹)

''مجرمو! آج کے دن الگ ہو جاؤ میری عدالت میں''

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے:

﴿ اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ﴾(یسین:۶۰)

کیا میں نے تم سے یہ عہد نہیں لیا تھا کہ تم نے شیطان کی پوجا نہیں کرنی شیطان تمہارا کھلا دشمن ہے

﴿ وَّ اَنِ اعْبُدُوْنِيْ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ﴾(یسین:۶۱)

میری ہی عبادت کرو یہی سیدھا راستہ ہے

اللہ تعالیٰ نے سورۃ بقرہ میں ارشاد فرمایا ہے:

﴿ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ﴾(البقرہ:۲۱)

اے لوگو! اس کی عبادت کرو جس نے تمہیں پیدا کیا ہے

ہر نبی نے یہ اعلان کیا ہے۔جیسا کہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ﴾(الانبیاء:۲۵)

محمد رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ اے محمد ﷺ ہم نے تم سے پہلے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اس کو یہی وحی کرتے رہے ہیں کہ نہیں کوئی معبود مگر میں۔میری عبادت کرو۔

عبادت جو بھی ہو قولی،فعلی اور بدنی نیز ہر قسم کی عبادت اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔ہم نماز میں تشہد میں بیٹھیں تو یہ اقرار کرتے ہیں۔

"اَلتَّحِيَاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ ......"

"زبان کی تمام عبادتیں اور بدنی اور مالی عبادتیں اللہ ہی کے لئے ہیں"

اگر قرآن کی زبان میں دیکھا جائے تو

﴿قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَ نُسُكِیْ وَ مَحْيَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾(الانعام:۱۶۲)

میری نماز،قربانی،زندگی اور موت رب العالمین کے لئے ہے۔

بندہ اقرار کرتا ہے:

"اِيَّاكَ نَعْبُدُ"

اے اللہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔

شرک سے بیزاری کیونکہ شرک یہ تمام نیکیوں کو برباد کردیتا ہے۔اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں اٹھارہ انبیاء کے نام لے کر آخر میں ارشاد فرمایا:

﴿وَلَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾(الانعام:۸۸)

"اگر وہ بھی شرک کا ارتکاب کر لیتے تو ان کے بھی تمام عمل ضائع ہو جاتے"

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے آخری نبی حضرت محمد ﷺ کو بھی قرآن پاک میں فرمایا ہے:میرا تیرا پیار بھی بہت ہے میں نے تجھے عظمت بھی بہت دی ہے مگر:

﴿لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ﴾

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے نبی! اگر آپ کسی کو اللہ کے ساتھ شریک بنائیں گے تو آپ کے عمل بھی ضائع ہو جائیں گے۔

شرک انسان کے لئے تباہی و بربادی کا سبب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ارشاد فرمایا ہے:

﴿ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَ يَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِيْدًا﴾ (النساء: ۱۱٦)

اللہ نے شرک معاف نہیں کرنا اس کے علاوہ جس کے لئے چاہے معاف کر دے گا۔ صحیح بخاری میں موجود ہے کہ ایک زانیہ نے کتے کے بچے کو پانی پلایا تو اللہ کو اس کی یہ نیکی اتنی زیادہ پسند آئی کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے عورت! میں نے تیرے تمام گناہ معاف کر دیئے۔

﴿وَ إِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ﴾

اور مدد بھی تجھی سے مانگتے ہیں

ہم تیرے محتاج ہیں تیرے سامنے فقیر ہیں، سوال یہ ہے کہ یہاں بندہ ایک بات کرتا ہے جمع کا صیغہ آتا ہے بتایا یہ جاتا ہے کہ ہم چاہے جتنے بھی بن جائیں سارے تیرے ہی بندے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿اِسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَ الصَّلٰوةِ إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ﴾ (البقرۃ: ۱۵۳)

''صبر کر کے اور نماز پڑھ کر مدد طلب کرو''

اور اللہ ہی مددگار ہے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کو جب بیٹوں نے آ کر سارا مسئلہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیان کیا تو حضرت یوسف علیہ السلام کے بارے میں ساری باتیں سننے کے بعد حضرت یعقوب علیہ السلام نے کہا:

﴿فَصَبْرٌ جَمِيلٌ ۖ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَىٰ مَا تَصِفُونَ﴾ (یوسف:۱۸)

اے میرے بیٹو! تم نے یوسف علیہ السلام کے بارے میں جو کہنا تھا کہہ لیا۔ اب میں صبر ہی کروں گا، اللہ میرا مددگار ہے۔

اسی حوالے سے جب سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگی تو اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی پریشان ہو گئے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پیار ہے کیونکہ یہ وہ بیوی ہے جو اللہ تعالیٰ نے نکاح سے پہلے خواب میں دکھا دی تھی۔ معاملہ سنتے جب ایک دن سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اجازت لے کر اپنے والدین کے گھر چلی گئیں۔ جب اجازت مانگی دل کے اندر یہ خیال تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اجازت نہیں دیں گے۔ جب اجازت مل گئی تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پریشان ہیں معاملہ کیا ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کی بہن بیٹی کی عزت محفوظ فرمائے۔ (آمین)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی والدہ امِ رومان کہتی ہیں کہ ہمیں خطرہ تھا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا رو رو کر جگر پاش پاش نہ ہو جائے۔ نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لائے تو ایک انصاری عورت بیٹھی ہوئی تھی وہ اٹھ کر چلی گئی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بستر کی چادر درست کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور کہا اے عائشہ رضی اللہ عنہا:

''إِنْ كُنْتِ أَلْمَمْتِ بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِي وَتُوبِي إِلَى اللَّهِ''

اگر تجھ سے غلطی ہو گئی ہے تو اپنے رب سے معافی مانگ اور اس کی طرف رجوع کر۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ اے اللہ کے نبی! صلی اللہ علیہ وسلم اگر میں یہ کہہ دوں کہ میں نے یہ جرم کیا ہے تو میرے اللہ کو پتہ ہے کہ میں نے یہ جرم نہیں کیا۔ اور اگر میں یہ کہوں کہ میں نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جرم نہیں کیا تو آپ کو یقین نہیں آتا۔ میری مثال یوسف علیہ السلام کے باپ کی طرح ہے جس نے کہا تھا:

﴿فَصَبْرٌ جَمِيلٌ ۖ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَىٰ مَا تَصِفُونَ﴾ (یوسف:۱۸)

"یہ میرا صبر جمیل ہے اور اللہ میرا مددگار ہے"

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جب اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کی تو تھوڑی دیر بعد ہی اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کے اثرات آئے۔ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کے وقت اتنا بوجھ ہو جاتا تھا کہ سخت سردی میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پسینہ آ جاتا تھا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں سمجھ گئی کہ میرا تعلق اللہ تعالیٰ کے ساتھ مل گیا ہے۔ کچھ دیر بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "اَبْشِرِی یَا عَائِشَةُ فَقَدْ بَرَّأَكِ اللّٰهُ" اے عائشہ رضی اللہ عنہا خوش ہو جاؤ اللہ تعالیٰ نے تجھے بری قرار دے دیا ہے۔ یہاں سے بہت سارے مسائل نکلتے ہیں۔ جاہل کہتے ہیں کہ آج کل ہر کوئی غیب جانتا ہے کائنات کی عظیم ہستی ساقی کوثر، شافع محشر اپنے گھر کے بارے میں نہیں جانتے۔

سیرت نگار لکھتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے مشورہ کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مشورہ کیا اے عمر! رضی اللہ عنہ تمہارا عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں کیا خیال ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اے اللہ کے نبی! صلی اللہ علیہ وسلم آپ نبی ہیں۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم نے) فرمایا میری نبوت میں کسی قسم کا شک نہیں ہے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے اللہ کے نبی! صلی اللہ علیہ وسلم آپ پاک ہیں اور آپ کے نکاح میں ناپاک بیوی نہیں آسکتی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی صفائی پیش کی:۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَ الْخَبِيْثُوْنَ لِلْخَبِيْثٰتِ ۚ وَ الطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ وَ الطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبٰتِ ۚ اُولٰٓئِكَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا يَقُوْلُوْنَ ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴾(النور:٢٦)

ناپاک عورتیں ناپاک مردوں کے لئے ہیں، پاک عورتیں پاک مردوں کے لیے ہیں۔ اور ہمارا عقیدہ ہے کہ نبی جہاں بھی ہوتا ہے پاک ہی ہوتا ہے۔ نبی پیدا ہوئے تو پاک، حلیمہ کے گھر گئے پھر بھی پاک، مدینے میں گئے تو پھر بھی پاک، قبر میں پاک، کل قیامت کے دن بھی پاک ہی اٹھائیں جائیں گے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھے یہ خیال تھا کہ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو خواب میں میرے بارے میں بتادے گا لیکن یہ خیال نہیں تھا کہ اللہ تعالیٰ میرے بارے میں قرآن میں اٹھارہ آیات نازل فرمادے گا۔ جب تک زمین وآسمان کا نظام چلتا رہے گا میری عظمت بلند ہوتی رہے گی۔

جب معاملہ ختم ہوا تو امِ رومان نے کہا کہ اے عائشہ رضی اللہ عنہا اب تو نبی ﷺ کا شکریہ ادا کر تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں اللہ کا شکریہ کیوں نہ ادا کروں جس نے میری براءۃ کردی ہے۔ یہ گھرانہ ایسا گھرانہ ہے جب بھی کوئی مسئلہ پیش ہوتا تو اللہ تعالیٰ قرآن بنا کر نازل فرمادیتے۔

قرآن پاک میں ہے:

﴿ مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ﴾(البقرۃ:٢٤٥)

یہودی کہنے لگے کہ ایک طرف اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ سود حرام ہے اور دوسری طرف خود لوگوں کو زیادہ عطا کرتا ہے۔ ایک طرف کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ دینے والا ہے دوسری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرف وہ خود قرض مانگتا ہے۔ یہ سب لوگوں کو اسلام سے گمراہ کرنے کے لئے کر رہے تھے۔

ایک پادری مجلس میں بات کر رہا تھا کہ کس رب کی محمد ﷺ دعوت دیتے ہیں جو محتاج ہے؟ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے برداشت نہ ہوسکا فوراً اس پادری کے منہ پر تھپڑ مارا۔ تمام لوگ کہنے لگے کہ ہماری مجلس میں ابوبکر نے کیا کیا؟ فوراً محمد ﷺ کے پاس پہنچے کہنے لگے کہ دیکھیں آپ کے ساتھی ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ہماری مجلس میں ہمارے پادری کے منہ پر تھپڑ مار دیا ہے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بلایا گیا پوچھا کیا معاملہ ہے؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ہر موڑ پر سچ بولا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسلمانوں کا رب محتاج ہے۔ دوسری طرف دشمن کافر ہیں انہوں نے کہا کہ ہم نے یہ بات نہیں کہی۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ویسے ہی تھپڑ مار دیا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی گواہی دی:

﴿لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّ نَحْنُ اَغْنِيَآءُ﴾ (آل عمران: ۱۸۱)

”بلا شبہ یقیناً اللہ نے ان لوگوں کی بات سن لی جنہوں نے کہا بے شک اللہ فقیر ہے اور ہم غنی ہیں“

”ل“ اور ”قد“ قرآن میں جہاں بھی آئے ہیں ان سے پہلے قسم محذوف ہوتی ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں اس کا ہی شکریہ ادا کروں گی جس نے میری برأت نازل کی ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی لاج رکھی۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر موت وحیات کی کشمکش تھی تو انہوں نے اپنے بیٹے عبداللہ رضی اللہ عنہ کو کہا جا! امی عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھ کہ میرا دل چاہتا ہے کہ مجھے روضہ رسول میں دفن ہونے کی جگہ مل جائے گی؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا عبداللہ میرا دل بھی چاہتا ہے مگر تم اپنے والد سے جا کر کہہ دو کہ میں اجازت دیتی ہوں کیونکہ عمر رضی اللہ عنہ نے اس وقت میرا ساتھ دیا تھا جب دنیا مجھ پر تہمت باندھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہی تھی اور عمر رضی اللہ عنہ نے میری صداقت کو سراہتے ہوئے میرے حق میں بات کی تھی۔ اس لئے جو اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی مدد کرتا ہے۔

عبادت غیر کی کب ہو بھلا اللہ کے ہوتے
گداؤں سے بھی کیا مانگے حقیقی شاہ کے ہوتے
تعجب ہے مسلمانوں پر جو ہیں غیر کے طالب
کہ کیچڑ چاٹتے پھرتے ہیں شیریں چاہ کے ہوتے
کوئی اجمیر کلیر کو کوئی دھلی کے کچھوچھے کو
نجف کو ، کربلا کو جائیں بیت اللہ کے ہوتے

اللہ تعالیٰ قرآن سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درس نمبر 10:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدٰنَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْلَا اَنْ هَدٰنَا اللّٰهُ: اَمَّا بَعْدُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ!

مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ

''بدلے کے دن کا مالک ہے ہم خاص تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور خاص تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں ہمیں سیدھی راہ دکھادے''

رب العالمین کی حمد وثناء اور نبی کریم ﷺ پر درود وسلام کے بعد سورہ فاتحہ میں بندہ اپنے رب کی تعریف وتوصیف بیان کرتا ہے جیسے جیسے بندہ اقرار کرتا ہے رب العالمین اسی طرح جواب دیتا ہے پھر ایک سٹیج پر آکر جب رب العالمین کی تعریف کر لیتا ہے تو پھر اپنے رب سے کچھ مانگتا بھی ہے۔تو فرماتے ہیں کہ اے میرے بندے! اب جو تو مجھ سے مانگتا جائے گا میں تمہیں عطا کرتا جاؤں گا یہی تو میرا اور تیرا تعلق ہے تو مجھ سے مانگتا رہے میں تجھ کو دیتا رہوں گا اب بندہ مانگتا ہے:

﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ﴾(الفاتحہ: ٦)

اے اللہ ہمیں سیدھا راستہ دکھا دے اور سیدھا راستہ دکھانے والا اللہ ہی ہے ہدایت دینے والا اللہ ہی ہے۔جیسے جنتی جنت میں جائیں گے،اللہ مجھے اور آپ سب کو جنت میں لے جائے،وہاں جا کر وہ کہیں گے

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدٰىنَا لِهٰذَا وَ مَا كُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْ لَآ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ﴾(الاعراف: ٤٣)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ ہم اللہ کی تعریف کرتے ہیں جس نے ہمیں جنت کا راستہ بتا دیا اگر اللہ ہمیں جنت کا راستہ نہ بتاتا اور سیدھی راہ نہ دکھاتا تو ہمیں کوئی سیدھی راہ بتانے والا نہیں تھا اور ہر خطیب خطبے کے اندر کہتا ہے کہ:

"مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلاَ مُضِلَّ لَهُ"

جس کو اللہ تعالیٰ ہدایت دے دے اس کو کوئی گمراہ کرنے والا نہیں ہے اور اللہ جس کو گمراہ کر دے اس کو کوئی سیدھے راستے پر بھی نہیں لا سکتا اور اللہ نے قرآن میں بھی مثالیں بیان کی ہیں۔ اللہ کے نبی محمد ﷺ کا دل چاہتا ہے کہ میرے چچا ابو طالب کو ہدایت مل جائے آخری وقت ہے اللہ کے نبی ﷺ بیٹھے ہوئے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ بیٹے ابو طالب کے وہ بھی بیٹھے ہوئے ہیں ابو جہل بھی بیٹھا ہوا ہے اللہ کے نبی ﷺ کہتے ہیں چچا جان میرے کان میں کلمہ پڑھ لو کلمہ ایک دفعہ ہی پڑھ لو کل میں اللہ کے حضور کوئی حجت ہی بنا لوں گا چچا نے کہا:

لَوْلَا الْمَلَامَةُ أَوْ حِذَارُ مُسَبَّةٍ
لَوَجَدْتَنِي سَمْحًا بِذَالِكَ مُبِينًا

اے میرے بھتیجے! اگر ان کی ملامتوں اور ان کی گالیوں کا مجھے ڈر نہ ہوتا...... اے میرے بھتیجے میرے دل کو تو کشادہ ہی پاتا لیکن میں جاتے وقت یہ اعلان کر کے ہی جاتا ہوں اے میرے بھتیجے مجھے سمجھ آ گئی ہے کہ تیرا دین ہی سچا ہے۔

وَلَقَدْ عَلِمْتُ بِأَنَّ دِيْنَ مُحَمَّدٍ
خَيْرٌ مِّنْ أَدْيَانِ الْبَرِيَّةِ دِيْنًا

کہ جتنے بھی دین ہیں اس میں سچا ہے تو بس تیرا ہی دین ہے یہ چچا بات کہہ رہا ہے نبی محمد ﷺ کے دل کی خواہش بھی ہے کہ میرے چچا کو ہدایت مل جائے۔ جب دیکھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ چچا نے انکار کر دیا ہے عرش والے نے کہا:

﴿ اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ﴾ (القصص: ٥٦)

”بے شک تو ہدایت نہیں دیتا جسے تو دوست رکھے اور لیکن اللہ ہدایت دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور وہ ہدایت پانے والوں کو زیادہ جاننے والا ہے“

اور واقعتاً نبی کریم ﷺ کسی کو ہدایت نہیں دے سکتے بلکہ اللہ سے ہی ہدایت کی دعا مانگی ہے۔ ایک دفعہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے پیش خدمت ہوتے ہیں پریشان ہیں نبی محمد ﷺ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا چہرہ دیکھا پوچھا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کیا بات ہے؟ کہا آج میں نے اپنی والدہ کو اسلام کی دعوت دی ہے، آج میں نے اللہ کی توحید کی طرف بلایا ہے ماں نے مجھے بھی گالیاں دی ہیں اور آپ کو بھی گالیاں دی ہیں، آپ کو بھی طعنے دیئے ہیں اور مجھے بھی طعنے دیئے ہیں اور نبی محمد رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے قرآن میں کہا ہے:

﴿ خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ ﴾ (الاعراف: ١٩٩)

اے میرے محبوب ﷺ لوگوں کی باتیں سن کر تو ان کو معاف کر دیا کر۔

اللہ تعالیٰ نے نبی محمد ﷺ کو گالی کا جواب گالی دینے کے لئے نہیں بھیجا بلکہ دعوت دینے کے لئے بھیجا ہے اللہ کے نبی ﷺ کو تو بڑی گالیاں دی گئیں بلکہ قرآن کے اندر موجود ہے آپ ﷺ کو یہاں تک کہہ دیا گیا تھا: ”لَسْتَ مُرْسَلاً“ اس سے بڑی گالی اور کیا ہو سکتی ہے، مجنون کا ذکر قرآن کے اندر ہے ان لوگوں نے آپ ﷺ کو کہا کہ آپ تو اللہ کے رسول ہی نہیں ہیں۔ تو پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کی عظمت کو بلند کیا اللہ تعالیٰ نے سورہ یٰسین کو نازل کیا اور سورہ یٰسین کے شروع میں ہی اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿یٰسٓ وَ الْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ﴾ (یٰسین: ۱، ۳)

"یسین! اس حکمت سے بھرے ہوئے قرآن کی قسم بلاشبہ تو یقیناً بھیجے ہوئے لوگوں میں سے ہے"

اللہ جس کی مرضی قسم کھائے ہم اگر قسم کھائیں گے تو اللہ کی ذات کی ہی قسم اٹھائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں فرمایا ہے:

﴿وَ النَّجْمِ اِذَا هَوٰی﴾ (النجم: ۱)

"قسم ہے ستارے کی جب وہ گرے"

﴿وَ التِّیْنِ وَ الزَّیْتُوْنِ وَ طُوْرِ سِیْنِیْنَ وَ هٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِیْنِ﴾ (التین: ۱، ۲)

"قسم ہے انجیر کی اور زیتون کی اور طورِ سینین کی اور اس امن والے شہر کی"

﴿وَ الشَّمْسِ وَ ضُحٰهَا وَ الْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا وَ النَّهَارِ اِذَا جَلّٰهَا وَ الَّیْلِ اِذَا یَغْشٰهَا وَ السَّمَآءِ وَ مَا بَنٰهَا وَ الْاَرْضِ وَ مَا طَحٰهَا وَ نَفْسٍ وَّ مَا سَوّٰهَا﴾ (الشمس: ۱، ۷)

"قسم ہے سورج کی اور اس کی دھوپ کی اور چاند کی جب اس کے پیچھے آئے اور دن کی جب وہ اس (سورج) کو ظاہر کردے اور رات کی جب وہ اس (سورج) کو ڈھانپ لے اور آسمان کی اور اس ذات کی جس نے اسے بنایا اور زمین کی اور اس کی ذات کی جس نے اسے بچھایا اور نفس کی اور اس اس ذات کی جس نے اسے ٹھیک بنایا"

﴿لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ﴾ (البلد: ۱)

"نہیں! میں اس شہر کی قسم کھاتا ہوں"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ جس مرضی چیز کی قسم اٹھا سکتے ہیں لیکن ہم قسم اٹھائیں گے تو صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کی قسم اٹھائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے قسم کھا کر کہا قرآن حکیم کی، کہ یہ کہتے ہیں آپ اللہ کے رسول نہیں ہیں، لیکن میں کہتا ہوں کہ تو رسولوں میں سے ہے۔

نبی ﷺ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی بات سن کر آگے سے گالی کا جواب اس طرح دینا پسند نہ کیا بلکہ کہا اے ابوھریرہ رضی اللہ عنہ تیری کیا مرضی ہے تو کیا چاہتا ہے؟ کہا آقا! اب میری مرضی یہ ہے کہ آپ ﷺ میری والدہ کے لئے ہدایت کی دعا کریں۔ نبی ﷺ نے یہ نہیں کہا کہ تیری والدہ کو ہدایت مل جائے گی۔ بلکہ اللہ تعالیٰ سے دعا کی:

"اَللّٰهُمَّ اهْدِ اُمَّ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ"

"اے اللہ! ابوھریرہ رضی اللہ عنہ کی والدہ کو ہدایت نصیب فرما"

نبی اکرم ﷺ کو بہت زیادہ تکلیفیں آئیں آپ ﷺ کا دل پریشان ہے لیکن پھر بھی اللہ کا دروازہ ہی کھٹکھٹایا ہے:

"اَللّٰهُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِعَمْرِو ابْنِ هِشَامٍ اَوْ بِعُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ"

"اے اللہ اس اسلام کو عزت عطا فرما یا خطاب کا بیٹا عمر دے دے یا ھشام کا بیٹا عمرو"

اب جس کی قسمت یا جسکے مقدر تھے اللہ تعالیٰ اس کو لے آیا۔ آپ ﷺ نے اللہ سے مانگا تھا یہ تو نہیں کہا تھا کہ جاؤ عمر کو لے آؤ، جس کے مقدر میں تھا، جب عمر رضی اللہ عنہ جا رہے تھے تو نبی ﷺ دارِ ارقم میں تھے کسی نے کہا کہ عمر آ رہا ہے تو نبی ﷺ نے فرمایا عمر نہیں آ رہا بلکہ اس کو اللہ تعالیٰ لے کر آ رہا ہے۔ نبی محترم ﷺ نے کہا تھا کہ:

"اَللّٰهُمَّ اهْدِ اُمَّ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ"

"اے اللہ! ابوھریرہ رضی اللہ عنہ کی ماں کو ھدایت نصیب فرما"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوھریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ادھر سے نبی محترم ﷺ نے دعا کی میں جلدی جلدی دوڑ کے اپنے گھر کی طرف پلٹا دیکھتا ہوں کہ نبی ﷺ کی دعا عرش پر پہلے پہنچتی ہے یا ابوھریرہ گھر پر پہلے پہنچتا ہے؟ ابوھریرہ رضی اللہ عنہ کو پتہ تھا کہ میرا گھر دور ہے اور جو سننے والا ہے وہ قریب ہے:

﴿ وَ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ﴾(ق:١٦)

ابوھریرہ رضی اللہ عنہ گھر پہنچتے ہیں تو دروازہ بند تھا پانی کے گرنے کی آواز آئی ہے ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سمجھ گئے کہ نبی ﷺ کی دعا عرش پر پہلے پہنچ گئی ہے دروازہ کھٹکھٹایا پوچھا کون؟ کہا میں ابوھریرہ رضی اللہ عنہ۔ اندر سے آواز آئی "عَلٰى رِسْلِكَ" اے ابوھریرہ رضی اللہ عنہ اپنے قدموں پر ہی کھڑے رہو تھوڑی دیر گزرتی ہے ماں دروازہ کھولتی ہے ساتھ ہی پڑھتی ہے:

"اَشْهَدُ اَنْ لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ"

ھدایت نبی کے اختیار میں نہیں اللہ کے اختیار میں ہے چچا کو دعوت دی ہے چچا نے انکار کر دیا ہے۔ پہلے بیان کیا تھا کہ نبی میدانِ احد میں زخمی ہوئے سیدہ فاطمہ (رضی اللہ عنہا) نے کہہ دیا تھا:

"كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ شَجُّوا وَجْهَ نَبِيِّهِمْ" ؟

وہ قوم کیسے فلاح پائے گی جس نے اپنے نبی کے چہرے کو زخمی کر دیا ہے

اللہ تعالیٰ نے فرما دیا:؟

﴿ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ﴾(آل عمران:١٢٨)

"تیرے اختیار میں اس معاملے سے کچھ بھی نہیں یا وہ ان پر مہربانی فرمائے یا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہیں عذاب دے کیونکہ بلاشبہ وہ ظالم ہیں"

آپ کے اختیار میں کوئی معاملہ نہیں آج جو آپ کے دشمن ہیں ایک وقت آئے گا آپ کے سپہ سالار ہو جائیں گے اور ہوا بھی یہی کہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ جو میدانِ احد میں دشمنوں کے سپہ سالار تھے ایک وقت آیا کہ نبی کریم ﷺ کی فوج کے سپہ سالار بن گئے تو ہدایت دینا اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔

بندہ مانگتا ہے "اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ" اے اللہ ہمیں سیدھی راہ دکھا دے اب آگے خود ہی بندہ کہتا ہے "صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ" سیدھا راستہ ان لوگوں کا ہے جن پر اللہ تو نے احسان کیا ہے۔ وہ انعام یافتہ لوگ کون ہیں سورہ نساء میں فرمایا: "وَلَهَدَيْنٰهُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا" ہم نے ان سب کو سیدھا راستہ دکھایا ہے۔ اللہ وہ کون ہیں؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَ الشُّهَدَآءِ وَ الصّٰلِحِيْنَ وَ حَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا﴾(النساء: ٦٩)

فرمایا جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کے تابعدار بن جائیں اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو ان لوگوں کا ساتھ نصیب فرمائیں گے جن پر اللہ تعالیٰ کا خصوصی انعام ہوا ہے اور انعام یافتہ کون ہیں فرمایا پہلا طبقہ نبیوں کا نبی سارے انعام یافتہ، تمام کے تمام صراط مستقیم پر۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ذکر کیا کہ تمام نبی صراط مستقیم پر ہیں۔ قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ نے اٹھارہ نبیوں کا ذکر کیا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَهَدَيْنٰهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ﴾(الانعام: ٨٧)

میں نے ان سب کو سیدھا راستہ دکھایا ان کو صراط مستقیم پر چلایا اور اللہ تعالیٰ نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابراھیم علیہ السلام کے بارے میں فرمایا:

﴿ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ حَنِيْفًا وَ لَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ شَاكِرًا لِّاَنْعُمِهٖ اِجْتَبٰهُ وَهَدٰهُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴾ (النحل: ۱۲۰، ۱۲۱)

"بے شک ابراھیم ایک امت تھا' اللہ کا فرمانبردار' ایک اللہ کی طرف ہو جانے والا اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھا اس کی نعمتوں کا شکر کرنے والا اس نے اسے چن لیا اور اسے سیدھے راستے کی طرف ہدایت دی"

اللہ تعالیٰ نے ابراھیم کو صراط مستقیم پر چلایا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جب ماں کی گود کے اندر گفتگو کی تھی تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ماں پر اعتراض کرنے والوں نے کہا کہ تو اس کو کہاں سے لے آئی ہے؟ تو عیسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ میں تو اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں:

﴿ قَالَ اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ اٰتٰىنِيَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِيْ نَبِيًّا وَّ جَعَلَنِيْ مُبٰرَكًا اَيْنَ مَا كُنْتُ وَ اَوْصٰنِيْ بِالصَّلٰوةِ وَ الزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيًّا وَّ بَرًّا بِوَالِدَتِيْ وَ لَمْ يَجْعَلْنِيْ جَبَّارًا شَقِيًّا وَ السَّلٰمُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ وَ يَوْمَ اَمُوْتُ وَ يَوْمَ اُبْعَثُ حَيًّا ﴾ (مریم: ۳۰، ۳۳)

"اس نے کہا بے شک میں اللہ کا بندہ ہوں اور اس نے مجھے کتاب دی اور مجھے نبی بنایا ہے اور مجھے بابرکت بنایا ہے جہاں بھی میں ہوں اور مجھے نماز اور زکوۃ کی وصیت کی جب تک میں زندہ رہوں اور اپنی والدہ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والا بنایا اور مجھے سرکش بد بخت نہیں بنایا اور خاص سلامتی ہے مجھ پر جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن فوت ہوں گا اور جس دن زندہ ہو کر اٹھایا جاؤں گا"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آگے کہا:

﴿ذٰلِكَ عِيۡسَى ابۡنُ مَرۡيَمَ﴾(مریم: ۳٤)

''یہ ہے عیسیٰ بن مریم''

کتنا سہانا وقت تھا جب جعفر طیار رضی اللہ عنہ اس سورۃ کی تلاوت بادشاہ کے دربار میں کررہے تھے۔ حبشہ کے بادشاہ کے دربار میں جہاں جعفر طیار رضی اللہ عنہ پر جب اعتراض ہوا کہ یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی ہیں یہ ہمارے ملک میں آ گئے ہیں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے کہا کہ کون بات کرے گا۔ جعفر طیار رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بھائی جنگ موتہ کے اندر شہید ہونے والے کہ آج جعفر طیار رضی اللہ عنہ جواب دے گا۔ اعتراض کیا کہ ان کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں جو نظریہ اور عقیدہ ہے وہ صحیح نہیں ہے۔ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو سورہ مریم کا تحفہ دیا ہوا تھا حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ نے سورہ مریم پڑھی۔ بادشاہ رو رہا ہے کہ یہ ہے عیسیٰ علیہ السلام کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿ذٰلِكَ عِيۡسَى ابۡنُ مَرۡيَمَ﴾(مریم: ۳٤)

جس کے بارے میں تم بات کرتے ہو اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے میں وضاحت کر دی ہے اور پھر رزلٹ نکلا جب سورہ مریم سنائی حبشہ کے بادشاہ نے کہا اے مسلمانو! اب تمہیں میرے ملک کے اندر کوئی پابندی نہیں ہے نہ پاسپورٹ کی ضرورت ہے، نہ ویزے کی ضرورت نہ شناختی کارڈ کی ضرورت ہے اور مشرکوں کو شکست ہوئی اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو قرآن کی وجہ سے عزت نصیب فرمائی۔ آخر میں عیسیٰ علیہ السلام نے یہ بھی کہا تھا:

﴿اِنَّ اللّٰهَ رَبِّىۡ وَرَبُّكُمۡ فَاعۡبُدُوۡهُ ‌ؕ هٰذَا صِرَاطٌ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُّسْتَقِيْمٌ﴾(مریم:۳٦)

''میرا اور تمہارا پروردگار سبھی کا اللہ تعالیٰ ہے صرف اسی کی عبادت کرو یہی سیدھا راستہ ہے''

نبی تمام صراط مستقیم پر۔ابھی میں نے نبی کریم ﷺ کے بارے میں سورہ یٰسین کی آیتیں پڑھی ہیں:''يٰسٓ وَ الْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ'' آپ سیدھے راستے پر ہیں۔

سورہ فتح کا آغاز کیا فرمایا:

﴿اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَ مَا تَاَخَّرَ﴾(الفتح:۱،۲)

''بے شک ہم نے تجھے فتح دی ایک کھلی فتح تا کہ اللہ تعالیٰ تیرے لئے بخش دے تیرا کوئی گناہ جو پہلے ہوا اور جو پیچھے ہوا''

نبی تمام صراط مستقیم پر ہیں۔نبی انعام یافتہ ہیں اور صراط مستقیم پر ہیں۔اس لئے کہ ہر نبی کا عقیدہ اللہ تعالیٰ کی توحید تھا۔قرآن اٹھائیں ہر نبی نے یہی کہا ہے کہ اے میری قوم کے لوگو اللہ کی عبادت کرو۔حضرت نوح علیہ السلام نے کہا:

﴿قَالَ رَبِّ اِنِّيْ دَعَوْتُ قَوْمِيْ لَيْلًا وَّ نَهَارًا﴾(نوح:۵)

اے میرے اللہ میں نے اپنی قوم کو دن رات بلایا اور یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو،اللہ کی توحید کی طرف بلایا۔حضرت یوسف علیہ السلام جیل کے اندر ہیں وہاں بھی کہا:

﴿يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَيْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ﴾(یوسف:۳۹)

''اے قید خانے کے دو ساتھیو! کیا الگ الگ رب بہتر ہیں یا اللہ جو اکیلا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہایت زبردست ہے''؟

کئی رب زیادہ بہتر ہیں یا کہ ایک اللہ تعالیٰ۔ یعنی نبیوں کا مذہب، نبیوں کا عقیدہ رب کی توحید تھا۔ اللہ تعالیٰ کے سارے نبی صراط مستقیم پر ہیں اور ہم اللہ تعالیٰ سے یہی طلب کرتے ہیں:

﴿ اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ صِرَاطَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ ﴾(الفاتحہ: ٦، ٧)

اے اللہ ہمیں سیدھا راستہ بتا دے، سیدھا راستہ ان لوگوں کا جن پر تو نے انعام کئے ہیں اور انعام یافتہ چار قسم کے لوگ ہیں۔ پہلے نبیوں کا طبقہ، نبیوں کا گروہ انعام یافتہ اور دوسرا طبقہ صدیقین کا، صدیقین جو ہیں وہ بھی انعام یافتہ ہی ہیں۔ ویسے تو نبی سارے ہی صدیق ہیں۔ قرآن میں نبیوں کے بارے میں کہا گیا ہے:

﴿ وَ اذۡكُرۡ فِى الۡكِتٰبِ اِبۡرٰهِيۡمَ ۬ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيۡقًا نَّبِيًّا ﴾(مریم: ٤١)

''اور اس کتاب میں ابراہیم کا ذکر کر بے شک وہ بہت سچا تھا' نبی تھا''

﴿ وَ اذۡكُرۡ فِى الۡكِتٰبِ اِدۡرِيۡسَ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيۡقًا نَّبِيًّا ﴾(مریم: ٥٦)

''اور کتاب میں ادریس کا ذکر کر بے شک وہ ایسا نہایت سچا تھا جو نبی تھا''

نبی سارے ہی سچے ہیں لیکن کچھ نبیوں کی صفت صدیق ہی بیان کر دی گئی ہے تو صدیقین کا مذہب بھی اللہ کی توحید ہی تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذکر کریں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا تھا:

﴿ يٰۤاَبَتِ لِمَ تَعۡبُدُ مَا لَا يَسۡمَعُ وَلَا يُبۡصِرُ وَلَا يُغۡنِىۡ عَنۡكَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شَيْئًا﴾(مریم:٤٢)

ابا جان آپ ان کی کیوں پوجا کرتے ہیں جو سنتے بھی نہیں اور دیکھتے بھی نہیں ہیں اور آپ کے کوئی کام بھی نہیں آسکتے ،ان کی کیوں پوجا کرتے ہیں۔ان کی کیا حیثیت ہے۔

اس لئے صدیقین کا مذھب بھی اللہ کی توحید ہی تھا۔یہ تو نبی تھے،ایک اللہ کے نبی کا صحابی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہے اس کا نظریہ بھی اللہ کی توحید ہے۔لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مار رہے ہیں،کسی نے کہا ابوبکر! رضی اللہ عنہ تیرے ساتھی کو مار پڑ رہی ہے۔ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے آکر کہا:

”اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلاً اَنْ يَقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ“

”کیا تم ایسے بندے کو قتل کرنا چاہتے ہو جو یہ بات کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے“

صدیقین کا مذھب بھی اللہ کی توحید تھا اور ان کا نظریہ بھی اللہ کی توحید،اور جو توحید پر ہیں وہ صراط مستقیم پر اور یہ لوگ انعام یافتہ ہیں۔جو انعام یافتہ ہیں وہ جنت کے جی ٹی روڈ پر جارہے ہیں۔جنت کے جی ٹی روڈ پر چل رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ ہمیں بھی صراطِ مستقیم پر گامزن رکھے۔آمین

کہ ہے ذات واحد عبادت کے لائق
زبان اور دل کی شہادت کے لائق
اسی کے ہیں فرمان اطاعت کے لائق
اسی کی ہے سرکار خدمت کے لائق
لگاؤ تو لو اپنی اس سے لگاؤ
جھکاؤ تو سر اس کے آگے جھکاؤ
اسی پر ہمیشہ بھروسہ کرو تم
اسی کی طلب میں مرو جب مرو تم

اللہ تعالیٰ قرآن سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درس نمبر 11:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدٰنَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْلَآ اَنْ هَدٰنَا اللّٰهُ: اَمَّا بَعْدُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ!

اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء اور محمد رسول اللہ ﷺ پر درود وسلام کے بعد! یہ بیان جاری ہے کہ بندہ رب العالمین کی تعریف کرتے ہوئے پھر اپنے لئے کچھ مانگتا ہے اور اللہ فرماتے ہیں جو تو مانگتا جائے گا میں عطا کرتا جاؤں گا اور بندہ مانگتا ہے کہ اللہ مجھے سیدھا راستہ دکھا دے اور آگے وضاحت ہے کہ سیدھا راستہ ان لوگوں کا ہے جن پر تو نے اپنے انعام کئے۔ اور انعام یافتہ لوگ چار قسم کے ہیں۔ میں نے سورہ نساء کے حوالے سے آیت پڑھی تھی:

﴿ وَ مَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَ الصِّدِّیْقِیْنَ وَ الشُّهَدَآءِ وَ الصّٰلِحِیْنَ ۚ وَ حَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِیْقًا﴾ (النساء: ٦٩)

کہ نبی انعام یافتہ، صدیقین انعام یافتہ، تیسرا گروہ تیسرا طبقہ انعام یافتہ شہداء کا ہے ان کو اللہ تعالیٰ نے انعام یافتہ کیوں کہا؟ میں نے بنیادی نکتہ یہ بیان کیا تھا کہ سب کا نظریہ اللہ کی توحید تھا۔ نبیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے صدیقین کا تذکرہ کرتے ہوئے اور شہید جو ہیں وہ بھی اللہ کی توحید کی خاطر ہی اپنی جان کو قربان کر کے گئے۔ اور اس کی تائید بھی قرآن میں موجود ہے۔ سورہ یٰسین میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

﴿ وَ اضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْیَةِ اِذْ جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ اِذْ اَرْسَلْنَآ اِلَیْهِمُ اثْنَیْنِ فَكَذَّبُوْهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوْٓا اِنَّآ اِلَیْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالُوْا مَآ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَ مَآ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ شَيْءٍ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَكْذِبُوْنَ قَالُوْا رَبُّنَا يَعْلَمُ اِنَّآ اِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ﴾(یٰسین: ۱۴، ۱۶)

فرمایا انطا کیہ بستی کا تذکرہ کرو جس بستی کے اندر اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں کو بھیجا۔

﴿اِذْ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوْهُمَا﴾(یٰسین: ۱۴)

اللہ نے ان کی طرف دو رسول بھیجے پس انہوں نے ان انبیاء کو جھٹلایا

انہوں نے نبیوں کو جھٹلا دیا۔ نبیوں کو جھٹلانے کی وجہ ایک ہی ہوتی تھی کہ اللہ کی توحید ہی کی طرف کیوں بلاتے ہیں۔ نبی ﷺ نے جب کوہِ صفاء پر دعوت دی تھی پہلے ان کو یہی پوچھا تھا:

''هَلْ وَجَدْتُمُوْنِي صَادِقًا اَوْ كَاذِبًا''

تم مجھے سچا سمجھتے ہو یا جھوٹا سمجھتے ہو سب نے یک زبان ہو کر کہہ دیا تھا۔

''مَا جَرَّبْنَا كَ اِلَّا صِدْقًا''

اے محمد ﷺ ہم نے تمہاری زبان سے آج تک جھوٹ سنا ہی نہیں ہم نے آپ کی زبان سے سچ ہی سنا ہے اور نبی ﷺ کے بارے میں سیرت اور تاریخ کے اندر موجود ہے کہ نبی اکرم ﷺ کو نبی بننے سے پہلے صادق امین ہی سمجھتے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے کہا مجھے سچا سمجھتے ہو تو:

''قُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تَمْلِكُوا الْعَرَبَ وَالْعَجَمَ''

''لا الہ الا اللہ کہو، اللہ تمہیں عرب و عجم کا مالک بنا دے گا'' انہیں قدموں پر بیگانے تو بیگانے رہ گئے آپ کے چچا نے کہا تھا:

www.KitaboSunnat.com

''اَلِهٰذَا دَعَوْتَنَا''؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا اس لئے تم نے ہمیں یہاں بلایا تھا کہ ہم اپنے معبودوں کو چھوڑ دیں، تو نبیوں کو اگر جھٹلایا جاتا ہے تو صرف اس کی وجہ یہی ہے کہ وہ توحید کی دعوت دیتے ہیں۔ ان انطا کیہ بستی والوں نے:

﴿ فَكَذَّبُوْهُمَا ﴾

''دونبیوں کو جھٹلایا''

اللہ تعالیٰ نے کہا کہ ہم نے ان کی طرف تیسرا رسول بھیج دیا:

﴿فَقَالُوْٓا اِنَّآ اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ﴾

ہم تمہاری طرف اللہ کے رسول بن کر آئے ہیں اللہ کا پیغام لے کر آئے ہیں۔ پہلا اعتراض انہوں نے یہ کیا:

﴿ قَالُوْا مَآ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ﴾

پہلی بات یہ ہے کہ تم ہماری طرح بشر ہو، اور تم کہتے ہو کہ ہم اللہ کے نبی ہیں تم ہمارے جیسے ہی بشر ہو اور اللہ ہی ہے جو بشر کو یہ مقام عطا کرتا ہے۔ سورہ بنی اسرائیل میں ہے کہ مکے کے لوگوں نے نبی اکرم ﷺ سے مطالبے کئے:

﴿ وَ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْاَرْضِ يَنْۢبُوْعًا اَوْ تَكُوْنَ لَكَ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّ عِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْاَنْهٰرَ خِلٰلَهَا تَفْجِيْرًا اَوْ تُسْقِطَ السَّمَآءَ كَمَا زَعَمْتَ عَلَيْنَا كِسَفًا اَوْ تَاْتِيَ بِاللّٰهِ وَ الْمَلٰٓئِكَةِ قَبِيْلًا اَوْ يَكُوْنَ لَكَ بَيْتٌ مِّنْ زُخْرُفٍ اَوْ تَرْقٰى فِي السَّمَآءِ وَ لَنْ نُّؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ حَتّٰى تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتٰبًا نَّقْرَؤُهٗ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّيْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا ﴾ (بنی اسرائیل: ۹۰،۹۳)

پہلی بات یہ ہے کہ تو ہمارے لئے زمین سے ایک چشمہ پانی کا نکال دے، چشمہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں نکال سکتا تو پھر تیرے لئے کھجوروں کا باغ ہونا چاہیے، انگوروں کا باغ ہونا چاہیے:

﴿فَتُفَجِّرَ الْاَنْهٰرَ خِلٰلَهَا تَفْجِيْرًا﴾

ان باغوں کے درمیان نہریں بھی چلنی چاہئیں:

﴿ اَوْ يَكُوْنَ لَكَ بَيْتٌ مِّنْ زُخْرُفٍ ﴾

یا تیرا گھر سونے کا ہونا چاہیے

﴿اَوْ تَرْقٰى فِى السَّمَآءِ﴾

یا ہمیں آسمان پر چڑھ کے دکھادے

﴿ وَ لَنْ نُّؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ حَتّٰى تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتٰبًا نَّقْرَؤُهٗ﴾

فرمایا تو چڑھ بھی جائے تو ہم پھر بھی ایمان نہیں لائیں گے جتنی دیر تو ہمارے سامنے کوئی ایسی کتاب نہ لے کر آئے گا جسے ہم پڑھ سکیں۔ نبی اکرم ﷺ نے کیا جواب دیا۔؟

﴿هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا ﴾

یہ کام میرے اختیار میں نہیں ہے میں تو صرف بشر رسول ہوں۔ یہ کام میرے اختیار میں نہیں ہے۔ جب اللہ تعالیٰ اپنے کام دکھائے پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کے ساتھ معجزے ظاہر کئے اللہ کے نبی ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک ایک چھاگل کے اندر ایک لوٹے کے اندر ڈالا اللہ نے پانچ انگلیوں سے پانچ چشمے جاری کر دیئے۔ انہوں نے کہا ہمیں زمین سے پانی نکال کر دکھاؤ وہ نبی کے اختیار میں نہیں ہے معجزہ نبی کے اختیار میں نہیں ہے۔ معجزے میں ہاتھ نبی کا ہوتا ہے اور قدرت اللہ تعالیٰ کی ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ نے انگلیوں سے چشمے جاری کر دیئے وہ کہنے لگے ہمیں آسمان پر چڑھ کر دکھا لیکن اس وقت اللہ کے نبی ﷺ کے اختیار میں نہیں تھا اور جب اللہ لے جانے پر آیا تو اللہ تعالیٰ نے کہا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا﴾ (بنی اسرائیل: ۱)

لیلاً نکرہ کے لفظ ہیں کہ تھوڑی سی رات میں اللہ تعالیٰ نے سفر کرادیا۔ اور سفر کتنا ہے حدیث میں ہے زمین سے لے کر پہلے آسمان تک پانچ سو سال کا سفر ہے پھر درمیان کا خلا بھی پانچ سو سال کا ہے پھر اس کی موٹائی بھی پانچ سو سال کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے راتوں رات سارا سفر محمد ﷺ کو کرادیا۔ تو ان لوگوں نے نبیوں سے کہا کہ پہلا اعتراض یہ ہے کہ:

﴿مَآ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا﴾

تم تو ہمارے جیسے رسول ہو

﴿مَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ مِنْ شَیْئٍ﴾

رحمان نے تمہارے اوپر کوئی چیز نازل نہیں کی

﴿اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَکْذِبُوْنَ﴾

اور نہیں ہو تم مگر جھوٹ بولنے والے ہو، نبیوں نے کیا کہا:

﴿قَالُوْا رَبُّنَا یَعْلَمُ اِنَّآ اِلَیْکُمْ لَمُرْسَلُوْنَ﴾

ہمارا رب جانتا ہے کہ ہم تمہاری طرف اللہ کے رسول ہیں، پیغام پہنچانے میں ہماری ڈیوٹی یہ ہے:

﴿وَمَا عَلَیْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ﴾

ہماری ڈیوٹی تسلیم کروانا نہیں ہے ہمارا کام صرف اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانا ہے ہم نے پیغام پہنچادیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر حضرت محمد ﷺ کو چھٹے پارے میں فرمایا:

﴿یٰٓاَیُّھَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ﴾ (المائدہ: ٦٧)

”ان کو پہنچادے جو تیرے رب کی طرف سے تیری طرف اتارا گیا ہے تبلیغ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کردے''

﴿لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ﴾

میں نے آپ کو ان پر داروغہ بنا کر نہیں بھیجا کہ ڈنڈے کے ساتھ تسلیم کرواؤ، تمہارا کام تبلیغ کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مانو یا نہ مانو ہمارے ذمے تو پہنچانا ہے۔ پھر وہ کہنے لگے کہ تم تو ہماری بستی کے اندر منحوس آدمی آگئے ہو۔ جب سے تم ہماری بستی کے اندر آئے ہو نہ بارش ہو رہی ہے ہم پریشان ہیں نہ درختوں کے پھل آرہے ہیں نہ زمین سے اناج نکل رہا ہے ان کاموں سے باز نہ آئے تو اور جو تم ہمارے معبودوں کی تذلیل کرتے ہو اگر اس کام سے باز نہ آئے تو ہم تمہیں پتھر ماریں گے۔ توحید والوں کو پتھر ہی پڑتے ہیں توحید بیان کی جائے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں ہے کہ باپ کو بڑے اچھے انداز میں دعوت دے رہے تھے:

﴿إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ يَا أَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِي عَنْكَ شَيْئًا يَا أَبَتِ إِنِّي قَدْ جَاءَنِي مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَأْتِكَ فَاتَّبِعْنِي أَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا يَا أَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطَانَ إِنَّ الشَّيْطَانَ كَانَ لِلرَّحْمَٰنِ عَصِيًّا يَا أَبَتِ إِنِّي أَخَافُ أَنْ يَمَسَّكَ عَذَابٌ مِنَ الرَّحْمَٰنِ فَتَكُونَ لِلشَّيْطَانِ وَلِيًّا﴾ (مریم: ۴۲، ۴۵)

''جب اس نے اپنے باپ سے کہا! اے میرے باپ تو اس چیز کی عبادت کیوں کرتا ہے جو نہ سنتی ہے اور نہ دیکھتی ہے اور نہ تیرے کسی کام آتی ہے؟ اے میرے باپ! بے شک میں' یقیناً میرے پاس وہ علم آیا ہے جو تیرے پاس نہیں آیا اس لئے میرے پیچھے چل میں تجھے سیدھے راستے پر لے جاؤں گا اے میرے باپ! شیطان کی عبادت نہ کر بے شک شیطان ہمیشہ سے رحمان کا نافرمان ہے' اے میرے باپ! میں ڈرتا ہوں تجھ پر رحمان کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرف سے کوئی عذاب آپڑے پھر تو شیطان کا ساتھی بن جائے“

ابا جان، ابا جان کہہ کر دعوت دی جارہی ہے لیکن ابا جی بولے تو کیا کہا:

﴿يَا إِبْرَاهِيمُ ۖ لَئِن لَّمْ تَنتَهِ لَأَرْجُمَنَّكَ ۖ وَاهْجُرْنِي مَلِيًّا﴾ (مريم: ٤٦)

اے ابراہیم اگر تو نے ان بتوں کی تذلیل بند نہ کی تو میں تجھے پتھر ماروں گا اور قرآن میں دوسری جگہ پر بھی ہے کہ اے نوح یہ جو ہمارے معبودوں کی تردید کرتا ہے اگر اس سے تو باز نہ آیا تو ہم تمہیں پتھر ماریں گے۔ اور نبی محمد ﷺ کا طائف کے اندر کیا قصور تھا یہی تھا کہ ثقیف قبیلے والوں کو یہی کہا تھا کہ کہو:

”لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ“

نبیوں نے توحید ہم کو سکھلائی
جسم اپنا پتھروں سے زخمی کرا کر
وہ کہتے تھے لوگو پڑھو لا الہ
خدا کے سوا کوئی داتا نہیں ہے

نبی اللہ کی توحید کی طرف دعوت دیتے ہیں انہوں نے کہا کہ اگر تم باز نہ آئے تو ہم تمہیں پتھر ماریں گے اور تمہیں ہماری طرف سے دردناک عذاب پہنچے گا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو جواب دیا:

﴿قَالُوا طَائِرُكُم مَّعَكُمْ﴾

یہ جو تم کہتے ہو کہ نحوست ہے یہ نحوست تمہاری طرف سے ہی ہے۔ کیا تم کو نصیحت نہیں کی جارہی کیا تمہیں نہیں سمجھایا گیا تم تو قوم خود ہی زیادتی کرنے والی ہو۔ انہوں نے نبیوں کو مارنا شروع کر دیا۔ قرآن کہتا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَ جَآءَ مِنۡ اَقۡصَا الۡمَدِیۡنَۃِ رَجُلٌ یَّسۡعٰی قَالَ یٰقَوۡمِ اتَّبِعُوا الۡمُرۡسَلِیۡنَ اتَّبِعُوۡا مَنۡ لَّا یَسۡـَٔلُکُمۡ اَجۡرًا وَّ ہُمۡ مُّہۡتَدُوۡنَ﴾(یٰسین: ۲۰، ۲۱)

شہر سے بستی سے ایک بندہ دوڑتا ہوا آیا یہ بندہ کون تھا؟ تفسیر روح المعانی میں منقول ہے جب نبی بستی کی طرف آئے سب سے پہلے وہ بندہ ملا جو کوڑھ کی بیماری میں مبتلا تھا اللہ سب کو بیماریوں سے محفوظ رکھے۔(آمین) نبیوں نے اس کو دعوت دی کہ اللہ کو مانو، بندہ نے کہا کہ بھئی اللہ کیا کرسکتا ہے جس اللہ کی تم دعوت دیتے ہو وہ کیا کرسکتا ہے؟ میں ۷۰ سال کا بیمار ہوں اگر تمھارے اندر اختیار ہے تو مجھے صحیح کر دو، صحت دے دو۔ نبیوں نے کہا کہ یہ ہمارے اختیار میں نہیں ہے۔ لیکن ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ اور امید ہے کہ اللہ تمہیں ضرور شفا دے دے گا اور صحت دینے والا بھی وہی ایک اللہ ہے۔ میں نے سورۃ الشعراء کے حوالے سے حدیث بیان کی تھی کہ بیمار کی بیمار پرسی کرنی چاہئے اس مقام پر میں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے الفاظ پڑھے تھے جو قرآن مجید میں منقول ہیں کہ نمرود نے کہا تھا کہ کس رب کی دعوت دیتے ہو تو ابراہیم علیہ السلام نے کہا تھا:

﴿وَ اِذَا مَرِضۡتُ فَہُوَ یَشۡفِیۡنِ﴾(الشعراء: ۸۰)

''جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہ مجھے شفا دیتا ہے''

نبیوں نے کہا کہ ہمارے اختیار میں تو کچھ نہیں ہے، تمہیں اگر شفا دینی ہے تو اللہ تعالیٰ نے ہی دینی ہے۔ ہم تمہارے لئے دعا کردیں گے۔ نبی نے دعا کی اللہ تعالیٰ نے اس کو صحت عطا کردی۔ ۷۰ سال کا بیمار اللہ تعالیٰ شفا دینا چاہے تو دے سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن میں حضرت ایوب علیہ السلام کا ذکر کیا؟ اٹھارہ سال بیمار رہے اور جب اللہ تعالیٰ تندرستی دینے پر آیا تو ایک لمحے میں شفا دے دی۔ فرمایا اے ایوب اپنی ایڑی زمین پر لگا جب پانی نکلے گا اس کو پی بھی لینا اس سے غسل بھی کرلینا اللہ تجھے شفا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وتندرستی عطا فرمادے گا۔اللہ نے ایک لمحے میں شفا دے دی اب اس کو شفا ہوئی اور اسکو یقین آگیا کہ اس نے نبیوں کی دعوت کو قبول کرلیا۔

اس آدمی کے بارے میں مختلف روایتیں ہیں کوئی کہتا ہے کہ دھوبی تھا اور کوئی کہتا ہے موچی تھا لیکن حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے اسی پر اتفاق کیا ہے کہ وہ لکڑی کا کام کرتا تھا اس کو پتہ چلا کہ نبیوں کو مار پڑ رہی ہے تو قرآن کہتا ہے:

﴿وَ جَآءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِیْنَةِ رَجُلٌ یَّسْعٰی قَالَ یٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِیْنَ اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا یَسْـَٔلُكُمْ اَجْرًا وَّ هُمْ مُّهْتَدُوْنَ﴾(یٰسین: ۲۰،۲۱)

آیا شہر کے ایک کونے سے آدمی دوڑتا ہوا اور اس نے کہا کہ اے میری قوم کے لوگو ان رسولوں کی بات مان لو اور یہ تم سے کسی اجرت کا سوال نہیں کرتے اور یہ لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔

اور نبی سارے ہدایت یافتہ ہیں۔اللہ اکبر جب اس نے آکر بستی والوں کو یہ کہا کہ رسولوں کی بات مانو انہوں نے کہا کہ تو کدھر سے آیا ہے،ان کا ساتھی بننے کے لئے آگیا ہے یہ تو بڑے منحوس ہیں۔میں نے قرآن سے یہ باتیں بیان کی ہیں۔ان کا ساتھی بننے کے لئے کہاں سے آگیا۔آخر کار انہوں نے نبیوں کو چھوڑ دیا اس کو پکڑ لیا،اس کو مارنا شروع کر دیا جب اس کو مار پڑ رہی تھی تو وہ موت وحیات کی کشمکش میں تھا تو کیا کہتا تھا؟ اللہ تعالیٰ نے اپنے توحید والے کا نقشہ قرآن میں بیان کیا ہے جب اس کی جان نکل رہی تھی کہہ رہا تھا:

﴿وَ مَا لِیَ لَاۤ اَعْبُدُ الَّذِیْ فَطَرَنِیْ وَ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ﴾(یٰسین: ۲۲)

مجھے کیا ہوگیا ہے میں اس ذات کی عبادت کیوں نہ کروں جس نے مجھے پیدا کیا ہے اور اسی کی طرف تم نے لوٹ کر جانا ہے۔کیا میں اس کے علاوہ اوروں کو معبود بنا لوں اگر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رحمٰن مجھے کوئی دکھ، کوئی تکلیف دینے کا ارادہ کرلے سارے اکٹھے ہو جائیں تو ان کی کوئی سفارش کام نہیں آئے گی اور یہ بات اللہ نے سورہ ھود کے آخر میں کہی ہے کہ اللہ کسی کو کوئی تکلیف پہنچانے پر آئے تو کوئی روکنے والا نہیں ہے اور اگر اللہ کسی کے ساتھ کوئی بھلائی کا ارادہ کرلے تو پھر بھی کوئی اسے روکنے والا نہیں ہے۔ کیا بھلا تم جن کو معبود سمجھتے ہو اگر رحمٰن میرے ساتھ کوئی ارادہ کرلے تو یہ روک سکتے ہیں؟ اگر میں اس رحمٰن کو چھوڑ کر کسی اور کو معبود بنالوں تو سمجھ لو کہ میں اس گمراہی کے اندر ہوں۔ میرا اعلان سن لو پہلے تو نبیوں ہی کو پتہ تھا کہ س نے ایمان قبول کرلیا ہے اب صاف کہنے لگا ہوں:

﴿اِنِّیْٓ اٰمَنْتُ بِرَبِّكُمْ﴾

سن لو! میں ایمان لا چکا ہوں موت وحیات کی کشمکش تھی روح پرواز ہونے سے پہلے ہی اعلان کر دیا۔ اللہ فرماتے ہیں کہ جا جنت میں داخل ہو جا تو میری توحید کی خاطر اپنی جان قربان کرتا ہے تجھے جنت ملے گی اور اللہ نے قرآن میں کہا:

﴿اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَ اَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِیْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ﴾ (حم السجدہ: ۳۰)

توحید کی خاطر جان قربان کرنے والی سیدہ حضرت آسیہ علیہا السلام کے گھر میں بیٹا بھی نہیں ہے، اولاد بھی نہیں ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام جب فرعون کے محلوں میں پہنچے صندوق کو پکڑا گیا صندوق کھولا گیا جب صندوق کھولا گیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنا انگوٹھا چوس رہے تھے۔ نبی خوبصورت ہوتا ہے۔ جب بچے کو نکالا گیا تو حضرت آسیہ علیہا السلام نے کہا کہ اس کو قتل نہ کرو ہوسکتا ہے کہ ہمارے لئے نفع بخش ہو یا ہم اس کو اپنا بچہ بنالیں۔ اس سے بڑا نفع کیا ہو سکتا ہے؟ جب موسیٰ علیہ السلام نبی بنے تو حضرت آسیہ علیہا السلام نے توحید کا کلمہ پڑھا مشکلات آئیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حتیٰ کہ ایک وقت آیا فرعون نے دیوار کے ساتھ کھڑا کر کے کہا کہ اس کو پوچھو کہ اب بھی رب کو چھوڑتی ہے کہ نہیں چھوڑتی اس نے ایک ہی بات کہی:

﴿ صِبْغَةَ اللّٰهِ وَ مَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً وَّ نَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ﴾(البقرہ:۱۳۸)

اللہ کا رنگ چڑھ گیا ہے توحید کے رنگ سے کوئی رنگ بہتر نہیں ہو سکتا۔ اب ایک ہی بات ہے جب اس کو یقین ہو گیا کہ یہ مجھے نہیں چھوڑے گا تو اس نے فوراً کہا

﴿ رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ﴾(التحریم:۱۱)

اے اللہ! میرا گھر جنت میں بنا دے

توحید کی خاطر جان قربان کرنے والوں کو اللہ جنت میں داخل کرے گا۔ شہید بھی انعام یافتہ، ان کا نظریہ اللہ کی توحید تھا۔ انعام یافتہ صراط مستقیم پر اور اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اس پر گامزن کرے، آمین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درس نمبر 12:

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِیۡ هَدٰنَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهۡتَدِیَ لَوۡلَا اَنۡ هَدٰنَا اللّٰهُ: اَمَّا بَعۡدُ اَعُوۡذُ بِاللّٰهِ السَّمِیۡعِ الۡعَلِیۡمِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ!

اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء اور نبی کریم ﷺ پر درود وسلام کے بعد! سورہ فاتحہ میں بندہ اللہ کی تعریف کے بعد اللہ سے دعا مانگتا ہے اور دعا کے اندر یہ کہتا ہے کہ اللہ مجھے سیدھا راستہ دکھا دے، سیدھا راستہ ان لوگوں کا ہے جن پر تو نے انعام کئے ہیں اور انعام یافتہ گروہ چار قسم کے لوگ ہیں۔

پہلا طبقہ نبیوں کا اور نبی سارے انعام یافتہ ہیں، دوسرا طبقہ دوسرا گروہ صدیقین کا انعام یافتہ، تیسرا گروہ شھداء کا شہید سارے انعام یافتہ ہیں اور چوتھا طبقہ صالحین کا، نیک لوگوں کا۔ نبی بھی صالحین ہیں جیسے کہ میں نے کہا تھا کہ نبی سارے سچے ہیں لیکن کچھ نبیوں کے لئے یہ خاص طور پر لفظ بولا گیا ہے:

﴿وَاذۡكُرۡ فِی الۡكِتٰبِ اِبۡرٰهِیۡمَ ط اِنَّهٗ كَانَ صِدِّیۡقًا نَّبِیًّا﴾ (مریم: ٤١)

''اور اس کتاب میں ابراھیم کا ذکر کر بے شک تو بہت سچا تھا' نبی تھا''

اسی طرح صالحین کا لفظ بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیوں کے لئے بولا ہے پہلے پارے کا آخری رکوع ہے:

﴿وَمَنۡ یَّرۡغَبُ عَنۡ مِّلَّةِ اِبۡرٰهِیۡمَ اِلَّا مَنۡ سَفِهَ نَفۡسَهٗ ط وَلَقَدِ اصۡطَفَیۡنٰهُ فِی الدُّنۡیَا وَاِنَّهٗ فِی الۡاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِیۡنَ﴾ (البقرة: ١٣٠)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''دینِ ابراھیمی سے وہی بے رغبتی کرے گا جو محض بے وقوف ہو، ہم نے اسے تو دنیا میں بھی برگزیدہ کیا تھا اور آخرت میں بھی وہ نیکوکاروں میں سے ہے''

ابراھیم (علیہ السلام) نیک لوگوں میں سے ہیں، اور اللہ تعالیٰ نے کئی لوگوں کے بارے میں پیش گوئی بھی کر دی۔ جب حضرت زکریا علیہ السلام بی بی مریم علیہا السلام کے پاس گئے تو فرمایا:

﴿كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا قَالَ يَامَرْيَمُ أَنَّى لَكِ هَذَا قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾ (آل عمران: ۳۷)

حضرت مریم علیہا السلام کے پاس بغیر موسم کے پھل پڑے ہوئے ہیں پوچھا کہاں سے آئے ہیں؟ اس نے یہ نہیں کہا کہ یہ میری کرامت ہے یا میرے خاندان کی کرامت ہے کہا:

﴿قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ﴾ (آل عمران: ۳۷)

یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے، حضرت زکریا علیہ السلام کے دل میں خیال آیا کہ اگر مریم علیہا السلام کو بغیر موسم کے پھل مل سکتا ہے تو میرا وقت بھی گزر گیا ہے میری عمر بھی بڑھاپے کو پہنچ گئی ہے میں بھی اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ مجھے بھی اولاد عطا فرمادے:

﴿هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهُ قَالَ رَبِّ هَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ﴾ (آل عمران: ۳۸)

''وہیں زکریا نے اپنے رب سے دعا کی، کہا اے میرے رب! مجھے اپنے پاس ایک پاکیزہ اولاد عطا فرما بے شک تو ہی دعا کو بہت سننے والا ہے''

﴿فَنَادَتْهُ الْمَلَائِكَةُ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي الْمِحْرَابِ أَنَّ اللَّهَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَسَيِّدًا وَّ حَصُوْرًا وَّ نَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ﴾ (آل عمران:٣٩)

"تو فرشتوں نے اسے آواز دی' جب کہ وہ عبادت خانے میں کھڑا نماز پڑھ رہا تھا کہ بے شک اللہ تجھے یحییٰ کی بشارت دیتا ہے جو اللہ کے ایک کلمے (عیسیٰ علیہ السلام) کی تصدیق کرنے والا اور سردار اور اپنے آپ پر بہت ضبط رکھنے والا اور نبی ہوگا نیک لوگوں میں سے"

اے زکریا! علیہ السلام آپ نے بیٹا مانگا ہے اللہ تعالیٰ بیٹا بھی دیتا ہے اور ساتھ کئی اور خوشخبریاں بھی سناتا ہے فرمایا میں نے تیرے بیٹے کا نام آسمان سے یحییٰ رکھا دیا ہے کائنات میں پہلے کسی کا نام یحییٰ نہیں رکھا گیا۔ تیرا بیٹا سردار بھی ہوگا اور گناہوں سے پاک بھی ہوگا اللہ مجھے اور آپ کو اپنی رحمت کے ساتھ گناہوں سے پاک کردے۔ فرمایا:

﴿وَّ نَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ﴾

اور صالحین میں سے ہوگا

جب حضرت یوسف علیہ السلام کا سارا معاملہ ختم ہوا تو حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا:

﴿رَبِّ قَدْ اٰتَيْتَنِيْ مِنَ الْمُلْكِ وَ عَلَّمْتَنِيْ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ﴾ (یوسف:١٠١)

"اے میرے رب بے شک تو نے مجھے حکومت سے حصہ دیا اور باتوں کی اصل حقیقت میں سے کچھ سکھایا' آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے دنیا اور آخرت میں تو ہی میرا یار و مددگار ہے مجھے مسلم ہونے کی حالت میں فوت کر اور مجھے نیک لوگوں کے ساتھ ملا دے"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے اللہ! جو کچھ ہوا ہے یہ سب تیرا کرم ہے، میرے بھائیوں کو تو پتہ نہیں تھا کہ یوسف علیہ السلام کو یہ مقام ملے گا۔ اگر بھائیوں کو پتہ ہوتا تو یوسف علیہ السلام کو کبھی بھی کنویں میں پھینکنے کے لئے تیار نہ ہوتے، حکمتیں اللہ ہی جانتا ہے۔ اللہ! تو نے مجھے خوابوں کی تعبیر بھی بتائی ہے، اے اللہ! تو ہی میرا مددگار ہے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اب میری بھی دعا ہے کہ اے اللہ! مجھے نیک لوگوں کے ساتھ شامل فرما دینا، اے اللہ! مجھے اور آپ سب لوگوں کو نیک لوگوں میں شامل فرمالے۔

سورہ نمل میں ہے سلیمان علیہ السلام پرندوں کی بولی سمجھتے تھے، سلیمان علیہ السلام جنوں کی بولی بھی سمجھتے تھے اور اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ذکر کیا ہے۔

﴿وَ حُشِرَ لِسُلَیۡمٰنَ جُنُوۡدُہٗ مِنَ الۡجِنِّ وَ الۡاِنۡسِ وَ الطَّیۡرِ فَہُمۡ یُوۡزَعُوۡنَ﴾(النمل:۱۷)

''اور سلیمان علیہ السلام کے لئے اس کے لشکر جمع کیے گئے جو جنوں اور انسانوں اور پرندوں میں سے تھے پھر وہ الگ الگ تقسیم کیے جاتے تھے''

فرمایا سلیمان علیہ السلام کی جنوں پر حکومت، سلیمان علیہ السلام کی انسانوں پر حکومت، سلیمان علیہ السلام کی پرندوں پر حکومت کہ ایک وقت آیا۔

﴿حَتّٰۤی اِذَاۤ اَتَوۡا عَلٰی وَادِ النَّمۡلِ ۙ قَالَتۡ نَمۡلَۃٌ یّٰۤاَیُّہَا النَّمۡلُ ادۡخُلُوۡا مَسٰکِنَکُمۡ ۚ لَا یَحۡطِمَنَّکُمۡ سُلَیۡمٰنُ وَ جُنُوۡدُہٗ ۙ وَ ہُمۡ لَا یَشۡعُرُوۡنَ﴾(النمل:۱۸)

ایک چیونٹی نے کہا اے چیونٹیو! تم اپنے اپنے مکانوں میں چلی جاؤ کیونکہ سلیمان علیہ السلام پیغمبر آرہا ہے اس کے ساتھ لاؤ لشکر ہے کہیں سلیمان علیہ السلام کا لشکر اور سلیمان علیہ السلام تمہیں روند ہی نہ دیں۔ عقیدہ کتنا صاف ہے چیونٹی کا؟ جب سلیمان علیہ السلام نے بات سنی کیونکہ پرندوں کی بولی سمجھتے تھے تو اس کی بات سن کر پیغمبر سلیمان علیہ السلام ہنس پڑے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہنے لگے کہ دیکھو اس کو اپنی ساتھیوں کی کتنی فکر پڑ گئی ہے؟ سلیمان علیہ السلام سمجھتے تھے۔ حدیث میں موجود ہے کہ سلیمان علیہ السلام کی قوم باہر نکلی بارش مانگنے کے لئے جب باہر نکلے چیونٹی نے اپنی ٹانگیں آسمان کی طرف کی ہوئی تھیں اور کہہ رہی تھی:

"اَللّٰهُمَّ اِنَّا خَلْقٌ مِّنْ خَلْقِكَ..."

اللہ! ہم بھی تیری مخلوقات میں سے ایک مخلوق ہیں اے اللہ! ہمارا گزارہ بھی پانی کے بغیر نہیں ہو سکتا اس نے دعا کی تو سلیمان علیہ السلام نے کہا کہ بھئی! واپس چلے جاؤ ہم دعا مانگنے کے لئے نکلے تھے بارش کے لئے دعا بھی نہیں کی جس نے بارش کے لئے دعا کی ہے اللہ نے اس کی دعا کو قبول کر لیا ہے۔ سلیمان علیہ السلام پیغمبر سمجھتے تھے۔ سلیمان علیہ السلام چیونٹی کی بات سن کر مسکرا پڑے اور ساتھ ہی دعا کی کہ اے اللہ! مجھے توفیق دینا کہ میں تیری نعمتوں کا شکریہ ادا کروں اور اللہ کی نعمتیں۔

اگر تم اللہ کی نعمتیں گننے پر آؤ گے تو شمار نہیں کر سکو گے کسی کہنے والے نے کہا ہے کہ اللہ کے اپنے بندے پر اتنے احسانات ہیں کہ اگر ایک ہزار زبانیں بھی مل جائیں تو پھر بھی اللہ کا شکریہ ادا نہیں کر سکتا اتنی نعمتیں ہیں کہا: میں تیری نعمتوں کا شکریہ ادا کروں جو تو نے میرے اوپر کی ہیں میرے والد کے اوپر بھی کی ہیں۔

﴿فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا وَ قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَ عَلٰى وَ الِدَيَّ وَ اَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰهُ وَ اَدْخِلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ فِيْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ﴾ (النمل: ١٩)

"تو وہ اس کی بات سے ہنستا ہوا مسکرایا اور اس نے کہا اے میرے رب مجھے توفیق دے کہ میں تیری نعمت کا شکر کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کی ہے اور یہ کہ میں نیک عمل کروں جسے تو پسند کرے اور اپنی رحمت سے مجھے اپنے نیک بندوں میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

داخل فرما''

یہ مانگ رہے ہیں کہ اے اللہ! میں نیک عمل کروں۔عمل کونسے؟ جن کوتو پسند کرتا ہے،اوراے اللہ! مجھے اپنی رحمت کے ساتھ اپنے نیک بندوں میں شامل کر لے یعنی یہ بھی صالحین اور یہ بھی اللہ سے دعا مانگ رہے ہیں۔

سب سے بڑا انعام یہ کیا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو نبی بنا دیا۔اس سے بڑا انعام اور کیا ہوسکتا ہے؟ فرمایا اے میرے اللہ! مجھے توفیق دینا کہ میں ایسا عمل صالح کروں جو تجھے پسند ہو۔اللہ تعالیٰ نے قرآن میں کہا ہے:

﴿فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّ لَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖۤ اَحَدًا﴾(الکھف: ۱۱۰)

''جو شخص اپنے رب کی ملاقات کی آمید رکھتا ہوتو لازم ہے کہ وہ عمل کرے نیک عمل اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ بنائے''

جو یہ امید رکھتا ہے کہ اللہ سے ملاقات کرے گا تو اس کو عمل صالح کرنے چاہئیں۔ ہر کام اللہ کی رحمت سے ہی ہوتا ہے ہم سمجھیں کہ ہم بڑے عمل کر رہے ہیں جنت میں چلے جائیں گے جنت میں جانا ہے تو اللہ کی رحمت کے ساتھ ہی جانا ہے۔صحیح بخاری میں حدیث موجود ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے اگر میں محمد ﷺ جنت میں جاؤں گا تو مجھے اللہ کی رحمت لپیٹ لے گی اور اللہ کی رحمت کے ساتھ ہی میں جنت میں جاؤں گا۔اور اللہ کی رحمت کے بغیر کوئی بندہ جنت میں نہیں جا سکتا۔ایک حدیث میں موجود ہے کہ کل قیامت کے دن ایک بندہ آئے گا پانچ سو سال کی عبادت لے کر۔پہلے لوگوں کی زندگی بڑی بڑی لمبی زندگی ہوتی تھی۔جب پہلے لوگوں کی زندگیوں کا تذکرہ ہوا تو صحابہ کے دل کے اندر شوق پیدا ہو کہ اے اللہ کے نبی! ﷺ ہماری تو زندگیاں ہی بڑی تھوڑی ہیں ہمیں کیا اجر ملے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گا؟ اللہ نے اس امت پر انعام کر دیا ہے فرمایا تمہارے لئے میں یہ انعام کرتا ہوں کہ:

﴿ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ ﴾(القدر:٣)

فرمایا جو تمہارے سامنے ذکر ہوا ہے کہ ان کی زندگی اتنی تھی چلو میں تمہارے اوپر انعام کر دیتا ہوں، تمہیں ایک ہی رات دیتا ہوں اس رات کو تلاش کر لینا ایک ہزار مہینے سے زیادہ ثواب تمہیں مل جائے گا۔ پانچ سو سال کی عبادت لے کر آیا ہے اللہ کہیں گے فرشتو اس کو میری رحمت کے ساتھ جنت میں داخل کر دو۔ وہ کہے گا کہ اے اللہ پانچ سو سال کی عبادت اب پھر بھی رحمت۔ اللہ تعالیٰ فرشتوں کو کہیں گے رک جاؤ۔ فرشتے کو روکا جائے گا پانچ سو (٥٠٠) سال کی عبادت ایک پلڑے میں رکھی جائے گی ایک آنکھ والی نعمت ایک پلڑے میں رکھی جائے گی جب تولا جائے گا ایک آنکھ کی نعمت کا شکر یہ ادا نہیں ہو سکے گا۔ جو کچھ ہو گا اللہ کی رحمت سے ہی ہو گا اسی لئے اللہ کے نبی ﷺ نے یہ دعا سکھلائی ہے:

"اَللّٰهُمَّ اِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَأَرْجُو رَحْمَتَكَ"

اے اللہ میں تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں اور تیری رحمت کی امید رکھتا ہوں

یہ چوتھا طبقہ جو انعام یافتہ ہے وہ صالحین کا ہے، صالحین نبی بھی ہیں۔ کچھ صالحین کا ذکر اللہ تعالیٰ نے سورہ کھف کے اندر بھی کیا ہے۔ نیک لوگوں کا، اولیاء کا اور ان کا مذھب بھی اللہ کی توحید تھا۔ اللہ نے ان سب کو کیوں انعام یافتہ کہا ہے؟ کیونکہ یہ سب کے سب توحید پرست تھے۔

نبی کریم ﷺ نے نبوت کا اعلان کیا ساتھی زیادہ ہوتے چلے جا رہے تھے تو مشرکوں نے مشورہ کیا کہ محمد ﷺ کا راستہ کیسے روکا جائے؟ اس کے ساتھی زیادہ ہوتے جا رہے ہیں کہنے لگے ایک وفد تیار کر کے اس کو یثرب کی طرف بھیجو جو آج مدینہ منورہ ہے، اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی حاضری نصیب فرمائے (آمین)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان سے کہو کہ مکے میں ہم کس طرح محمد ﷺ کا راستہ روک سکیں گے؟ وفد گیا یثرب کے لوگوں نے کہا کہ یہ بات پکی ہے کہ جو آخری نبی آنا ہے اس کا ظہور مکے سے ہی ہوگا۔ لیکن ہمارے یہ سوال لے جاؤ اگر سچا رسول ہوا تو جواب دے گا، تو پھر سمجھ لینا کہ اللہ کا سچا نبی ہے۔ وہ سوال لے کر آئے کہ اصحاب کہف کتنے اور کون ہیں؟ ذوالقرنین کیا ہے؟ اور روح کیا ہے؟ اور ایک تفسیر کے حوالے سے حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت خضر علیہ السلام کا واقعہ ذکر کیا ہے۔

سوال لے کر آئے، چوہدریوں نے پوچھا کیا لے کر آئے ہو؟ کہنے لگے کہ آج اس کا ناک دم کر دیں گے، اس کو منہ بند کر دیں گے۔ ہمارے سوالوں کا جواب ہی نہیں آئے گا۔ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے کہا محمد ﷺ ان سوالوں کا جواب دیجئے اللہ کے نبی ﷺ نے کہا کہ کل آنا میں بتا دوں گا۔ اللہ کی مشیت اللہ کی مرضی کہا کہ کل آنا بتاؤں گا۔ انشاء اللہ کہنا یاد نہ رہا، حکمتیں اللہ ہی جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جبرئیل امین کو روک دیا کہا جبرئیل جب تک میں اجازت نہ دوں محمد ﷺ کے پاس نہیں جانا۔ وہ اگلے دن آئے جبرئیل رک گئے ہیں کہ محمد ﷺ سوالوں کا جواب دیجئے۔ اللہ کے نبی ﷺ کو تو وحی کے ذریعے پتہ چلتا تھا وحی تو اللہ تعالیٰ نے روک لی ہے اگلے دن آئے ایک تفسیر کے مطابق پندرہ دن وحی بند رہی اور ایک کے مطابق بیس دن بند رہی حتی کہ اُمِ جمیل نے کہہ دیا:

"قَدْ تَرَكَ شَيْطٰنُكَ"

جو محمد ﷺ پر شیطان آتا تھا وہ بھی محمد ﷺ کا ساتھ چھوڑ گیا ہے جب اتنے دن گزر گئے تو عرش والے نے سورۃ الضحیٰ نازل کی:

﴿وَالضُّحٰى وَ الَّيْلِ اِذَا سَجٰى مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَ مَا قَلٰى﴾ (الضحیٰ: ۱، ۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ کو سورج کے چڑھنے کے وقت کی قسم، اللہ کو رات کے چھا جانے کی قسم تیرے رب نے تجھے چھوڑا نہیں ہے تیرا رب تیرے ساتھ ہے ناراض بھی نہیں ہوا۔

اللہ پھر کیا ہوا ہے؟ فرمایا کہ میں تجھے تعلیم دینا چاہتا تھا:

﴿ وَ لَا تَقُوْلَنَّ لِشَایْءٍ اِنِّیْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا﴾(الکھف:۲۳)

فرمایا آج کے بعد کبھی یہ نہ کہنا کہ میں یہ کام کل کروں گا جتنی دیر پہلے انشاء اللہ نہ کہہ لے۔ وحی آئی سارا واقعہ بتایا کہ اصحاب کہف نے کہا تھا:

﴿فَقَالُوْا رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ﴾(الکھف:۱۴)

ہمارا پروردگار وہی ہے جو زمین وآسمان کا پروردگار ہے اس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں۔ دقیانوس بادشاہ نے کہا کہ ان نوجوانوں کا پتہ چلاؤ۔ اس نے کہا کہ تم ایک کی عبادت چھوڑ دو۔ یہ جو تم معبودوں کی تردید کرتے ہو اس کو چھوڑ دو اصحاب کہف نے مہلت مانگی افسوس نامی شہر ہے۔ دقیانوس بادشاہ کو کسی دوسرے شہر جانا پڑ گیا اب جب بادشاہ نے مہلت دی تو نوجوانوں نے کہا اب ہم اس بات کو نہیں چھوڑیں گے۔ جو مرضی مصیبت آجائے ہم اللہ کی توحید کو نہیں چھوڑیں گے۔ کہنے لگے ایسا کرو۔

﴿ فَاْوٗٓا اِلَى الْكَهْفِ يَنْشُرْ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَيُهَيِّئْ لَكُمْ مِّنْ اَمْرِكُمْ مِّرْفَقًا﴾(الکھف:۱۶)

”پس تم کسی غار کی طرف پناہ لے لو تمہارا رب تمہارے لئے اپنی کچھ رحمت کھول دے گا اور تمہارے لئے تمہارے کام میں کوئی سہولت مہیا کر دے گا“

غار کی طرف چلو تمہارا رب تمہارے اوپر اپنی رحمت وسیع کر دے گا اور جب وہ غار کے پاس گئے تو ان کی دعا یہ تھی:

﴿ رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّ هَيِّئْ لَنَا مِنْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَمْرِنَا رَشَدًا﴾ (الكهف: ١٠)

''اے ہمارے پروردگار ہمیں اپنی رحمت کی لپیٹ میں ہی رکھنا''

اے اللہ ہمارے معاملے کو ہمارے لئے بھلائی میں رکھنا اس کو ہمارے لئے آسان بنانا۔ غار کے اندر چلے گئے اللہ کی قدرت جب غار کے اندر گئے تو اللہ نے ان کو غار کے اندر سلا دیا اور پھر ان کی کرامات بھی ظاہر کیں کہ اللہ نے سورج کو حکم دیا:

﴿وَ تَرَى الشَّمْسَ إِذَا طَلَعَتْ تَّزٰوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَ إِذَا غَرَبَتْ تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ وَ هُمْ فِيْ فَجْوَةٍ مِّنْهُ﴾ (الكهف: ١٧)

جب سورج طلوع ہو پھر ان کو تیری گرمی نہیں چاہیئے اور جب تیز گرمی ہو تب بھی دوسری طرف گزر جانا۔ یہ اللہ نے ان کی کرامت ظاہر کی۔ کافی عرصہ گزر گیا:

﴿وَ لَبِثُوْا فِيْ كَهْفِهِمْ ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِيْنَ وَ ازْدَادُوْا تِسْعًا﴾ (الكهف: ٢٥)

تین سو نو سال کے بعد جب بیدار ہوئے تو آپس میں کہنے لگے کہ کتنی دیر ٹھہرے ہیں؟ ایک دن ٹھہرے ہوں گے یا دن کا کچھ حصہ ٹھہرے ہوں گے۔ ادھر تین سو نو سال گزر گئے یہ تو صالحین کا واقعہ ہے نبی کو بھی پتہ نہیں چلا کہ کتنی دیر ٹھہرے سورہ بقرہ کا تیسرا رکوع ہے

﴿أَوْ كَالَّذِيْ مَرَّ عَلٰى قَرْيَةٍ وَّ هِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا﴾ (البقرة: ٢٥٩)

''یا اس شخص کی طرح جو ایک بستی پر گزرا اور وہ اپنی چھتوں پر گری ہوئی تھی''

حضرت عزیر علیہ السلام ایک بستی سے گزرے کہا اس کو کون زندہ کرے گا؟ اللہ تعالیٰ نے سو سال اس کو سلا دیا پھر اٹھایا کہا کہ کتنی دیر ٹھہرے کہا کہ ایک دن یا دن کا کچھ حصہ۔ فرمایا نہیں کہ تو کہتا ہے کہ دن کا حصہ بلکہ تجھے یہاں سو سال ٹھہرایا گیا ہے اپنا کھانا بھی دیکھ لے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہاں پر نہ تو فرج ہے اور نہ فریزر ہے۔سو سال کے بعد اپنا کھانا دیکھ لے اپنا پینا بھی دیکھ لے وہ باسی نہیں ہوا ہم لوگوں کے لئے کچھ نشانی بنانا چاہتے ہیں۔

پھر فرمایا کہ ان ہڈیوں کو دیکھو کہ ہم کیسے ہڈیوں پر گوشت چڑھاتے ہیں اللہ تعالیٰ بتانا چاہتے ہیں کہ رب العالمین اگر دنیا میں زندہ کر سکتا ہے تو قیامت کے دن بھی زندہ کر سکتا ہے۔اصحاب کہف نے کہا جب بیدار ہوئے جب پوچھا کتنی دیر ٹھہرے؟ کہنے لگے کہ ہم ایک دن ٹھہرے یا دن کا کچھ حصہ ٹھہرے ہوں گے۔ادھر اللہ نے کہا تین سو نو سال گزر گئے۔پھر کہنے لگے کہ ایک بندے کو شہر بھیجو تا کہ کھانا لے کر آئے لیکن وہاں پر جائے تو بات نرمی سے کرے۔بادشاہ ہمارے خلاف ہی ہے یہ نہیں پتہ بادشاہ دنیا سے بھی رخصت ہو گیا ہے کہ نہیں۔کہا کہ نرمی سے بات کرے کسی کو پتہ بھی نہ چلے کہ میں کہاں سے آیا ہوں۔وہ سکہ لے کر بازار میں آیا۔پہلے تو باتیں کرتے کرتے دیکھا تو شہر کا رخ بھی بدلا ہوا تھا۔اس کو پہچان کرتے ہوئے بھی پریشانی ہوئی آخر کار ایک نان بائی کی دکان پر گیا ان کو جا کے سکہ دکھایا کہ مجھے روٹی دو۔وہ آپس میں باتیں کرنے لگے یہ بابا کہاں سے کوئی خزانہ لے کر آ گیا ہے یہ تو ہمارے ملک کا سکہ ہی نہیں ہے۔انہوں نے کہا ایسا کرو اس کو بادشاہ کے دربار میں لے کر چلو لگتا ہے کہیں سے کوئی خزانہ چوری کر کے لے آیا ہے۔اب چلے اور راستے میں چلتے چلتے بات بھی رہ گئی جب اصحاب کہف نکلے تھے ان کے ساتھ ایک کتا بھی نکل کر گیا تھا ان کی صحبت کا اثر ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کے اندر کتے کا ذکر بھی کر دیا ہے۔کسی پنجابی شاعر نے کہا ہے:

نیکاں دے لڑ لگیاں تے میری چولی پھل پئے
منداں دے لڑ لگیاں تے میرے اگلے وی ڈُل گئے

نیکوں کی صحبت انسان کو مقام دیتی ہے اصحاب کہف میں سے جو بندہ گیا اس کو پکڑ کر لے گئے جو بے چارہ ڈر رہا ہے اب بادشاہ پوچھے گا۔سب لوگوں کو اطلاع مل جائے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گی لیکن جاتے جاتے اس نے ایمان والوں کی دعا یاد رکھی:

﴿ رَبَّنَآ اَفۡرِغۡ عَلَيۡنَا صَبۡرًا وَّ ثَبِّتۡ اَقۡدَامَنَا وَ انۡصُرۡنَا عَلَى الۡقَوۡمِ الۡكٰفِرِيۡنَ ﴾(البقرة: ٢٥٠)

اے اللہ اگر یہ بات ہے تو تو مجھے صبر کی توفیق دینا اور میرے قدموں کو ثابت قدم رکھنا اور کافر قوم پر میری مدد فرمانا۔

اب بادشاہ کے دربار میں گئے، فارغ ہوئے۔ اس کو یہ خطرہ لاحق ہوا کہ یہ مجھے قتل کروا دے گا۔ کہا کہاں سے آیا ہے؟ کہا سچی بات میں بھی کروں گا آپ کو بھی سچی بات کرنی پڑے گی۔ ہاں یہ بتاؤ کہ دقیانوس بادشاہ کہاں گیا؟ وہ کہنے لگے اسے دقیانوس بادشاہ سے کیا تعلق ہے؟ کہنے لگے کہ بابا! وہ تو کئی سو سال سے ختم ہو گیا ہے جب اتنا سنا اس کے جسم میں جان آ گئی۔ اس نے کہا خیر ہے اب بات بنے گی ہمارا دشمن وہ تو چلا گیا ہے۔ اس نے بھی اپنی ساری کہانی بتا دی کہ ہم اس دور کے نوجوان تھے جو توحید کی خاطر اپنا شہر ہی چھوڑ گئے تھے۔ پھر ساری باتیں ہوئیں کہ اس کے اندر توحید کا بھی ذکر کیا ہے اور لوگوں کو سمجھایا ہے کہ اگر ۳۰۹ سال کے بعد میں لوگوں کو زندہ رکھ سکتا ہوں تو مرنے والوں میں تم کو بھی زندہ کر سکتا ہوں۔ اصحاب کہف کے واقعے سے کتنے سبق ملتے ہیں؟ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے ہیں:

﴿ اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ صِرَاطَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ ﴾

اے اللہ ہمیں سیدھا راستہ دکھا، راستہ ان لوگوں کا جن پر تو نے انعام کیے ہیں۔ اور انعام یافتہ چار قسم کے لوگ ہیں۔ انبیاء کرام کا، صدیقین کا، شہداء کا اور صالحین کا۔ ان کا نظریہ، ان کا عقیدہ ان کا مذہب اللہ کی توحید تھا۔

اللہ مجھے اور آپ کو قرآن سمجھنے اور صراطِ مستقیم پر گامزن رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درس نمبر 13:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی هَدٰنَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْلَا اَنْ هَدٰنَا اللّٰهُ: اَمَّا بَعْدُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ!

اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء اور نبی کریم ﷺ پر درود وسلام کے بعد! بندہ سورہ فاتحہ میں اللہ کی تعریف کرتے ہوئے اپنے لئے کچھ مانگتا ہے اور مانگتا ہے کہ اللہ! ہمیں سیدھا راستہ دکھادے اور سیدھا راستہ اللہ تعالیٰ کا اور محمد ﷺ کا راستہ ہے۔ جیسے سورہ انعام کے آخری رکوع میں اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ سے یہ اعلان کروایا ہے:

﴿قُلْ اِنَّنِیْ هَدٰىنِیْ رَبِّیْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ﴾(الانعام: ١٦١)

میرے رب نے میری راہنمائی کردی ہے سیدھے راستے کی طرف اور اللہ تعالیٰ کا جو راستہ ہے یہی صراط مستقیم اور یہی سیدھا راستہ ہے۔

﴿وَ اللّٰهُ یَدْعُوْٓا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ﴾(یونس: ٢٥)

اور اللہ تعالیٰ تمہیں بلاتا ہے سلامتی کے گھر کی طرف

﴿وَیَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ﴾

اللہ جس کو چاہتا ہے صراط مستقیم پر گامزن کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت ہی صراط مستقیم ہے۔ جیسے حدیث شریف میں موجود ہے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: اللہ کے رسول ﷺ نے ایک خط کھینچا خط کھینچنے کے بعد اس کے دائیں طرف خط کھینچے اور کچھ اس کے بائیں جانب خط کھینچے۔ بلکہ ابن ماجہ کی روایت میں ہے ایک خط کھینچ کر دو خط دائیں اور دو خط بائیں کھینچ دیئے۔ اور جو درمیان والا خط تھا اس پر اللہ کے نبی ﷺ نے اشارہ کرکے فرمایا کہ یہ میرا سیدھا راستہ ہے اور دوسری طرف جو خط ہیں ان پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چلو گے تو پریشان ہو جاؤ گے۔ درمیان والے خط کے متعلق فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کا راستہ ہے اور دائیں اور بائیں طرف راستے جو نکل رہے ہیں وہ شیطان کے راستے ہیں اور اللہ نے قرآن میں سورہ انعام میں اللہ کے نبی ﷺ کے یہ الفاظ بیان فرمائے ہیں اور اس سے پہلے کچھ صراط مستقیم کے لئے اللہ تعالیٰ نے کچھ قانون بھی بنائے ہیں۔

﴿ قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَ اِيَّاهُمْ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ وَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَ الْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ثُمَّ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ تَمَامًا عَلَى الَّذِيْٓ اَحْسَنَ وَتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ ﴾(الانعام: ۱۵۱، ۱۵۴)

(اے نبی ﷺ) کہہ دیجئے میں تمہارے اوپر وہ چیزیں پڑھتا ہوں جو چیزیں اللہ تعالیٰ نے تم پر حرام کی ہیں۔ ایک وہ چیزیں ہیں جن کو تم نے اپنے اوپر حرام قرار دیا ہے حالانکہ تمہارے اختیار میں نہیں ہے۔ یہ حلال و حرام کا اختیار صرف اللہ تعالیٰ ہی کو ہے۔ جیسے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سورہ تحریم کی پہلی آیت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات سے باتیں سن کر کہہ دیا تھا کہ آج کے بعد میں شہد کو اپنے اوپر حرام قرار دیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰہُ لَكَ تَبْتَغِیْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ﴾ (تحریم: ۱)

آپ اس چیز کو کیوں حرام قرار دیتے ہو جو اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے حلال کر دی ہے؟ پتہ چلا کہ محمد ﷺ کے اختیار میں حلت وحرمت کا قانون نہیں ہے۔ یہ صرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوتا ہے۔ فرمایا آؤ میں تمہارے اوپر پڑھتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے حرام کر دیا ہے۔ وہ کیا ہے:

پہلی بات یہ ہے کہ تم نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بنانا اور شرک ہی سب سے بڑا گناہ ہے۔ نبی محترم ﷺ سے سوال ہوا کہ کون سا گناہ سب سے بڑا ہے تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک بنانا یہ سب سے بڑا گناہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سورہ بقرہ کے تیسرے رکوع میں فرمایا ہے:

﴿فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰہِ اَنْدَادًا وَّ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ﴾ (البقرۃ: ۲۲)

''اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک مت بناؤ حالانکہ تم جانتے ہو''

اسی طرح نبی اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: کہ تم سات ہلاک کر دینے والی چیزوں سے بچو۔ یہ چیزیں تمہاری بربادیوں اور ہلاکتوں کا سبب بن جائیں گے ان میں سب سے پہلا جو گناہ شمار کیا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک بنانا ہے، اور دوسری چیز والدین کی نافرمانی کرنا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت اور والدین کے ساتھ حسن سلوک کو لازم وملزوم بیان کیا ہے۔ سورہ بنی اسرائیل میں بیان فرمایا ہے:

﴿وَ قَضٰی رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاہُ وَ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا اِمَّا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَبۡلُغَنَّ عِنۡدَكَ الۡكِبَرَ اَحَدُهُمَاۤ اَوۡ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلۡ لَّهُمَاۤ اُفٍّ وَّلَا تَنۡهَرۡهُمَا وَ قُلۡ لَّهُمَا قَوۡلًا كَرِيۡمًا وَ اخۡفِضۡ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحۡمَةِ وَ قُلۡ رَّبِّ ارۡحَمۡهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيۡ صَغِيۡرًا﴾(بنی اسرائیل:۲۳،۲۴)

اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کرلیا ہے کہ آپ عبادت کریں تو اسی ایک اللہ تعالیٰ کی کریں اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کریں۔اور پہلے پارے میں بھی ہے۔

﴿وَ اِذۡ اَخَذۡنَا مِيۡثَاقَ بَنِيۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ لَا تَعۡبُدُوۡنَ اِلَّا اللّٰهَ وَ بِالۡوَالِدَيۡنِ اِحۡسَانًا﴾(البقرۃ:۸۳)

نہ تم عبادت کرو مگر اللہ تعالیٰ کی اور اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔یہ ماں باپ بھی ایک بہت بڑی نعمت ہیں اور خصوصاً والدہ۔والدہ کی دعا بھی قبول ہو جاتی ہے اور والدہ کی بددعا بھی قبول ہو جاتی ہے۔اللہ والدین کی دعائیں لینے کی توفیق عطا فرمائے۔دعا بھی قبول ہوتی ہے۔امام بخاری رحمہ اللہ کی والدہ محترمہ نے دعا کی تھی،اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا کو قبول فرمایا اور امام بخاری رحمہ اللہ کی بینائی واپس آ گئی۔

ماں بڑی نعمت ہے۔گھر آؤ گے بیوی بھی پوچھے گی کیا لے کر آئے ہو اولاد بھی پوچھے گی کہ کیا لے کر آئے ہو بہن بھائی پوچھیں گے کہ کیا لے کر آئے ہو؟ماں آئے گی کمر کے اوپر تھپکی دے کر کہے گی میں نے تجھے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا مجھے ساری دنیا کی نعمتیں ہی مل گئیں۔ماں کی بددعا بھی قبول ہو جاتی ہے۔

صحیح بخاری میں جریج ولی کا ذکر موجود ہے۔نفلی نماز پڑھ رہا ہے ماں نے آواز دی اس نے نماز کو نہ چھوڑا دوسری دفعہ پھر تیسری دفعہ آخر ماں کے منہ سے نکل ہی گیا کہ اللہ تجھے اس وقت تک موت نہ دے جب تک تو زانیہ عورت کا سامنا نہ کر لے۔اللہ اللہ کرنے والا اس کے مکان کے پاس کسی چرواہے نے کسی عورت سے اپنا منہ سیاہ کرلیا،بچہ پیدا ہوا اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عورت سے پوچھا گیا کہ یہ کس کا بچہ ہے؟اس نے فوراً ہی کہہ دیا کہ یہ بچہ اس مکان والے کا ہے۔لوگوں نے کہا کہ یہ تو اتنا نیک ہے اور تو کہتی ہے کہ یہ کام اس نے کیا ہے۔انسانوں کو جب غصہ آتا ہے تو کوئی چیز نہیں دیکھتے۔

اب ہماری بھی یہی بات بنی ہوئی ہے۔ڈنمارک کے اندر خاکے شائع ہوئے ہیں چاہیے تو یہ تھا کہ اپنے اندر کوئی انقلاب پیدا کر کے ان میں کوئی اثر کر دیں۔ہماری حالت یہ ہوتی ہے کہ ہم مال روڈ پر نکل کہ اپنی ہی دوکانوں کے شیشے توڑنے شروع کر دیتے ہیں۔اپنی ہی تباہی حالانکہ چاہیے یہ تھا کہ مسلمانوں کے اندر ایسا انقلاب ہو جس سے غیر مسلم پر دباؤ پڑے۔یہ کہاں کی شرافت ہے؟ ابھی دیکھو بے نظیر قتل ہوگئی ہے جس کو کوئی شہید کہتا ہے۔اب ریلوے انجنوں کا کیا قصور ہے؟ یا اپنی چیزوں کا کیا قصور ہے؟لوگوں نے اپنے ہی مکانوں کو گرادیا اور آگ لگائی۔

بتاؤ بات کیا ہے؟ کہنے لگے بات کیا کرنی ہے؟انہوں نے کہا کہ بچے کو ہی پوچھ لو کس کا ہے؟ ایک ہوتی ہے فطرت ایک ہوتی ہے قدرت۔فطرت یہ ہے کہ بچہ دو سال بعد بولتا ہے۔قدرت یہ ہے کہ بچہ جھولے کے اندر ہی بول پڑتا ہے۔جب سیدہ مریم علیہا السلام پر تہمت لگی تو کہا اے اللہ یہ لوگ اعتراض کرتے ہیں۔فرمایا اے بی بی مریم علیہا السلام پریشان کیوں ہے اس بچے کی طرف اشارہ کر اور کہہ کہ میں نے نذر مانی ہوئی ہے کہ میں آج کسی سے کلام نہیں کروں گی،اس بچے کی طرف اشارہ کر،پس اشارہ کر دیا۔کہنے لگے کہ ہم اس کو کیا پوچھیں گے یہ ابھی چند دن کا ہے۔دودھ پینے والا بچہ ہے ہم اس سے کیا پوچھیں گے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا عیسیٰ! علیہ السلام اب تمہاری فطرت نہیں چلے گی یہاں پر قدرت چلے گی۔کہا بول ذرا،عیسیٰ علیہ السلام جھولے کے اندر بولے اور کہا کہ میری ماں پر اعتراض کرنے والو میں ابن اللہ بھی نہیں ہوں میں تینوں میں سے تیسرا بھی نہیں ہوں۔میں اللہ کا بندہ ہوں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جریج ولی نے کہا اس بچے سے پوچھو، اللہ نے اس بچے کو قوتِ گویائی دے دی اور تاریخ میں موجود ہے کہ ۱۲ بچے اللہ تعالیٰ نے دودھ پیتے ہوئے ہی بلوائے ہیں۔ بچے نے کہا کہ اس جریج ولی کا کوئی قصور نہیں بلکہ میں اس چرواہے کا بچہ ہوں۔ جب معاملہ حل ہوا تو حضرت جریج ولی کو اپنی ماں کے وہ کلمات یاد آ گئے اور کہنے لگے کہ تمہارا کوئی قصور نہیں بلکہ یہ میری ماں کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ ہیں جو اللہ تعالیٰ نے پورے کر دکھلائے ہیں۔

شیخ سعدی رحمہ اللہ نے ایک واقعہ نقل کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک بندہ تھا اس کی ماں بوڑھی ہو چکی تھی اس نے کہا ماں مجھے حج کی اجازت دے دے۔ اس نے کہا بیٹا حج فرض ہے لیکن میری خدمت کرنا بھی فرض ہے۔ آئندہ سال چلے جانا لیکن زندگی موت تو اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ آئندہ سال ہوا تو پھر ماں سے اجازت مانگی ماں نے اجازت نہ دی۔ دل کے اندر سوچتا ہے پتہ نہیں ماں نے کب مرنا ہے کب جاؤنگا؟ بغیر اجازت ہی کے چلا گیا۔ ماں کا اتنا احترام ہے بغیر اجازت کے چلا گیا اب جب سفر کرتے کرتے ایک جگہ پر پہنچتا ہے اور وہاں نماز ادا کر رہا تھا اس شہر کے چوروں نے کچھ سامان چوری کیا ان کو پتہ چلا کہ اب ہماری تفتیش ہوگی۔ انہوں نے سارا سامان اکٹھا کر کے اس مسجد کے اندر رکھ دیا جہاں یہ نماز پڑھ رہا تھا۔ پیچھے تفتیش کرنے والے آئے انہوں نے کہا کہ ہمارا چور کتنا بہتر ہے کہ نمازیں بھی پڑھتا ہے اور چوریاں بھی کرتا ہے۔ اب انہوں نے سامان اٹھایا اور اس کو گرفتار کیا اور پھر اس کو گدھے پر بٹھا کر شہر کا چکر لگوایا اور ساتھ یہ کہتے جا رہے ہیں کہ یہ ہمارا چور ہے لیکن اس آدمی نے کہا کہ تم یہ نہ کہو کہ یہ ہمارا چور ہے بلکہ یہ کہو کہ جو ماں کی گستاخی کرتا ہے اسے دنیا میں ہی سزا مل جاتی ہے۔ انہوں نے کہا یہ کیا واقعہ ہے؟

اس نے کہا کہ میں حج کے لئے اپنی والدہ سے اجازت مانگتا تھا، اجازت نہ ملی تو میں ماں کی اجازت کے بغیر ہی گھر سے نکل آیا ہوں۔ ماں بڑی نعمت ہے، ہم ساری عمر اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لئے دعا کرتے ہیں۔ماں نے جنتے وقت جو تکلیف برداشت کی ہے ہم اس کے ایک لمحے کا بھی حق ادا نہیں کر سکتے ۔تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے نبی ﷺ ان کو کہہ دو کہ اللہ کے ساتھ شریک نہ بناؤ۔ ماں باپ کے ساتھ نیکی کرو۔

﴿ وَ لَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ﴾(الانعام:۱۵۱)

تم اولاد کو بھوک کی وجہ سے قتل نہ کرو جیسے آج کل بیڑا غرق ہو رہا ہے۔ٹی وی پر دکھاتے ہیں ایک کشتی میں بٹھا کر تمام کو پانی کے اندر ہی ڈبو دیتے ہیں یہ دیکھواتنی آبادی ہو گئی ہے۔

﴿ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَ اِيَّاهُمْ ﴾(الانعام:۱۵۱)

تمہیں بھی ہم کھلاتے ہیں اوران کو بھی ہم کھلاتے ہیں کتنے جانور ہیں دنیا میں ،کتنے پرندے ہیں دنیا میں ۔اللہ تعالیٰ نے سورہ عنکبوت میں فرمایا ہے کہ کتنی ہی چلنے والی چیزیں ہیں ! کہ تمہیں بھی رزق اللہ تعالیٰ دیتا ہےاورانہیں بھی رزق دیتا ہے۔

تفسیر معارف القرآن میں مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ نے ایک بڑا اچھا واقعہ مثال کے طور پر سمجھایا ہے کہ تمہیں بھی رزق اللہ تعالیٰ دیتا ہے،سب کو اللہ ہی رزق دیتا ہے۔پہلے زمانے میں آپ نے دیکھا کہ انسان کے قد بہت بڑے ہوتے تھے ۔اور کیکر کا درخت بھی بہت لمبا ہوتا تھا۔آج کل تو ہر چیز عجیب شکل اختیار کر گئی ہے۔پہلے بڑے بڑے کیکر،اس کی بلندی پر کوّا اپنا گھونسلہ بناتا اور جب کوّے کے بچے پیدا ہوتے تو اس وقت بچوں کا رنگ گوشت کی بوٹی کی طرح ہوتا ہےاور جبکہ کوے کا رنگ سیاہ ہوتا ہے۔اب کوّا کہتا ہے کہ ان کی نسل اور ہے اوران کی نسل اور ہے۔کیونکہ میرا رنگ تو سیاہ ہے اوران کا رنگ سرخ ہے۔وہ ایک مہینہ اس گھونسلے کے قریب تک نہیں جاتا۔اب بچے جو درخت کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انتہائی بلندی پر ہیں اب ان کو بھی روزی کی ضرورت ہوتی ہے تو فرماتے ہیں یہ جو مچھر ہے اس کو اللہ تعالیٰ اڑاتا ہے ان بچوں کو بھوک لگی ہوتی ہے وہ آسمان کی طرف نگاہ کرتے ہیں اللہ اس مچھر کو گھونسلے تک پہنچاتا ہے انہوں نے منہ آسمان کی طرف کھولا ہوتا ہے اور مچھر کا دانہ اس کے پیٹ کے اندر چلا جاتا ہے اور اس طرح اس کی روزی کا سبب بن جاتا ہے۔ اللہ وہاں پر بھی کھلاتا ہے۔ کسی پنجابی شاعر نے اس کا ترجمہ بھی کیا ہے ۔

رازق دا راز کھل گیا بوٹ دی بوٹی تے
روزی پئی پہنچ دی اے کیکر دی چوٹی تے

اولاد کو اس وجہ سے مت قتل کرو کہ اس کو کھلائے گا کون؟ تم کو بھی اللہ ہی کھلاتا ہے اور ان کو بھی اللہ تعالیٰ ہی کھلاتا ہیں۔ فرمایا:

﴿وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ مَا بَطَنَ﴾(الانعام: ۱۵۱)

بے حیائی کے قریب نہ جاؤ خواہ وہ ظاہری ہو یا باطنی اللہ تعالیٰ نے اسے تمہارے اوپر حرام قرار دے دیا ہے۔

﴿ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ﴾(الانعام: ۱۵۱)

اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ کسی جان کو تم قتل مت کرو مگر حق کے ساتھ۔ حق تین وجہ سے ہے کسی کے قصاص کے بدلے اس کو قتل کیا جائے، شادی شدہ کو رجم کیا جائے اور تیسرا جو اسلام سے مرتد ہو جائے وہ واجب القتل ہے۔ ان کے علاوہ اور کسی کو قتل نہ کیا جائے۔ فرمایا:

﴿ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا﴾(المائدۃ: ۳۲)

جس نے ایک شخص کو قتل کیا گویا کہ اس نے تمام انسانیت کو قتل کیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ﴾(الانعام: ۱۵۱)

یہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں بات سمجھائی ہے، تمہیں وصیت کی ہے تاکہ تم سمجھ لو۔ فرمایا:

﴿وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ﴾(الانعام: ۱۵۲)

یتیم کے مال کے قریب تک نہ جاؤ مگر اچھے طریقے کے ساتھ یہاں تک کہ وہ جوانی کو پہنچ جائیں۔ اس کا مال اس کے سپرد کردو کیونکہ اگر تم نے یتیم کا مال ناحق کھالیا تو سمجھ لو کہ تم نے اپنے پیٹوں کے اندر انگارے ڈال لئے ہیں۔ اسی طرح فرمایا کہ:

﴿وَ اَوْفُوا الْكَيْلَ وَ الْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ﴾(الانعام: ۱۵۲)

ناپ اور تول پورا پورا کرو۔ کیونکہ قوم شعیب کی تباہی اور بربادی کا سبب ہی یہی چیز بنی تھی اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ المطففین کے شروع میں فرمایا ہے:

﴿وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ وَ اِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ﴾(المطففین: ۱، ۳)

یہ لوگ دیتے وقت کم دیتے ہیں اور لیتے وقت پورا پورا لیتے ہیں۔ حالانکہ یہ بات ان کے لئے ٹھیک نہیں ہے۔ ترازو انصاف کا ہونا چاہئے۔ فرمایا:

﴿لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا﴾ (الانعام: ۱۵۲)

ہم کسی جان پر مشقت نہیں ڈالتے مگر اس کی طاقت کے مطابق۔

جب تم کوئی بات کرو تو انصاف کے ساتھ کرو۔ اگر چہ قریبی رشتہ دار ہی ہو۔ اور اس کی مثالیں محمد رسول اللہ ﷺ نے بیان کی ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ نے جب وہ فاطمہ نامی عورت آئی تھی اسامہ (رضی اللہ عنہ) سفارش کے لئے بھی گئے کہ اس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا:

''لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ ﷺ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا ''

اگر محمد ﷺ کی بیٹی فاطمہ بھی چوری کرتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا

فرمایا: جو بھی کوئی وعدہ کرو اس وعدے کو پورا کرو۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں وصیت کی ہے تا کہ تم نصیحت حاصل کرو۔ یہ ساری باتیں بیان کر دینے کے بعد اللہ تعالیٰ نے کہا ہے نبی کریم ﷺ کی زبان سے یہ اعلان کروایا ہے کہ انہیں کہہ دو ان چیزوں پر عمل کرو یہی میرا سیدھا راستہ ہے اس کی پیروی کرو۔ ان راستوں پر نہ چلو جن کے متعلق محمد ﷺ نے کہا ہے کہ یہ راستے شیطان کے راستے ہیں۔

﴿ وَ اَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ﴾(الانعام:۱۵۳)

فرمایا اگر تم ان راستوں پر چلو گے تو اصل راستوں سے ہٹ جاؤ گے جیسے اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ارشاد فرمایا ہے:

﴿ اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا﴾(الشوری:۱۳)

ایک ہی راستہ مستقیم ہے تو ہم نماز میں سورہ فاتحہ پڑھتے ہوئے یہ دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ ہمیں سیدھا راستہ دکھا دے تو سیدھے راستے کی باتیں اللہ تعالیٰ نے بیان کر دی ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درس نمبر 14:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی هَدٰنَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْلَا اَنْ هَدٰنَا اللّٰهُ: اَمَّا بَعْدُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ!

اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء اور محمد کریم ﷺ پر درود وسلام کے بعد! سورہ فاتحہ خواہ ہم نماز کے اندر پڑھیں یا نماز کے باہر اس میں ہم اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگتے ہیں کہ اے اللہ! ہمیں صراط مستقیم پر چلا۔اور ساتھ یہ بھی دعا کرتے ہیں کہ سیدھا راستہ ان لوگوں کا جن پر تیرا انعام ہوا ہے، آگے ساتھ ہی یہ ہے کہ ان لوگوں کا راستہ نہیں جن پر تیرا غضب ہوا، جو سیدھے راستے سے بھٹک گئے اور ان لوگوں کا بھی نہیں جو گمراہ ہوئے ہیں۔اب یہ "غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ" کے اندر کون لوگ ہیں؟ فرمایا "مَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ" سے مراد یہودی لوگ ہیں اور "الضَّآلِّیْنَ" سے مراد عیسائی لوگ ہیں۔

غضب کا معنی یہ ہوتا ہے کہ کسی سے ناراضگی کا اظہار کرنا اور غضب جو ہے رضا کے مقابلے میں بولا جاتا ہے۔انسان بھی غضبناک ہوتا ہے۔غصے میں ہوتا ہے جب کسی پر ناراضگی کا اظہار کرتا ہے۔اور رب العالمین کی جب کوئی نافرمانی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہوتے ہیں۔لیکن جس طرح رب العالمین اپنی ذات کے اندر بے مثال ہے اسی طرح اپنی صفات کے اندر بھی بے مثال ہے۔

﴿لَیْسَ كَمِثْلِهٖ شَیْءٌ﴾

یہ غضبناک ہونا غصے ہونا اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ہے۔اب اللہ تعالیٰ کا غصہ ہے کیسے؟ ہمیں اس بحث میں، اس تمہید میں، اس تمثیل میں، اس تاویل میں پڑنے کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضرورت نہیں ہے۔اس کا سیدھا جواب ہے۔

﴿لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ﴾

جیسے اللہ تعالیٰ کی ذات کی طرح کسی کی ذات نہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ کی صفات کی طرح کسی اور کی صفات نہیں ہیں۔کئی لوگ اس میں بڑی تاویلیں کرتے ہیں۔امام بخاری اور امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے سیدھی بات کردی ہے کہ جب قرآن وحدیث میں اللہ کی صفات کی کوئی کیفیت بیان نہیں کی گئی تو اس بحث میں پڑنے کی کیا ضرورت ہے؟ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ کے ہاتھ ہیں اور اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا ہے:

﴿خَلَقْتُهُ بِيَدَيَّ﴾

اس انسان کو میں نے اپنے ہاتھ سے پیدا کیا ہے۔ابھی پچھلے دنوں ایک سکالر صاحب نے کہہ دیا تھا کہ جس طرح ہمارے ہاتھ ہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ کے ہاتھ بھی ہیں۔یہ تو عقل بھی نہیں مانتی۔دیکھیں یہ دایاں ہاتھ ہے یہ بایاں ہاتھ ہے ہمارے دونوں ہاتھوں کے اندر فرق ہے۔دائیں ہاتھ کی طاقت زیادہ ہے بائیں ہاتھ کی طاقت کم ہے۔اور اگر ہم اس طرح مانیں کہ ہمارے ہاتھوں کی طرح اس کے ہاتھ بھی ہیں تو معاذ اللہ، اللہ کی ذات پر یہ اعتراض ہوگا کہ ایک ہاتھ کے اندر طاقت زیادہ ہے اور ایک ہاتھ میں کم۔اس کا جواب یہی ہے:

﴿لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ﴾

وہ اپنی ذات میں بھی بے مثال ہے اور اپنی صفات میں بھی بے مثال ہے۔اب اللہ غصے ہوتے ہیں۔مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ نے سورہ بقرہ میں یہودیوں کے بارے میں فرمایا:

﴿وَ بَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ﴾(البقرۃ:٦١)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ لوٹے اللہ کے غضب کے ساتھ۔

اور دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

﴿فَبَآءُوْ بِغَضَبٍ عَلٰی غَضَبٍ وَ لِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ﴾ (البقرۃ: ۹۰)

اللہ تعالیٰ کے غضب میں آ جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے سورہ انفال میں فرمایا وہ لوگ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر بچھڑے کو اپنا معبود بنا لیا تھا فرمایا ان پر غضب ہے، اللہ تعالیٰ کی لعنت بھی ہے۔ اسی طرح حدیث شریف میں بھی ہے:

''اَللّٰهُ یَغْضَبُ اِنْ تَرَكْتَ سُؤَالَهُ وَمَنْ لَمْ یَسْئَلْ غَضِبَ اللّٰهُ عَلَیْهِ'' جو اللہ تعالیٰ سے مانگتا نہیں ہے اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہوتے ہیں اور نبی ﷺ نے دعا کی تھی:

''اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِیْ عِیْدًا''

اے اللہ میری قبر کو میلہ گاہ (عید گاہ) نہ بنا دینا۔

مؤطا امام مالک میں اس طرح ہے:

''اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰی قَوْمٍ اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَائِهِمْ مَسَاجِدًا''

اللہ تعالیٰ اس قوم پر بڑے غضب ناک ہوئے ہیں جنہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا اور ایک روایت میں ہے کہ:

''لَعَنَ اللّٰهُ الْیَهُوْدَ وَالنَّصَارٰی اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَائِهِمْ مَسَاجِدًا''

تو کسی پر غصے ہونا یا غضبناک ہونا یہ اللہ تعالیٰ کی صفت ہے۔ جو کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کر دے فرمایا:

﴿فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِیْهَا﴾ (النساء: ۹۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کا بدلہ یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو ہمیشہ کے لئے جہنم میں پھینکے۔ایسے بندے پر بھی اللہ تعالیٰ غصے ہوتے ہیں۔یہودیوں پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوا یہ الگ مسئلہ ہے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر یہودو نصاریٰ کو اپنا معبود بنالیا ہے۔اللہ ہمیں ہدایت نصیب فرمائے۔(آمین)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میری وجہ سے دو گروہ ہلاک ہو جائیں گے۔ایک کہیں گے علی رضی اللہ عنہ مشکل کشا ہے۔محبت کے اندر وہ مجھے کہاں لے جائیں گے۔دوسرا گروہ خارجی، یہ بھی میری وجہ سے ہی ہلاک ہو جائیں گے۔میری مثال حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسی ہے کہ یہودیوں نے عیسیٰ علیہ السلام کی ماں پر بہتان لگایا اور عیسائیوں نے عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں غلو کر دیا۔یہ اللہ نے کہا ہے۔سورہ نساء کے آخر میں ہے:

﴿يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِيْنِكُمْ﴾

اے اہل کتاب تم اپنے دین کے اندر غلو نہ کرو اور اللہ کے بارے میں بات کرو تو سچی کرو حق کے علاوہ کوئی بات نہ کرو یہ جو تم نے نظریہ بنالیا ہے یہ تمہارا نظریہ غلط ہے۔

﴿إِنَّمَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَةُ اللّٰهِ أَلْقَاهَا إِلَىٰ مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ﴾

عیسیٰ علیہ السلام بن مریم کی حیثیت یہ ہے کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔اور اللہ کا حکم ہے جو اللہ نے مریم علیہا السلام کی طرف القاء کیا تھا اور وہ اللہ کی طرف سے روح ہے۔

یہ تثلیث کا عقیدہ چھوڑ دو یہ جو تم کہتے ہو کہ اللہ، مریم، عیسیٰ یہ ایک ہی ہیں تم تینوں کو ایک نہ کہو۔اس بات سے رک جاؤ یہی تمہارے لئے بہتر ہے سوا اس کے کہ اللہ ایک ہے۔اس کی کوئی اولاد نہیں ہے فرمایا:

﴿سُبْحَانَهُ لَمْ يَكُنْ لَهُ وَلَدٌ﴾

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ پاک ہے اس کی کوئی اولاد نہیں ہے۔اس سے وہ پاک ہے۔جیسے حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ آدم کا بیٹا مجھے تکلیف دیتا ہے، کیا تکلیف دیتا ہے؟ آدم کا بیٹا مجھے گالی بھی دیتا ہے، گالی کیا ہے؟ اللہ فرماتے ہیں میں زمانہ ہوں یہ زمانے کو گالی دیتا ہے زمانے کو گالی دینا مجھے گالی دینا ہے۔آدم کا بیٹا مجھے تکلیف دیتا ہے کہ میری کوئی اولاد نہیں لیکن یہ پھر بھی کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اولاد ہے اور یہودیوں نے بھی کہا کہ عزیر علیہ السلام اللہ کا بیٹا ہے عیسائیوں نے بھی کہا کہ عیسیٰ علیہ السلام اللہ کا بیٹا ہے۔حتی کہ مکے کے لوگوں نے بھی کہہ دیا تھا کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں۔فرمایا کہ مجھے یہ تکلیف ہوتی ہے کہ میری طرف نسبت کرتے ہیں۔فرمایا اللہ اس سے پاک ہے لیکن اس بات کو سمجھ لو کہ تم اولاد کہتے ہو حالانکہ یہ زمین آسمان کے اندر جو کچھ چھپا ہوا ہے یہ اللہ ہی کا ہے۔اور کافی ہے اللہ کارساز آگے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام تو کبھی عار نہیں سمجھتے تھے کہ میں اللہ کا بندہ ہوں بلکہ اس دن جب پہلے دن اپنی زبان کھولی تھی اسی دن اقرار کرلیا تھا کہ میں اللہ کا بندہ ہوں۔

بلکہ فرمایا کہ فرشتے بھی اپنے آپ کو اللہ کا بندہ ہی کہلوانا پسند کرتے ہیں۔جیسے بیان کیا کہ جہاں بھی یہ کوئی اہم مسئلہ آیا ہے اللہ تعالیٰ نے نبی کے عبد کا لفظ استعمال کیا ہے۔معراج کا واقعہ قرآن کے نزول کا واقعہ ہے۔نماز کے اندر کھڑے ہونے کا واقعہ اس کے لئے اللہ نے نبی کریم ﷺ کے لئے لفظ عبد ہی بولا ہے۔لیکن جو بندہ بننے سے عار سمجھتا ہے اور تکبر کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن سب کو اپنے پاس اٹھائے گا، اکٹھا کرے گا جو ایمان لائیں گے اور عمل صالح کریں گے اللہ تعالیٰ ان کو ان کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دے گا۔بلکہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے فضل وکرم سے اور زیادہ دے گا۔

جیسے حدیث شریف میں ہے کہ جنتی جنت میں چلے جائیں گے۔اللہ تعالیٰ ہم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب کو جنت میں داخل کرے۔ (آمین) سب نعمتیں مل جائیں گی اللہ تعالیٰ پوچھیں گے اور تمہیں کیا چاہیے؟ کہیں گے اللہ ہم جنت میں آگئے ہیں اور کیا چاہیے؟ اللہ تعالیٰ پھر کہیں گے کیا چاہتے ہو؟ جنتی کہیں گے کہ اے اللہ ہمیں سب نعمتیں مل گئی ہیں۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں یہ نعمت عطا فرمائے۔ (آمین)

اب جنتی سمجھیں گے ہمارا انکار اس کا کوئی حل اللہ تعالیٰ بار بار پوچھ رہے ہیں ہم کیا جواب دیں؟ جنت میں چلے آئے ہیں اللہ تعالیٰ کیا کہیں گے؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ اے جنتیو! خوش ہو جاؤ میں نے اپنی رضا مندی کو تم پر واجب کر لیا ہے آج کے بعد میں تم پر ناراض نہیں ہونگا۔ اور یہ بات کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ سارے پردے دور کر دیں گے جنتیوں کو اپنا دیدار کروائیں گے۔ کب کتنی دیر؟ فرمایا صبح کے وقت بھی دیدار ہوگا اور عصر کے وقت بھی دیدار ہوگا اس سے بڑی اور کیا نعمت ہوگی۔

فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہیں بدلا دینا ہے کچھ اپنے فضل کی وجہ سے بھی دے گا۔ حدیث میں آتا ہے کہ آخری بندہ جو جنت میں داخل ہوگا اور جنت میں وہ جا کر دیکھے گا کہ ساری جنت بھری ہوئی ہے واپس پلٹے گا کہے گا اے اللہ وہاں تو جگہ ہی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ جا جنت میں چلا جا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس وعدہ کا حق دار بنائے۔ (آمین) اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ جا جنت میں چلا جا وہ کہے گا کہ اے اللہ جنت تو بھری پڑی ہے میں کیسے جاؤں؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے جا تو سہی میں اس سے دس گنا زائد عطا کرتا ہوں۔ بندہ کہے گا اللہ مسکرائیں گے۔ جب نبی ﷺ نے یہ حدیث بیان کی تو اللہ کے نبی ﷺ بھی مسکرا پڑے۔ بندہ کہتا ہے اتنی میں نے کیا کرنی ہے۔ اللہ تعالیٰ بندے کی بات سن کر مسکرا پڑتے ہیں۔ اتنی وسیع و عریض اللہ تعالیٰ نے جنت بنائی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَيَزِيدُهُمْ مِنْ فَضْلِهِ﴾

وہ لوگوں کو اپنے فضل سے زیادہ بھی دیں گے۔

جو لوگ بندہ کہلوانے میں عار سمجھتے ہیں اور تکبر کرتے ہیں میں ان کو دردناک عذاب دوں گا۔ جیسے دوسری جگہ فرمایا ہے:

﴿وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ ۚ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ﴾(مومن: ٦٠)

جو لوگ اللہ کی عبادت کرنے سے تکبر کرتے ہیں اللہ ان کو ذلیل کر کے جہنم میں داخل کرے گا۔ یہود و نصاریٰ دونوں گروہ خطرناک ہیں۔ یہودی بھی خطرناک، عیسائی بھی خطرناک اور اللہ تعالیٰ نے انہی کے بارے میں اپنے نبی ﷺ کو کہا تھا کہ ان کو اپنا خیر خواہ کبھی نہ سمجھنا۔ ان کو دلی دوست کبھی نہ بنانا یہ تمہارے کبھی خیر خواہ نہیں ہو سکتے۔

سورہ فاتحہ پڑھتے ہوئے بندہ آخر میں کہتا ہے" آمین" اللہ تیری تعریف بھی کر دی ہے۔ تیری بزرگی بھی مان لی ہے تجھ سے دعا بھی کر لی ہے تو ہماری دعا قبول کر لے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درس نمبر 15:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ هَدٰنَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْلَا اَنْ هَدٰنَا اللّٰهُ: اَمَّا بَعْدُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ!

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّيْنَ"

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کو پالنے والا ہے جو رحم کرنے والا نہایت مہربان ہے مالک ہے وہ بدلے کے دن کا خاص تیری ہی ہم عبادت کرتے ہیں خاص تجھ ہی سے ہم مدد طلب کرتے ہیں۔ اے اللہ! ہمیں سیدھا راستہ دکھا دے راستہ ان لوگوں کا جن پر تو نے انعام کیا ہے۔ ان لوگوں کا راستہ نہ دکھانا جن پر تیرا غضب ہوا ہے اور اور نہ ہی گمراہوں کی راہ پر ڈالنا۔

اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء اور محمد کریم ﷺ پر درود و سلام کے بعد! پہلے جیسے بیان کیا ہے کہ "مَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ" سے مراد یہودی ہیں اور "اَلضَّآلِّيْن" سے گمراہ لوگوں سے مراد عیسائی ہیں۔ دونوں کا سبب یہ بیان کیا تھا کہ ایک گروہ تو غلو کے اندر بہت آگے نکل گیا اور دوسرا گروہ جو تفریط کا شکار رہا۔ اللہ ہم سب کو اس سے محفوظ رکھے۔ (آمین)

جیسے رب العالمین نے فرمایا ہے:

﴿وَ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِيْدًا﴾ (النساء: ١١٦)

جو بندہ اللہ کے ساتھ شریک بنائے گا وہ بڑی گمراہی کے اندر چلا جائے گا۔

﴿وَ مَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَ مَلٰٓئِكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلاً بَعِیْدًا﴾(النساء: ۱۳۶)

''جو بندہ اللہ تعالیٰ کا انکار کرتا ہے اور اس کے فرشتوں کا اور اس کے رسولوں کا اس کی کتابوں کا اور آخرت کا انکار کرتا ہے وہ بندہ بھی گمراہ ہوگیا'' اللہ اس سے بھی محفوظ فرمائے۔

ایک جگہ پر رب العالمین نے فرمایا:

﴿وَ اِنْ تُطِعْ اَکْثَرَ مَنْ فِی الْاَرْضِ یُضِلُّوْکَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ؕ اِنْ یَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَ اِنْ ھُمْ اِلَّا یَخْرُصُوْنَ﴾(انعام: ۱۱۶)

اگر تو اکثریت کی پیروی کرے گا تو تجھے یہ سیدھے راستے سے ہٹا دیں گے

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَ مَنْ یَّتَبَدَّلِ الْکُفْرَ بِالْاِیْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِیْلِ﴾(البقرۃ ۱۰۸)

جس شخص کو ایمان کی دولت مل جاتی ہے پھر وہ گمراہ ہوتا ہے ایمان کو چھوڑ کر کفر پر آ جاتا ہے وہ بھی سیدھے راستے سے گمراہ ہوگیا۔ اور نبی کریم ﷺ کی مخالفت بھی بندے کو گمراہی کی طرف لے جاتی ہے۔ جیسے بائیسویں پارے سورۃ الاحزاب میں ہے:

﴿وَ مَا کَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّ لَا مُؤْمِنَۃٍ اِذَا قَضَی اللّٰہُ وَ رَسُوْلُہٗ اَمْرًا اَنْ یَّکُوْنَ لَھُمُ الْخِیَرَۃُ مِنْ اَمْرِھِمْ ؕ وَ مَنْ یَّعْصِ اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلاً مُّبِیْنًا﴾(الاحزاب: ۳۶)

''اور کبھی بھی نہ کسی مومن مرد کا حق ہے نہ کسی مومنہ عورت کا کہ جب اللہ اور اس کا رسول کسی معاملے کا فیصلہ کر دیں کہ ان کے لیے ان کے معاملے میں اختیار ہو اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے سو یقیناً وہ گمراہ ہر گیا واضح گمراہ ہوگیا''

کسی مومن مرد یا مومن عورت کو یہ اختیار نہیں ہے کہ جب کسی کام کا فیصلہ اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اوراس کارسول کردے تو اس میں کسی قسم کا ردّ و بدل کریں۔

یہ آیت اس وقت نازل ہوئی تھی جب نبی محمد رسول اللہ ﷺ نے یہ ارادہ کرلیا تھا کہ میں اپنی پھوپھی زاد بہن کا نکاح اپنے منہ بولے بیٹے زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے ساتھ کردیتا ہوں اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ جس نے سب کچھ محمد رسول اللہ ﷺ کی خاطر قربان کردیا۔غلام تھا فروخت ہوتا ہوا نبی کریم ﷺ کے پاس پہنچا۔حج کے موسم میں لوگ آئے انہوں نے زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو پہچان لیا اور واپس جاکر اس کے وارثوں کو بتایا کہ تمہارا بیٹا مکے کے اندر محمد رسول اللہ ﷺ کے پاس ہے۔اولاد کی محبت بڑی چیز ہوتی ہے۔حضرت یوسف علیہ السلام کے بارے میں ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کی رورو کر آنکھیں سفید ہوچکی تھیں اور جب وہ قمیض لے کر آئے تھے تو حضرت یعقوب علیہ السلام نے کہا تھا:

﴿ اِنِّیْ لَاَجِدُ رِیْحَ یُوْسُفَ لَوْ لَآ اَنْ تُفَنِّدُوْنِ﴾(یوسف:۹۴)

اگر تم مجھے بہکا ہوا نہ سمجھو تو میں اس قمیض سے یوسف علیہ السلام کی خوشبو پا رہا ہوں۔

حضرت یعقوب علیہ السلام ہمیشہ حضرت یوسف علیہ السلام کا تذکرہ کیا کرتے تھے۔خطرہ تھا کہ کہیں یعقوب علیہ السلام یوسف علیہ السلام کے غم میں ختم ہی نہ ہو جائے۔اولاد کی محبت ہی بڑی ہوتی ہے۔زید رضی اللہ عنہ کے والدین بڑے پریشان ہیں ان کو پتہ چلا کہ ہمارا بیٹا مکے میں محمد ﷺ کے پاس ہے۔باپ کی کمر بیٹے کی جدائی میں جھک گئی تھی۔انہوں نے اپنے بھائی یعنی حضرت زید رضی اللہ عنہ کے چچا کو بھیجا۔چچا مکے آیا۔بھتیجے زید رضی اللہ عنہ کو پہچان کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش ہوئے۔نبی اکرم ﷺ سے تعارف کرایا۔فرمایا ہاں زید رضی اللہ عنہ میرے پاس ہیں۔عرض کیا ہم اس کو لے جانا چاہتے ہیں۔نبی اکرم ﷺ نے فرمایا میں ابھی زید رضی اللہ عنہ کو طلب کرتا ہوں اگر زید رضی اللہ عنہ تمہارے ساتھ جانا چاہے گا تو میں روکوں گا نہیں اور اگر نہ جانا چاہے تو میں تمہارے ساتھ بھیجوں گا نہیں۔اختیار زید رضی اللہ عنہ کو ہے۔حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو بلایا گیا۔فرمایا کیا زید ان کو پہچانتے ہو؟ کہا آقا! میں نے پہچان لیا ہے یہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے چچا ہیں۔اللہ جن کے بیٹے گم ہوئے ہیں اپنی رحمت کے ساتھ ان بیٹوں کو ان کے گھر واپس لوٹا دے۔والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنا دے۔کہا تمہیں لینے کے لئے آئے ہیں۔اختیار تجھ کو ہے۔زید رضی اللہ عنہ کے چچا نے کہا کہ تمہاری جدائی میں تمہاری ماں کی آنکھوں کی بینائی بھی ختم ہو چکی ہے تیرے باپ کی کمر جھک گئی ہے۔اب تو ہمارے ساتھ چل۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زید رضی اللہ عنہ تجھے اختیار ہے جانا چاہے گا تو میں روکوں گا نہیں، اگر نہیں جانا چاہے گا تو میں بھیجوں گا نہیں۔اختیار تیرے ہاتھ میں ہے۔حضرت زید رضی اللہ عنہ نے کہا چچا جان! بات سن لو میرے باپ کی کمر جھک گئی ہے تو جھک جائے میری ماں کی بینائی چلی گئی ہے تو چلی جائے میں محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ کبھی نہیں چھوڑوں گا۔کہا جو کچھ بھی ہو جائے جو سکون مجھے محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ملا ہے وہ ماں باپ کی چاردیواری کے اندر بھی مجھے نہیں مل سکتا۔میں نہیں جاؤں گا۔

چچا پریشان ہے لیکن زید رضی اللہ عنہ نے واقعی سورہ توبہ کا مصداق بن کر دکھایا:

﴿قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَ اَبْنَآؤُكُمْ وَ اِخْوَانُكُمْ وَ اَزْوَاجُكُمْ وَ عَشِيْرَتُكُمْ وَ اَمْوَالُ نِ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَ تِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَ مَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ جِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ﴾(التوبہ: ٢٤)

''آپ کہہ دیجئے کہ اگر تمہارے باپ اور تمہارے لڑکے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارے کنبے قبیلے اور تمہارے کمائے ہوئے مال اور وہ تجارت جس کی کمی سے تم ڈرتے ہو اور وہ حویلیاں جنہیں تم پسند کرتے ہو اگر یہ تمہیں اللہ سے اور اس کے رسول سے اور اس کی راہ میں جہاد سے بھی زیادہ عزیز ہیں تو تم انتظار کرو کہ اللہ تعالیٰ اپنا عذاب لے آئے' اللہ تعالیٰ فاسقوں کو ہدایت نہیں دیتا''

اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں سب کچھ قربان کیا جا سکتا ہے۔کہا میں نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاؤں گا۔ نبی کریم ﷺ نے جب یہ منظر دیکھا کہا لوگو آج کے بعد یہ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نہیں بلکہ زید بن محمد ﷺ ہے۔ پیار دیا اور اپنا بیٹا بنایا۔ سورۃ الاحزاب میں تفصیل سے مسئلہ ہے۔ اور پورے قرآن مجید میں اگر کسی صحابی کا نام ذکر ہے تو وہ یہ زید رضی اللہ عنہ خوش نصیب ہیں کہ جن کا نام قرآن مجید میں ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ارادہ کیا کہ میں اس کا نکاح اپنی پھوپھی زاد بہن زینب رضی اللہ عنہا سے کر دیتا ہوں۔ زینب رضی اللہ عنہا کو کہا کہ میں تیرا نکاح کرنا چاہتا ہوں۔ ولی کی بھی اجازت ہوتی ہے اور جس کا نکاح کرنا ہو اس کی بھی اجازت ضرور ہوتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے مسئلہ بیان کیا ہے کہ نوجوان لڑکی سے بھی اجازت لو۔

اس کی خاموشی کو اجازت سمجھو، اس نے اپنی رضا مندی ظاہر کر دی اور بیوہ، منہ بول کر اقرار کرے گی کہ میں اس کے ساتھ نکاح کرنا چاہتی ہوں یا نہیں۔ لیکن اس کے باوجود بھی شریعت کے اندر ولی کی اجازت کے بغیر نکاح نہیں ہو سکتا۔ نبی محترم ﷺ نے اپنی پھوپھی زاد بہن زینب سے کہا کہ میں تیرا نکاح زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے کرنا چاہتا ہوں اس نے کہا کہ میں تھوڑا سا سوچ لوں اس نے عار سمجھی کہ میں قریش قبیلے کی عورت ہوں اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ جس پر غلام کا لیبل لگا ہوا ہے۔ لیکن اللہ کے نزدیک یہ چیزیں کوئی حیثیت نہیں رکھتی بلکہ یہ چیزیں تو اللہ تعالیٰ نے تمہارے تعارف کے لئے بنائی ہوئی ہیں تا کہ تمہارا تعارف ہوتا رہے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ ہے کہ وہ بندہ متقی کتنا ہے، تقویٰ والا کتنا ہے؟ اس نے کہا کہ میں سوچوں گی۔ میں قریش قبیلے کی، اس نے سوچنے کا موقع لیا ہے ادھر سے اللہ تعالیٰ نے جبرئیل امین کو بھیجا میرے پیغمبر محمد ﷺ کے پاس ان کو جا کر کہہ دے

﴿ وَ مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّ لَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ وَ مَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ﴾ (الاحزاب: ٣٦)

"جب اللہ کے رسول ﷺ مومن مرد اور مومن عورت کے لئے کوئی فیصلہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر دیتے ہیں تو ان کے پاس کوئی اختیار رہتا ہی نہیں ان کو صاف کہہ دو:

﴿وَ مَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ﴾(احزاب:٣٦)

جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کرے گا وہ سیدھے راستے سے ہٹ جائے گا۔ نبی محترم ﷺ کی پیروی چھوڑ کر کسی اور کی پیروی کرنا یہ بھی گمراہی ہے۔ جیسے حدیث میں ہے کہ ایک دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تورات کے اوراق پکڑ لئے اور ان کو پڑھنا شروع کر دیا، نبی اکرم ﷺ کا چہرہ تبدیل ہو گیا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دیکھا تو عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اے عمر! رضی اللہ عنہ تیری ماں تجھے گم پائے اللہ کے رسول ﷺ کا چہرہ نہیں دیکھتے؟ حالانکہ وہ تورات عمل کے لئے نہیں پڑھ رہے تھے فرمایا:

تیری ماں تجھے گم پائے۔ اللہ کے رسول ﷺ کے چہرے کو نہیں دیکھ رہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کا چہرہ دیکھ کر فوراً تورات کے اوراق رکھ دیئے اور کہا:

"رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ ﷺ نَبِيًّا"

میں راضی ہوں اس حال میں کہ وہ میرا رب ہے اور میں اسلام کے ساتھ راضی ہوں کیونکہ وہ میرا دین ہے اور محمد ﷺ کے ساتھ راضی ہوں کیونکہ وہ نبی ہیں۔ اور یہی وہ تین چیزیں ہیں جن کے بارے میں قبر میں سوال ہوگا۔

مَنْ رَبُّكَ ؟	تیرا رب کون ہے؟
مَنْ نَبِيُّكَ؟	تیرا نبی کون ہے؟
مَا دِيْنُكَ ؟	تیرا دین کیا ہے؟

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بات کہہ دی کہ اللہ کے نبی ﷺ نے کیا کہا کہ تو تورات کے ورق دیکھ رہا تھا:

"لَوْ كَانَ مُوْسٰى حَيًّا ......"

اگر موسیٰ علیہ السلام زندہ بھی ہو جائیں آپ موسیٰ علیہ السلام کی پیروی بھی کریں اور مجھے چھوڑ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیں تو رزلٹ کیا نکلے گا:

"لَضَلَلْتُمْ عَنْ سَوَاءِ السَّبِيْلِ"

تم سیدھے راستے سے ہٹ جاؤ گے

کتنی واضح بات ہے کہ اللہ کے پیغمبر ﷺ کے علاوہ کسی اور کی پیروی کرے اماموں کی، پیشواؤں کی یا کسی اور کی تو وہ کیسے سیدھے راستے پر رہ سکتا ہے؟ بندہ وہی کامیاب ہے جو اللہ اور رسول ﷺ کا تابعدار ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے:

﴿وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا﴾

(الاحزاب: ۷۱)

جو بندہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی پیروی کرے گا وہی کامیاب ہوگا۔ یہ گمراہی کی کئی چیزیں ہیں۔ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا:

"كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ"

ہر بدعت گمراہی کی طرف لے جاتی ہے۔ ایک ہوتا ہے گناہ اور ایک ہوتی ہے بدعت۔ بدعت کو جب بھی کرتے ہیں ثواب سمجھ کر کرتے ہیں۔

اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا ہے علم کو اللہ تعالیٰ لے کر نہیں جاتے بلکہ علم عالموں کے ساتھ ہی چلا جاتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ قرب قیامت یہ ہوگا کہ لوگ جاہلوں کو اپنا سردار تسلیم کرلیں گے اور پھر یہ لوگ ان سے سوال کریں گے تو یہ لوگ بغیر علم کے ہی فتویٰ دیں گے۔ یہ لوگ خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔ آج کل دیکھیں یہ لوگ کس طرح لوگوں کو تاویلیں کر کر کے گمراہ کر رہے ہیں۔

حالانکہ اللہ کے رسول ﷺ نے جو فرمادیا ہے وہ حق اور سچ ہے اس میں کسی قسم کا کوئی شک وشبہ نہیں ہے۔ کیونکہ آپ ﷺ کی زبان سے حق کے علاوہ کوئی بات نہیں نکلتی۔ نبی اکرم ﷺ کی احادیث کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم لکھا کرتے تھے۔ آج کل تو لوگ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہاں بھی مغالطہ دیتے ہیں کہ یہ حدیثیں دوسو سال بعد لکھی گئی ہیں حالانکہ یہ بات غلط ہے۔ سچ بات یہ ہے کہ حدیث رسول اللہ ﷺ کے دور میں ہی لکھی گئی ہے۔ ایک دفعہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے لکھنا چھوڑ دیا تھا تو آپ ﷺ نے ان سے پوچھا کہ آپ حدیث کو کیوں نہیں لکھتے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم کہنے لگے کہ اے اللہ کے نبی! ﷺ آپ کبھی غصہ میں ہوتے ہیں اور کبھی خوشی میں ہوتے ہیں باتیں ہوتی رہتی ہیں۔ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا میری بات کو لکھ لیا کرو کیونکہ میری زبان سے حق کے علاوہ کوئی بات نہیں نکلتی۔ حدیث نبی اکرم ﷺ کے دور میں لکھی گئی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جنہوں نے اپنی ساری زندگی کو نبی اکرم ﷺ کے لئے وقف کر دیا تھا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھوکا رہنا تو پسند کر لیتے تھے لیکن نبی کریم ﷺ کا ساتھ چھوڑنے اور غیر حاضر رہنے کو پسند نہیں کرتے تھے۔ صحیح بخاری کے اندر موجود ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو بھوک لگی ہوئی ہے اور اتنی بھوک لگی کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ زمین پر گر گئے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے آیت پڑھی تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کچھ خیال نہ کیا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ لیٹے ہوئے ہیں، فارق اعظم رضی اللہ عنہ آئے ابوھریرہ رضی اللہ عنہ نے پھر آیت پڑھی جس کا مدعا مقصد یہ تھا کہ مجھے بھوک لگی ہوئی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی چلے گئے بعد میں نبی اکرم رضی اللہ عنہ تشریف لائے ابوھریرہ رضی اللہ عنہ لیٹے ہوئے ہیں آیت پڑھی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابوھریرہ! رضی اللہ عنہ کھڑا ہو جا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے محمد (صلی اللہ عایہ وسلم) ساتھ لے گئے اور گھر پیغام بھیجا کہ کھانے کے لئے کچھ ہے جواب ملا کہ آج پانی اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔ ابھی چند لمحے ہی گزر رہے تھے کہ ایک بندہ دودھ کا پیالہ لے آیا۔ میں نے نظر جما کر دیکھا پیالہ ایک ہے بندے دو ہیں ایک ابوھریرہ رضی اللہ عنہ اور دوسرے محمد ﷺ ہیں۔ ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سوچ ہی رہے تھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے ابوھریرہ! رضی اللہ عنہ وہ سامنے جو اصحاب صفہ بیٹھے ہیں ان سب کو لے کر آؤ۔ ابوھریرہ رضی اللہ عنہ نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوچا کہ اب میری بھوک کا کیا بنے گا؟ پیالہ ایک ہے اور بندے اتنے آ گئے ہیں۔ پنجابی کے مقولے میں کسی نے نبی محترم ﷺ کے بارے میں کہا تھا:

جتھوں لنگدا گیا رنگ لاندا گیا

کہا ابوھریرہ! رضی اللہ عنہ ان سب کو لے آؤ۔ ابوھریرہ رضی اللہ عنہ ان اصحابِ صفّہ کو لے آئے۔ فرمایا اے ابوھریرہ! رضی اللہ عنہ ان کو پلاتا جا۔ ابوھریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اللہ کا نام لے کر پلانا شروع کر دیا۔ فرماتے ہیں کہ اسی (۸۰) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دودھ پیا لیکن پیالہ اسی طرح ہی تھا جس طرح ابتداء کے اندر تھا۔ یہ محمد ﷺ کا معجزہ تھا۔ سب نے پی لیا آخر میں آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھے فرمایا کہ اے ابوھریرہ! رضی اللہ عنہ اب تو پی لے۔ ابوھریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے دودھ پیا فرمایا اور پی لے، میں نے پیا اور پی کر کہا آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام اب تو میرے ناخنوں سے بھی دودھ باہر آنا شروع ہو گیا ہے۔ تو کہنے کا مقصد یہ ہے کہ بھوکے رہ رہ کر حدیثیں یاد کرتے رہے۔ لیکن حدیث کے خزانے کے اندر اگر آپ کو زیادہ حدیثیں ملیں گی تو عبداللہ بن عمرو بن العاص کی ملیں گی۔

ابوھریرہ رضی اللہ عنہ خود بیان فرماتے ہیں کہ میرا اور ان کا فرق یہ ہے کہ میں حدیثیں زبانی یاد کیا کرتا تھا اور وہ حدیثیں لکھ لیا کرتے تھے۔ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ حدیثیں دو سو سال بعد لکھی گئی ہیں یہ بات بالکل غلط ہے۔ حدیث آپ ﷺ کے زمانے میں لکھی گئی ہیں۔ قربِ قیامت لوگ آئیں گے سوال کیے جائیں گے اور بغیر علم کے فتویٰ دیں گے خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔

ہم سورہ فاتحہ پڑھتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ ہمیں سیدھا راستہ دکھا، راستہ ان لوگوں کا جن پر تو نے انعام کیا ہے اور ان لوگوں کا نہ دکھانا جن پر تیرا غضب ہوا اور نہ ان لوگوں کا جو گمراہ ہوئے ہیں۔ گمراہی والے جو کام ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں ان سے بچالیں۔ (آمین)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درس نمبر 16:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدٰنَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْلَا اَنْ هَدٰنَا اللّٰهُ: اَمَّا بَعْدُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ!

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّیْنَ"

سورہ فاتحہ کا نام سورہ دعا بھی ہے۔سورۃ المسئلہ بھی ہے۔سورۃ مناجات بھی ہے۔ہم اس کی ابتداء میں اللہ کا نام لیتے ہیں پھر اس کی صفات جلالیہ، جمالیہ سب کا تذکرہ کرتے ہیں۔پھر ہم اس کے سامنے اپنی عبودیت کا بھی اظہار کرتے ہیں اور پھر آخر میں اللہ سے دعا بھی مانگتے ہیں اور یہ دعا کا طریقہ ہی ہے کہ کسی سے کچھ مانگنا ہو تو پہلے اس کو کچھ کہنا ہی پڑتا ہے۔تو ہم رب العالمین کی تعریف کرنے کے بعد اس سے کچھ مانگتے ہیں اور مانگنے کے بعد آمین بھی کہنی چاہیے۔اور آمین کا معنی ہوتا ہے:

"اِسْتَجِبْ لِیْ"

"اے اللہ! ہم نے جو باتیں بھی کی ہیں انہیں قبول فرمالے" ہماری اس عاجزی کو، ہماری اس جامع دعا کو جو ہم نے مانگی ہے کہ اے اللہ تو ہمیں سیدھا راستہ دکھا دے۔(آمین) کہہ کر ہم اللہ کے سامنے عاجزی کرتے ہیں۔اے اللہ ہماری اس دعا کو قبول بھی فرمالے۔آمین کا معنی ہوتا ہے کہ قبول کر لے۔آمین کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ جو کام کر دیا اس پر مہر لگا دینے اس پر دستخط کر دینے کے ہیں کہ اللہ ہماری عاجزی کو قبول کر لے۔

جیسا کہ ابوداؤد میں ایک روایت ہے کہ ابونمیر رضی اللہ عنہ صحابی جب بھی کوئی کلمہ کہہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیتے کہ اے اللہ! ہماری آخرت بہتر کردے، ہمارا خاتمہ ایمان پر کردے۔ ان کی مجلس میں جب بھی کوئی دعائیہ کلمات کہے جاتے وہ آمین کہہ دیا کرتے تھے۔ ایک دن انہوں نے کہا بھائی یہ کہہ کر ہم اپنی دعا پر مہر لگا رہے ہیں کہ اللہ اس کو قبول کر لے۔ کہتے ہیں میں نے اپنی طرف سے یہ بات نہیں کی بلکہ اللہ کے نبی ﷺ کے ساتھ ایک رات بیٹھے ہوئے تھے تو ایک صحابی بڑی عاجزی اور گڑگڑاہٹ کے ساتھ دعا مانگ رہا تھا اور دعا بھی وہی قبول ہوتی ہے جس کے اندر عاجزی ہو، تضرع ہو اور اس میں اللہ کی طرف توجہ ہو۔ جیسے ایک مثال بیان کرتے ہیں کہ ایک بادشاہ تھا اور ایک نابینا تھا۔ نابینا آدمی روزانہ کہتا ہے کہ اللہ! مجھے آنکھیں دے دے، اللہ! آنکھیں دے دے۔ ایک دن بادشاہ گزر رہا تھا اس نے کہا کہ بھئی کیا کر رہے ہو؟ کہا کہ میں اللہ تعالیٰ سے آنکھیں مانگ رہا ہوں۔ بادشاہ نے کہا کہ بات سن لے اگر تجھے کل آنکھیں نہ ملیں تو میں تجھے قتل کرا دوں گا۔ جب بادشاہ نے اتنی دھمکی لگائی تو اس کے دل پر اثر ہوا۔ رات ہوئی تو مصلیٰ پر کھڑے ہو کر اتنا رویا کہ اے اللہ! پہلے آنکھیں نہیں تھیں اب بادشاہ نے کہہ دیا ہے کہ اگر کل تجھے آنکھیں نہ ملیں تو میں تجھے قتل کرا دوں گا۔ اللہ! تیرے دربار میں کمی تو نہیں ہے تو مجھے آنکھیں دے دے۔ صبح ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے بینائی عطا کر دی۔ بادشاہ آیا دیکھا دور سے ہی کہنے لگا بادشاہ سلامت مجھے آنکھیں مل گئی ہیں، مجھے آنکھیں مل گئی ہیں۔ بادشاہ نے کہا کہ کہاں سے لے کر آئے ہو؟ کہا اللہ تعالیٰ سے۔ بادشاہ نے کہا کہ اس سے پہلے تو نے اللہ تعالیٰ سے مانگا ہی نہیں تھا۔ اس لئے دعا کے اندر توجہ ہونی چاہئے کہ اللہ کے سامنے کوئی کام مشکل نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ایک لمحے میں سب کام کر دیتا ہے۔ بندہ مانگے تو سہی۔

حضرت زنیرہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں ہے کہ ابوجہل نے اس کو کیا کیا سزائیں دیں آخر کار اس نے ایک لوہے کی سلاخ کو گرم کر کے زنیرہ رضی اللہ عنہا کی آنکھوں میں لگا دی۔ آنکھیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باہر آ گئیں۔طعنہ دینے لگا کہ جس اللہ کو تم پوجتی ہو اس سے کہہ کہ تیری آنکھیں واپس کردے۔حضرت زنیرہ رضی اللہ عنہا نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی اور کہا اے اللہ! جب تک میری ذات کا مسئلہ تھا میں نے بڑے بڑے دکھ برداشت کئے۔اے اللہ! میں نے اپنی آنکھوں میں تیری توفیق کے ساتھ گرم سلاخیں برداشت کرلیں۔لیکن اے اللہ! اب تیری عزت کا مسئلہ ہے ابھی حضرت زنیرہ رضی اللہ عنہا کی نگاہیں نیچے واپس نہیں پلٹی تھیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے بینائی واپس کردی۔اللہ تعالیٰ سب کچھ کرسکتا ہے اس کے سامنے کچھ بھی مشکل نہیں ہے۔

آمین یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے دعا کرکے عاجزی کرکے کہتا ہے کہ اے اللہ! اس کو قبول فرما۔تو وہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک بندہ دعا کررہا تھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کاش یہ بندہ اپنی دعا پر مہر بھی لگا دے۔ہم نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا مہر لگائے گا؟ فرمایا اس کے بعد (آمین) بھی کہے۔تاکہ اللہ تعالیٰ کے سامنے عاجزی کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کو قبول بھی فرمالے۔اور دعا پر (آمین) کہنی چاہئے۔دعا مانگنے کے بعد آمین کہنی چاہئے۔جیسے قرآن پاک میں موجود ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب فرعون کے پیروکاروں کے لئے بددعا کی تھی:

﴿رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓى اَمْوَالِهِمْ وَ اشْدُدْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ﴾ (یونس:۸۸)

اے اللہ! ان پر ہلاکت ڈال دے ان کو تباہ و برباد کردے اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے کہا تھا:

''اُجِيْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موسیٰ! علیہ السلام میں نے تمہاری دونوں کی دعاؤں کو قبول فرمالیا ہے۔ وہ جو تم نے بددعا کی ہے وہ بھی میں نے قبول فرمالی ہے۔ اس کے بارے میں مفسرین بیان کرتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام جو کلمات کہتے تھے تو حضرت ہارون علیہ السلام ان پر آمین کہا کرتے تھے۔

سورہ فاتحہ کے نام بیان کئے گئے ہیں۔ اس میں اس کا نام سورہ دعا بھی رکھا گیا ہے۔ اس کے آخر میں (آمین) کہنی چاہئے اور احادیث میں آمین کی فضیلت موجود ہے۔ بخاری اور مسلم میں روایت موجود ہے۔ ابوھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"وَمَنْ وَافَقَ تَامِيْنُهُ تَامِيْنَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ"

جس کی آمین فرشتوں کی آمین سے مل گئی تو اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ جہاں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہوتا ہے وہاں اللہ تعالیٰ کے فرشتے بھی شوق سے حاضر ہوتے ہیں۔ بندے دعا مانگ رہے ہوتے ہیں فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں۔ فرمایا:

"وَمَنْ وَافَقَ تَامِيْنُهُ تَامِيْنَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ"

جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے ساتھ مل جاتی ہے اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی واضح حدیث ہے کہ جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے ساتھ مل جاتی ہے اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ معاف کر دیتے ہیں۔ اور ایک روایت مسلم، ابن ماجہ، نسائی میں بھی موجود ہے اور اس کے راوی ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ ہیں فرماتے ہیں کہ جب امام سورہ فاتحہ پڑھتا ہے اور پڑھتے ہوئے آخر میں "وَلَا الضَّآلِّيْنَ" پر آتا ہے تو اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے کہ جب امام آمین کہے تم بھی آمین کہو۔

حدیث میں ہے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو بندہ اس فاتحہ کے پڑھنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بعد آمین کہتا ہے اللہ تعالیٰ اس بندے سے محبت کرتے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کی بندوں سے محبت ہوتی ہے۔قرآن میں بھی بیان ہوا ہے:

﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾(آل عمران:۳۱)

اے محمد! ﷺ اعلان کر دیجئے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرنا چاہتے ہو تو میری تابعداری کرو کسی اور کی نہیں کرنی۔نتیجہ یہ نکلے گا کہ اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا اور تمہیں تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بے حد بخشنے والا اور نہایت مہربان ہے۔

حدیث میں ہے کہ ایک بندہ جاتا ہے کسی جگہ پر کسی نیک آدمی کو ملنے کے لئے۔اللہ تعالیٰ کسی فرشتے کو نیک آدمی کی شکل میں بھیج دیتے ہیں فرشتہ پوچھتا ہے کہاں جارہے ہو؟ وہ کہتا ہے کہ میں فلاں بستی میں جارہا ہوں،ایک اللہ کے بندے کو ملنے کے لئے۔فرشتہ کہتا ہے کہ کیا تیری کوئی اور نیت تو نہیں ہے؟ نیک بندوں کو ملنا بھی چاہئے۔اللہ تعالیٰ ہمارے اندر ایسے اوصاف پیدا فرمادے(آمین)اس نے کہا نہیں۔میری کوئی حاجت نہیں صرف ایک ہی حاجت ہے کہ میں اس کو اللہ کی محبت کی وجہ سے ملنے جارہا ہوں کہ وہ بندہ نیک ہے اور اللہ کی رضا کی خاطر میں اس کو ملنے کے لئے جارہا ہوں۔فرشتہ کہتا ہے کہ تو خوش ہو جا تو اس سے محبت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ تجھ سے محبت کرتے ہیں۔اور جو اللہ کے لئے محبت کرتے ہیں ان کے لئے کیا خوشخبری ہے؟ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ سات خوش نصیب ہوں گے قیامت والے دن اللہ تعالیٰ ان کو اپنے عرش کا سایہ نصیب فرمائے گا۔جس دن کوئی سایہ نہیں ہوگا۔ان سات خوش نصیبوں میں دو بندے وہ بھی ہوں گے جو اللہ کے لئے محبت کرتے ہیں۔

اللہ کے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ جو بندہ آمین کہتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے محبت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرماتے ہیں۔اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ یہ یہودی لوگ حسد کرتے ہیں۔ابھی تک مسلمان اپنی تاریخ کو سمجھ ہی نہیں سکے۔یہودیوں نے ہمیشہ مسلمانوں سے حسد ہی کیا ہے۔اللہ تعالیٰ نے سورہ بقرہ کے اندر کیا کہا ہے:

﴿ وَدَّ كَثِيرٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يَرُدُّونَكُم مِّنْ بَعْدِ إِيمَانِكُمْ كُفَّارًا حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ أَنْفُسِهِمْ ﴾(البقرہ:۱۰۹)

فرمایا یہ یہودی تو چاہتے ہیں کہ جو تمہیں ایمان کی دولت ملی ہے اس سے تمہیں دور کردیں، تمہیں مرتد کردیں، کافر کردیں، کس بنا پر؟ فرمایا:

﴿حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ أَنْفُسِهِمْ﴾

حسد کرتے ہوئے یہ بات کرتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہودی تین کاموں سے حسد کرتے ہیں:

① سلام کا جواب دینا، یہودی اس سے حسد کرتے ہیں اور سلام کا جواب دینا اس حدیث کے اندر صاف بیان ہے کہ سلام کرنا بھی ضروری ہے اور سلام کا جواب دینا بھی ضروری ہے۔فرمایا کہ سلام سے ان کو حسد ہے اس وجہ سے یہ مسلمانوں سے حسد رکھتے ہیں۔

② دوسرا اس وقت جب مسلمان صفوں کو سیدھا کرتے ہیں۔یہودیوں کو اس سے حسد ہے اور آج کل ہمارے لوگوں کو بھی بیماری ہے کہ قدم آگے لے کر جاتے ہیں ملاتے نہیں۔حضرت محمد ﷺ نے فرمایا کہ صف ملی ہوئی ہونی چاہئے۔لیکن ہمیں بھی یہ مسئلہ سمجھنا چاہئے کہ اپنے قدم اپنے وجود کے مطابق ہی کھولنے چاہئیں۔اتنے بھی نہیں کھولنے چاہئیں کہ دوسری رکعت کے اندر خود بخود خلا پیدا ہو جائے۔فرمایا اس سے بھی یہودیوں کو حسد ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

③ تیسرا حسد ان کو یہ ہے کہ امام کے پیچھے جو تم آمین کہتے ہو۔یہودیوں کو امین پر حسد ہے اور آج کل بھی دیکھیں کہ مسلمانوں کو اس آمین سے ہی چڑ ہوگئی ہے۔یہودی کا لفظ تو استعمال نہیں کرتا لیکن رسول اللہ ﷺ کی حدیث بیان کرتے ہوئے لوگوں کو یہ سمجھنا چاہئے کہ آمین فرشتوں کا بھی طریقہ ہے،نبیوں کا بھی طریقہ ہے اور محمد ﷺ کا حکم بھی ہے۔

اللہ کے نبی ﷺ نے ایک حدیث میں بیان فرمایا ہے کہ جو بندہ آمین کہتا ہے اس کو کچھ نہ کچھ مل جاتا ہے۔فرمایا امام سورہ فاتحہ پڑھتا ہے تو آمین کہتے ہیں۔امام بھی آمین کہتا ہے۔آمین کہنے والے کی طرف زمین والے بھی دیکھتے ہیں اور آسمان والے بھی دیکھتے ہیں۔اور جو بندہ آمین کہتا ہے وہ سمجھ لیں میدان جنگ کا منظر دیکھ لیں۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ وہ ایسے سمجھیں جیسے اس نے اپنا حصہ لے لیا ہے اور جب حصہ نہیں ملتا تو وہ کہتا ہے کہ میرا حصہ کہاں گیا۔وہ کہتے ہیں کہ تو نے آمین ہی نہیں کہی۔تمہیں کیا حصہ ملے گا؟ اس لئے آمین کہنا یہ اللہ کے نبی ﷺ کا فرمان ہے۔

آمین کے بارے میں اختلاف ہے کہ یہ عبرانی زبان کا لفظ ہے یا عربی زبان کا؟ محدثین بیان کرتے ہیں کہ یہ عبرانی زبان کا بھی لفظ ہے اور عربی زبان کا بھی۔اور عربی زبان میں استعمال ہوتا ہے۔آمین اللہ کے نبی ﷺ نے کہی ہے۔بیہقی میں حدیث موجود ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ کے پیچھے اتنی بلند آواز سے آمین کہی جاتی تھی کہ مسجد نبوی بھی گونج جاتی تھی۔

آج کل لوگ کہتے ہیں کہ آمین بڑی خاموشی سے کہنی چاہئے۔نبی محترم ﷺ کے دور میں مسجد گونجتی تھی اور ام الحصین صحابیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی آمین کی آواز عورتوں کی صف میں سن لی جاتی تھی۔پہلے دور میں یہ تھا پہلے مرد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھڑے ہوتے اور پھر بچے کھڑے ہوتے اور آخر میں عورتوں کی صفیں ہوتیں۔ام الحصین صحابیہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے اپنی صف میں رسول اللہ ﷺ کی آمین کی آواز سن لی تھی۔آپ ﷺ بلند آواز سے آمین کہتے تھے۔اور یہ کام اللہ تعالیٰ کو بھی پسند ہے۔

سورہ فاتحہ جس کا نام سورہ دعا ہے اس کے آخر میں بھی آمین کہنی چاہئے کہ اے اللہ یہ جو ہم نے تیری تعریفات کی ہیں، تیری صفات جلالیہ جمالیہ کا ہم نے اقرار کیا ہے اور اس کا عاجزانہ اظہار کرتے ہوئے جو ہم نے تجھ سے سوال طلب کیا ہے اے اللہ تو اسے قبول فرمالے۔یہ سورہ فاتحہ کی تفسیر تھی۔

الٰھی تو میرا مالک ہے سچا مجھے تجھ پر بھروسہ ہے پکا
گناہوں کو میرے بالکل مٹا دے ہمیشہ یاد میں اپنی لگا دے
محبت غیر کی مجھ سے چھڑا دے مجھے تو اپنا ہی جلوہ دکھادے
میرے دل میں تو کردے ایسا روزن کہ دل ہو جائے جس سے سارا روشن
الٰہی مجھے تو اپنا بنالے ٹھگوں کے شر سے تو مجھ کو بچالے

احباب گرامی! اس تفسیر میں اگر کوئی خوبی آپ نے سمجھی ہے تو یہ میرے اللہ تعالیٰ کا کمال اور فضل ہے اور میرے ساتھ اس کی مدد ہے اور اگر اس میں کوئی کمی ہے تو میرے گناہوں کی تقصیر ہے اور اس کی تفسیر بیان کرنے میں جو الفاظ استعمال کیے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں قبول فرمائے اور ہم سب کو اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین!

جامعہ بیت العتیق (رجسٹرڈ)
کتاب نمبر

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

جامعہ بیت العتیق (رجسٹرڈ)
کتاب نمبر ________

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اس امر میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں کہ قرآن مجید اور فرقان حمید اللہ تعالیٰ کی کلام برحق ہے اور بمصداق "کلام الملوک ملوک الکلام" ملک الملوک اور ملک الکلام کا کلام تمام کلاموں کا بادشاہ ہے۔ قرآن احسن البیان، اصدق البیان اور تنزیل الرحمٰن بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی اس پاکیزہ کلام کی تعبیر و توضیح ترجمہ کی صورت میں ہو یا تفسیر و تشریح کی شکل میں سراپا خیر و برکات ہے، اللہ تعالیٰ کی قربت و مودّت اور فلاحِ دارین کا ذریعہ ہے۔ قرآن مجید کے اردو، فارسی، پنجابی، انگریزی اور دیگر زبانوں میں تراجم کئے گئے ہیں وہاں مذکورہ زبانوں میں مختصر مطوّل تفاسیر بھی معرضِ وجود میں آئی تھیں ہر ایک نے اپنی علمی استعداد کے مطابق اس کارِ خیر میں حصہ ڈالا۔ اللہ تعالیٰ ان سب حضرات کی کاوشوں کو قبول فرمائے۔ آمین!

اس سلسلہ مبارکہ کی ایک کاوش ہمارے فاضل دوست حضرت مولانا عبدالرزاق یزدانی حفظہ اللہ نائب مدیر جامعہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ لاہور نے فرمائی۔ اللہ تعالیٰ اس کاوش اور سعی جلیل کو قبول فرمائے۔ آمین!

ابو تقی حفیظ الرحمٰن لکھوی

مدیر جامعہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ

لاہور پاکستان